هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

(اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا ہے؟)

حیوٰۃ المسلمین

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج

ڈاکٹر حافظ زاہد علی

زاحت پبلشرز

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا ہے؟

حیوۃ المسلمین

تالیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج

ڈاکٹر حافظ زاہد علی

RAHAT PUBLISHERS

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

rahatpublisher@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

عاجزانہ التماس

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے متن و ترجمہ و تشریح اور مفہوم میں کوئی مسلمان جان بوجھ کر کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا سوچ بھی نہیں سکتا پھر بھی کتاب اپنی تکمیل میں کئی مراحل سے گزرتی ہے جس میں کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، طباعت وغیرہ ہیں، لہٰذا کسی مرحلہ پر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم اسے درگزر کرنے کی بجائے ادارہ کو مطلع کریں تاکہ فی الفور اس کی درستگی کی جاسکے اور یہ آپ کی علم دوستی اور تحقیق کے ذوق کا آئینہ دار ہوگا جس پر تمام ایسے لوگ جو اس کتاب کی تکمیل میں شریک ہے ہیں ممنون ہوں گے۔ جزاکم اللہ

حافظ ثوبان احمد

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست

کلمات تشکر

اللہ تقدست أسماءہٗ کا ارشادگرامی ہے۔
﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الذاریات:۵۵)
''اور نصیحت کرتے رہو، کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔''

اس حکم کی تعمیل میں علماء امت و مصلحین زبانی اور تحریری وعظ و نصیحت اور تذکیر میں مشغول رہے ہیں۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ ان کے مفید اور مؤثر ثمرات سے امت برابر مستفید ہوتی رہی ہے۔ دوسری طرف یہ حقیقت بھی عیاں ہے کہ وعظ و تقریر کے شعبے میں ہر دور میں ایسے افراد کی کثرت رہی ہے جو محض سامعین کی خوشنودی، اپنی شہرت اور دنیاوی مفادات کے لیے رطب و یابس پر مشتمل مضامین اور ضعیف حتیٰ کہ موضوع روایات کا سہارا لیتے رہے ہیں اور امت میں غلط سلط اور بے اصل باتیں رائج کرتے رہے ہیں اور یہ صورت معتبر علماء و مصلحین کے لیے شدید کرب و الم کا باعث بنتی رہی ہے۔

حالانکہ قرآن و سنت میں صحیح اور مستند روایات پر مشتمل تذکیر اور وعظ و نصیحت پر اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے کہ بے اصل باتوں کو استعمال کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے جیسے کہ زیر نظر کتاب ''حیٰوۃ المسلمین'' کے مطالعہ سے بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے، جس میں اپنے وقت کے مشہور واعظ، حکیم الأمت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے دین و شریعت کی نعمت عظمیٰ کو جو زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھتی ہے کے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کا اس قدر خوبصورت اور مستند ذخیرہ جمع کر دیا ہے جس نے اس سلسلے کی بڑی بڑی کتب سے بے نیاز کر دیا ہے اور عام مسلمان جو بہت

زیادہ دین کا علم نہ رکھتا ہو اس کے لیے کافی حد تک سنت نبویہ اور تعلیمات نبویہ علی صاحبھا الصلوۃ والتسلیم کے مطابق زندگی گزارنے کا وافر سامان موجود ہے، اور ایسی ہی زندگی پر دنیا وآخرت کی کامیابی کا مدار ہے۔ اور اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ مفصل مقدمہ سے لگایا جا سکتا ہے جو ہم نے اشاعت اول میں تحریر کیا ہے۔ اور یہی اہمیت اس کتاب پر تحقیق وتخریج کا باعث بنی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو اس مفید سلسلے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ جل شانہٗ کے ساتھ حقیقی، زندہ وتابندہ اور قائم ودائم تعلق کے پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں ان تمام حضرات کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب پر میری کاوش کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے اور میری حیثیت سے بڑھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے ان حضرات میں جید علما کرام بھی ہیں اور عام پڑھا لکھا مسلمان بھی ہے۔ اور یہ یقیناً حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا فیض ہے، ورنہ میں نے تو صرف گلستانِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کی صف میں اپنا نام شامل کروانے کے لیے یہ خدمت سرانجام دی ہے۔

اللہ رب العزت کی پاک بارگاہ میں ملتمس ہوں کہ اپنے اس گناہ گار بندے کو اور پڑھنے والوں کو پورا نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور صاحب حوض کوثر سید الاوّلین والآخرین کی شفاعت نصیب فرمائے۔

واللّٰہ ولي التوفیق وبه نستعین ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه العلي العظیم والصلوٰة والسلام علی خاتم النبیین والرسول الأمین وعلی آله الطاهرین وأصحابه الطیبین أجمعین۔

العبد الضعیف

ڈاکٹر حافظ زاہد علی

مُقَدِّمَہ

حضرت اقدس حکیم الامت مجدد الملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی شخصیت اور ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ کی شخصیت یگانۂ روزگار اور
ع ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کی مصداق ہے۔

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ شریعت وطریقت کے جامع اور علم وعرفان، دینی بصیرت و فقاہت، تقویٰ وطہارت کے درجۂ کمال پر فائز تھے۔ آپ کے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کو دیکھ کر اسلاف کرام کی یاد تازہ ہو جاتی تھی، حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ بجا طور پر صالحین کے علوم وفیوض کے امین اور وارث تھے، آپ کی کیمیا اثر صحبت اور بابرکت تعلیمات کی برکت سے ہزار ہا بندگانِ خدا کو یقین ومعرفت کی لازوال دولت میسر آئی، اور بہت سے تشنگانِ معرفت کو اس چشمۂ عرفان سے سیرابی حاصل ہوئی۔ آپ برصغیر پاک وہند میں معروف و نامور علمی وروحانی شخصیتوں کا مرکز اور صدر نشین تھے۔

اس زمانے کے علمائے کرام کی رائے گرامی حضرت والا کے متعلق یہ ہے کہ آپ نہ صرف یہ کہ اس زمانے کے مجدد تھے بلکہ ایسے مجدد اور مصلح اعظم، جامع المجدد دین تھے جنہوں نے دین کامل کی تجدید واصلاح کی۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقاتِ نادرہ اور تجدیدی اصلاحات، آپ کی مختلف النوع تصانیف وتالیفات اور خطبات وملفوظات کے ذریعہ الحمد للہ منظر عام پر آکر امت مسلمہ کے لیے باعث رشد وہدایت ہو رہی ہیں۔ اس وقت ان کی تفصیل پیش کرنا یا ان کا تفصیلی تعارف کرانا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی ان کی تفصیل ایک مضمون میں پیش کی جاسکتی ہے۔

یہ اتنا بڑا کام بظاہر ایک شخص کا معلوم نہیں ہوتا بلکہ ایک بہت بڑے ادارہ یا اکیڈمی کا کام نظر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے لیا ہے، اس کو دیکھ کر عقل حیران وششدر رہ جاتی ہے۔ حضرت حکیم الامت سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں محض اپنے فضل وکرم سے دین کے ہر شعبے میں اصلاحی اور تجدیدی کام لیا۔ عقائد وعبادات سے لے کر معاشیات واقتصادیات،

معاشرت وسیاست تک کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی کتابوں میں اصلاحی ہدایات موجود نہ ہوں۔

حضرت حکیم الامت کے علوم ومعارف اور اصلاح وہدایت کے طریقے جامع اور کامل ہیں، دین بلکہ دنیا کا بھی کوئی شعبہ اس سے خالی نہیں ہے۔ ایسے تمام موضوعات پر حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی عمیق فکری اور ذوق علمی سے کام لے کر جو علمی جواہر پارے موجودہ اور آئندہ نسل انسانی کی اصلاح وہدایت کے لیے پیش کیے ہیں وہ یقیناً ایک جویائے یقین کے لیے باعث اطمینان ہے۔

اصلاحات حضرت تھانوی رحمہ اللہ: حضرت حکیم الامت کی اصلاحات کا باب اتنا وسیع ہے کہ بچوں، طالب علموں، اور عورتوں سے لے کر مردوں اور علماء اور فضلاء کے حلقہ تک پھیلا ہوا ہے اور سب کے لیے مفید ہدایات کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے، مسلمانوں کی اصلاح کی جو دقیق نظر حضرت حکیم الامت کو بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوئی تھی اس کا اندازہ آپ کو حضرت کی اصلاحی کتابوں سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ ان اصلاحات کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ مجالس و مدارس اور خانقاہوں سے شروع ہو کر شادی غمی کی رسومات اور روزمرہ کی زندگی تک کو محیط ہیں۔ غرضیکہ ایک مسلمان جدھر اپنی زندگی میں رُخ کرے ان کے قلم نے شریعت کی ہدایت کا پروگرام تیار کر رکھا ہے۔

سلسلۂ اصلاح وتربیت میں حضرت رحمہ اللہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عموماً واعظین صرف عقائد وعبادات پر گفتگو فرماتے ہیں، حضرت ان چیزوں کی رعایت کے ساتھ مسلمانوں کے اخلاق و معاملات اور عملی زندگی کے کاروبار کی اصلاح پر بھی زور دیتے ہیں بلکہ اپنی تربیت وسلوک میں بھی ان پر برابر کی نظر رکھتے ہیں حالانکہ عام مشائخ نے اس اہم سبق کو صدیوں سے بھلا دیا تھا۔

وراثت نبوت یا جذبۂ مجددیت سے جو شفقت علی الخلق و اصلاحِ مسلمین کی فکر حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ پر ہمہ وقت طاری تھی اس کا اندازہ حضرت کے اس ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے:

''مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اس کے نتائج کا تصور اگر کھانے سے پہلے آجاتا ہے تو بھوک اڑ جاتی ہے اور سونے سے پہلے آجاتا ہے تو نیند اڑ جاتی ہے۔''

اسی فکر کے مدنظر ۲۰ رجمادی الاولی ۱۳۴۶ھ کو نماز صبح کے وقت آپ کے قلب پر وارد ہوا کہ بعض اعمال خاصہ ہیں کہ جن کا التزام کرنے سے مسلمانوں کے مصائب دور ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں ۲۵ اصولِ حیات "حیوٰۃ المسلمین" کے نام سے مرتب فرمائے، یعنی وہ اعمال جن پر عمل پیرا ہونے سے مسلمانوں کی دین و دنیا کی فلاح یقینی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ "حیوٰۃ المسلمین" کو اپنے لیے سرمایۂ نجات سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

"میرا غالب گمان ہے اس سے میری نجات ہو جائے گی۔ اس کو میں اپنی ساری عمر کی کمائی اور تمام عمر کا سرمایہ سمجھتا ہوں۔"

ان اصولِ حیات کی وسیع پیمانہ پر عملی ترویج اور مسلمانوں کی زندگی میں ان کے مکمل نفاذ کی منظم طریقہ پر جدوجہد کے لیے ۳۱ دفعات پر مشتمل ایک نظامِ عمل "صیانۃ المسلمین" کے نام سے ۱۳۱۵ھ میں جاری فرمایا اور امت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو دین کی حفاظت، ذاتی و اجتماعی اصلاح اور اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی تدابیر مرتب فرمائیں۔

۲۳ راپریل ۱۹۴۳ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا۔ اس میں شمولیت کے لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو مندرجہ ذیل مضمون کا دعوت نامہ ارسال کیا گیا:

"آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس موقع پر تشریف لا کر اپنے ارشادات سے مجلس کو ہدایت فرمائیں تو بہتر ہے لیکن اگر حضور خود تشریف نہ لا سکیں تو اپنے نمائندہ کو بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے رعب سے غیر مسلموں کے دلوں کو مسحور کر دے اور ہمارا مطالبہ پاکستان منوا دے تاکہ اسلامی سلطنت قائم ہو سکے۔"

اس کے جواب میں مولانا نے مسلم لیگ کے ارکان کے نام ایک مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ خود شرکت اس لیے نہ فرما سکے کہ آپ بہت علیل تھے۔ وہ مکتوب گرامی بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

"از ناکارہ آوارہ ننگ انام اشرف برائے نام۔ بخدمت ارکان مسلم لیگ نصرہم اللہ ونصر بہم اللہ۔ السلام علیکم۔ لیگ کے عزائم معلوم کر کے اس آیت پر عمل کی

توفیق ہوئی۔ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ❶ لیکن اس ساتھ ہی یہ عذر نہ ہوتا تو اس آیت پر بھی عمل کرتا اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا ❷ لیکن عذر کے سبب اس رخصت پر عمل کی اجازت مل گئی۔"

لیس علی الضعفاء...... ماینفقون ❸ لیکن اس کے ساتھ ہی اس آیت کا شرف حاصل ہو گیا۔ کہ اپنی دو کتابوں کا پتہ دیتا ہوں جو ان شاء اللہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے پیام عمل ہے ایک "حیوۃ المسلمین" شخصی اصلاح کے لیے دوسری "صیانۃ المسلمین" جمہوری نظام کے لیے۔ ان کے مضامین اپنے موضوع میں گو رنگین نہیں مگر سنگین ضرور ہیں۔ جس میں وہی فرق ہے جو ذوق اور غالب کے اشعار میں اور محمد صادق خان کے نسخوں میں ہے۔ اور نمائندہ وہ کام نہ کر سکتا جو یہ کتابیں کر سکتی ہیں۔ مگر شرط عمل ہے جیسے اعلیٰ درجے کا ماءاللحم بوتلوں میں بھرا قیمتی ہے مگر نتیجہ خیز نہیں یہ نفع اُس وقت ظاہر ہو گا جب حلق سے اترے گا۔ ورنہ بدون عمل یہ سب کوششیں اس کا مصداق ہوں گی کہ نشستند، گفتند، برخاستند، باقی دعا ہر حال میں خصوصی ان تاریخوں میں زیادہ اہتمام سے جاری رکھوں گا۔

نوٹ: یہ دونوں کتابیں اگر یہاں مل گئیں تو ۲۲ر اپریل کو ڈاک سے ہدیۃً روانہ کر دوں گا۔ ورنہ وہیں سے کسی کتب خانہ تجارتی سے تلاش کی جائیں۔

والسلام

احقر اشرف علی تھانوی

ربیع الثانی ۱۳۶۲ ہجری

پاکستان کے لیے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمات اور قائداعظم رحمہ اللہ کا اعتراف:

قائداعظم محمد جناح کو جب یہ کہا گیا کہ کانگریس میں علماء زیادہ ہیں اور مسلم لیگ میں علماء کوئی نہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کو مسلم لیگ سے کوئی دلچسپی نہیں یہ سن کر قائداعظم نے پُرجوش لہجے میں فرمایا کہ

---

❶ یونس: [۵۸] (آپ ان سے کہہ دیجیے بس لوگوں کو خدا کے اس انعام پر اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے)

❷ التوبة: [۴۱] (نکل پڑو (خواہ) تھوڑے سامان سے (ہو) اور (خواہ) زیادہ سامان سے (ہو)

❸ اس سے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۹۱ کی طرف اشارہ ہے۔ (کم طاقت لوگوں پر کوئی گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جن کو خرچ کرنے کو میسر نہیں)

”مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے۔ جس کا علم وتقدس وتقویٰ اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام علماء کا علم وتقدس وتقویٰ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو اس کا پلڑا بھاری ہوگا۔ وہ مولانا اشرف علی تھانوی ہیں۔ جو چھوٹے سے قصبہ میں رہتے ہیں۔ مسلم لیگ کو ان کی حمایت کافی ہے اور کوئی موافقت کرے یا نہ کرے ہمیں پرواہ نہیں۔“ ❶

بہرحال اس خط سے بھی حضرت تھانوی قدس سرہ کی ان دونوں کتابوں کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے کہ حیٰوۃ المسلمین شخصی اصلاح کے لیے اور صیانۃ المسلمین میں اجتماعی نظام پیش کیا گیا تھا مگر پاکستان بننے کے بعد اس کی قدردانی نہیں کی گئی اگر حضرت تھانوی کی ان دونوں کتابوں کو آج بھی پاکستان کے نصاب تعلیم اور تزکیۂ نفس کے لیے مقرر کردیا جائے تو وہی نتائج سامنے آسکتے ہیں جس کا خواب حضرت تھانوی نے دیکھا تھا۔

حیٰوۃ المسلمین کے بارے میں سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”مواعظ کے علاوہ اس سلسلے کی اہم کڑی ان کی کتاب حیٰوۃ المسلمین ہے، جس میں قرآن پاک واحادیث نبویہ کی روشنی میں مسلمانوں کی دینی دنیاوی ترقی و فلاح کا مکمل پروگرام مرتب فرمایا ہے۔ حضرت رحمہ اللہ نے بارہا ارشاد فرمایا کہ انہوں نے اپنی ساری تصانیف میں اس کتاب کی تالیف میں جو محنت اٹھائی، وہ کسی میں نہیں پیش آئی اور اسی لیے یہ بھی ارشاد ہے کہ میں اپنی ساری کتابوں میں اس کتاب کو اپنے لیے ذریعہ نجات گمان کرتا ہوں۔“

اس کتاب کے متعلق حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اردو زبان میں تشریح احادیث کا یہ مجموعہ اپنی مثال آپ ہے احادیث کے معانی اور مطالب کی تفہیم، توضیح وتشریح اور ازالہ شبہات واشکالات میں بے نظیر ہے، علم حدیث کے طلبا کے لیے جمع اور تطبیق احادیث کے سلسلے میں بہت ہی مفید اور کارآمد ہے، حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں احادیث سے ایسے مضامین جمع کردیے ہیں جن پر مسلمانوں کی ایمانی حیات کا دارومدار ہے اور وہ ایمانی زندگی کے لیے بمنزلہ روح کے ہیں۔ ہر شہر بلکہ ہر

❶ اشرف المقالات، مقالہ نمبر ۳۲ ”حکیم الامت حضرت تھانوی اور قائد اعظم“ ۲: ۵۹۱

گھر میں روزانہ اس کو پڑھا اور سنا جانا چاہیے اور اس کے مطابق اپنی اسلامی زندگی کو ڈھالنا چاہیے، افسوس کہ اس نسخۂ حیاتِ ایمانی کی قدر نہیں کی گئی۔"

اس کتاب کی اس قدر اہمیت کے پیش نظر بندہ کے ذہن میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس کتاب کو جدید علمی و تحقیقی انداز میں شائع کیا جائے❶۔ چونکہ میرے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی ﷾ نے میرے تالیفی کام دیکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا کہ اپنے بزرگوں کی کتابوں پر کام کرو، اس میں خدمت بھی ہے اور عافیت بھی۔ حضرت کا یہ ارشاد میرے ذہن میں گھر کر گیا لہٰذا سب سے پہلے اسوۂ رسول اکرم ﷺ (ڈاکٹر عبدالحی عارفی ﷫) پر تخریج و تحقیق کا کام کیا جسے ہر طبقہ ہائے فکر کے لوگوں نے تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کے بعد الحمدللہ حیوۃ المسلمین پر تخریج کا کام شروع کیا جو بتوفیق اللہ عزوجل پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

تفہیم دین اور تسہیل دین کے لیے سرزمین برصغیر کو حضرت والا تھانوی ﷫ کے علاوہ شاید ہی کوئی مصلح و مربی نصیب ہوا ہو جس نے تفسیر و حدیث اور معاملات و معاشرت، سیاست، عقائد و عبادات، دیانات و عمرانیات، غرضیکہ دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ ﷫ کی گراں قدر تجدیدی خدمات موجود نہ ہوں اور دین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے بارے میں حضرت حکیم الامت ﷫ نے تجدید و اصلاح نہ کی ہو۔ فرد سے لے کر معاشرے تک دین و دنیا کے سب ہی گوشوں کے متعلق ان کی راہ نمائی کی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ جن کی مساعی جمیلہ اور وقتِ سحر کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت مملکت خداداد پاکستان نصیب ہوئی اس میں ان کی قدر دانی نہیں کی گئی۔ اگر اخلاص اور توجہ سے صرف حیوۃ المسلمین کو ہی پڑھ کر اپنی زندگی کی کایہ کو پلٹنا چاہیں تو یہ مشکل نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ کتاب اس زمانے میں لکھی گئی جب علمائے امت میں واضح اختلاف تھا۔ لہٰذا سیاسی نظریات و عملیات میں بے شمار تبدیلیوں کی بناء پر اختلافات کی جہتیں بڑھتی گئیں تاہم حضرت تھانوی ﷫ نے ملکی حالات کے مشاہدے و تجزیے کے بعد ۱۹۲۵ء میں حیوۃ المسلمین کی تالیف کا آغاز کیا جو ۱۹۲۸ء میں

❶ یہ کام ہم نے اپنا حصہ ڈالنے کے لیے کیا ہے ورنہ حضرت والا نے خود بھی ہر آیت اور ہر حدیث کی کتاب کا اجمالاً حوالہ اس کے آخر میں ذکر کیا ہے۔ روح کے آخر میں پھر ذکر کرتے ہیں مثلاً حضرت کا انداز یہ ہوتا ہے "یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لی ہیں اور بعض جو دوسری کتاب کی ہیں وہاں لفظ عین لکھ دیا ہے۔" یا فرماتے ہیں: "یہ سب حدیثیں ترغیب میں ہیں۔" وغیرہ۔

شائع ہوئی اور اس کتاب کی وجہ تصنیف میں حضرت رقم طراز ہیں:

"بعد الحمد والصلوۃ۔ مجھے اس جریدہ کے لکھنے کی طرف اس وجہ سے توجہ ہوئی کہ چند دنوں سے مسلمانوں کی بدحالی سے مجھے سخت قلق ہوا جس نے مجھے بے قرار اور لاغر کر دیا۔ پس لطف الٰہی نے میرا ہاتھ پکڑا اور ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ کو نماز فجر میں میرے دل میں اللہ نے ڈالا کہ بعض اعمال کو بعض مصیبتوں کے جن کے برداشت کی لوگوں کو طاقت نہیں ہے، دُور کرنے میں خاص دخل ہے۔ ان میں سے بعض اعمال سے تو جہل رفع ہوتا ہے اور بعض سے افلاس اور بعض سے تشویش ❶ و پریشانی اور یہی تینوں یعنی جہل و افلاس و تشویش ہی تمام بلاؤں اور مصیبتوں کی جڑ ہیں۔ پس ان تینوں کی اصلاح سے اور تمام باتوں کی بھی اصلاح ہو جائے گی اور یہ بات بھی منجانب اللہ اسی وقت دل میں آئی کہ ان اعمال میں سے کچھ لکھوں اور مسلمانوں کو پہنچاؤں، اور دخل کی وجہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ عام لوگوں کے لیے نافع اور مقصود مسائل ہیں نہ کہ ان کی دلیلیں، اور خدا نے مجھے امید دلائی کہ اس سے یہ بلائل جاوے گی۔ اور لوگوں کو نفع ہوگا پس خدا سے نفع کی امید کر کے میں نے اس کو شروع کر دیا اور وہی بلند کرنے والا اور پست کر دینے والا ہے۔"

ایک اور جگہ ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس وقت مسلمانوں پر عالم میں عموماً اور کشور ہند میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جارہی ہیں مگر نہ ان کی طرف ان کے ذہن کو مطلق التفات ہوتا ہے نہ ان کی زبان پر اس کا نام آتا ہے، نہ ان کے قلم سے یہ مضمون نکلتا ہے۔ اگر کسی کو علاج و تدبیر کی طرف توجہ ہوتی ہے تو وہ نسخے استعمال کیے جاتے ہیں جن کے متعلق بلا تکلف یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ مرض کے خلاف ہوتے ہیں۔ جو مزاج میں بجائے درستی کے اور سستی پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ ان مصائب کی تشخیص میں ان کو نصوص الٰہیہ و نبویہ کی پوری تصدیق نہیں ہوتی۔"

پیچیدہ صورت حال کے نازک مضمرات میں فکر و نظر کا یہ کس درجہ متین جواب ہے۔

---

❶ یعنی بعض اعمال سرانجام دینے سے جہالت دور ہوتی ہے اور بعض اعمال سے غربت دور ہوتی ہے اور بعض سے ذہن میں آنے والے وساوس دور ہوتے ہیں۔

آج بھی ملکی حالات ان حالات سے مختلف نہیں ہیں جن حالات میں یہ کتاب لکھی گئی اور اس کی اہمیت شاید آج اس سے بھی زیادہ ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا پاکستان آگ میں سلگ رہا ہے، آگ اور خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ عالمِ کفر کی ناپاک سازشوں کی تجربہ گاہ بنا ہوا ہے۔ ان حالات میں ضرورت ہے اس کتاب کو گھر گھر عام کیا جائے، پڑھا جائے، سنا جائے اور اس پر عمل کے لیے اپنے آپ اور سب کو آمادہ کیا جائے۔ آج معاشرے میں ہر ایک کو یہ تو فکر ہے کہ معاشرہ سدھر جائے لیکن میں سدھر جاؤں اس کی فکر کسی کو نہیں حالانکہ اگر "میں" ٹھیک ہو جائے تو "تو" کے ٹھیک کرنے کی حاجت نہیں رہے گی۔ اس لیے ہماری خواہش ہے کہ اس کتاب کو عام کیا جائے، حتیٰ کہ تبلیغی جماعت کے اکابرین سے مؤدبانہ ملتمس ہوں کہ اس کتاب کو تبلیغی نصاب کا حصہ بنائیں ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ نظر آئے گا اور مبلغین دین متین کے تمام شعبوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بہتر انداز میں سرانجام دے سکیں گے اور بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ کی خواہش بھی یہی تھی کہ تبلیغی جماعت کا منہج اور اسلوب حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تحریرات ہی ہوں۔

میں آخر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جن کی مساعدت کی بدولت اس قدر خوبصورت کام کی تکمیل ہوئی جن میں خاص طور پر مولانا طیب الیاس، عزیزم حافظ احمد علی بادات اور مولوی ماہر جمیل صاحب قابل ذکر ہیں اور میں ممنون ہوں جناب فرخ بھائی کا بھی جنہوں نے اس کام کے لیے اسباب مہیا کیے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت سے نوازے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ سب کو اپنی شایان شان اجر نصیب فرمائیں۔

میں تمام قارئین سے ملتمس ہوں کہ ہمارا پیارا ملک خداداد پاکستان جن حالات سے گزر رہا ہے اس کے لیے کثرت سے اور رقت قلب سے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ رب العزت ہمارے اس ملک کو محفوظ رکھیں اور اس کے رہنے والوں کے مال و جان، عزت اور آبرو کی حفاظت فرمائیں اور عالم کفر کی تمام سازشوں کو ناکام بنادیں اور جس نظام کے لیے یہ ملک بنایا گیا تھا اس پیارے نظام کو عملی طور پر دیکھنا نصیب فرمائیں۔

آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین۔ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ کو ہوئی۔ حضرت حکیم الامت کے حسب ونسب کا تعلق قصبہ تھانہ بھون، ضلع مظفرنگر یوپی کے ایک مقتدر خاندان سے ہے۔ ابھی اپنی عمر کی آپ پانچ ہی منزلیں طے کر پائے تھے کہ والدہ صاحبہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور آپ اپنی تائی صاحبہ کے پاس رہنے لگے، والد ماجد کو آپ سے خاص انسیت ومحبت تھی وہ ایک مقتدر رئیس اور صاحب جائیداد اور میرٹھ کی ایک ریاست کے مختار عام بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے حضرت تھانوی قدس سرہ کی تعلیم وتربیت بڑی توجہ، لگن اور فراخدلی سے رئیسانہ انداز سے کی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم میرٹھ میں حافظ حسین علی صاحب مرحوم دہلوی سے کلام پاک حفظ کرنے سے ہوئی۔ پھر تھانہ بھون آ کر حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عربی اور فارسی کی ابتدائی اور متوسط کتابیں پڑھیں، اس کے بعد علوم دینیہ کی تکمیل کے لیے ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کے اواخر میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، ۱۳۰۱ھ میں آپ کی دستار بندی قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۰ سال تھی۔

دارالعلوم کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات خصوصی آپ کے اوپر مبذول رہیں۔ زمانہ طالب علمی میں جب کہ آپ کی عمر صرف ۱۸ سال تھی بطور مشغلہ ایک فارسی نظم "مثنوی زیر وبم" تحریر فرمائی جو آپ کی پہلی منظوم تصنیف ہے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ پر خصوصی شفقت فرماتے اور آپ کی استعداد اور صلاحیت کی

وجہ سے آپ کے سامنے حقائق و معارف اور نکات و دقائق علمیہ کثرت سے بیان فرماتے تھے۔ آپ کے متعلق حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ:

''خدا کی قسم جہاں تم جاؤ گے، بس تم ہی تم ہو گے۔ باقی سارا میدان صاف ہے۔''

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ صفر ۱۳۰۱ھ میں کانپور کے مدرسہ ''فیض عام'' میں ۲۵ روپے ماہوار پر تشریف لے گئے اور صدر مدرسی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۴ سال تک کانپور میں درس و تدریس، افتاء اور تبلیغ کے کاموں میں مشغول رہے۔ اس ۱۴ سالہ عرصے میں آپ کے دریائے علم سے ہزاروں افراد سیراب ہوئے جن میں سے حضرت مولانا اسحاق بردوانی رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد رشید کانپوری، مولانا احمد علی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی، مولانا صادق الیقین رکاسوی، مولان شاہ لطف رسول بارہ بنکوی، مولانا حکیم محمد مصطفےٰ بجنوری، مولانا فضل حق بارہ بنکوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ایک بار قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کسی ضرورت سے دیوبند تشریف لائے تو حضرت حکیم الامت فرط اشتیاق سے مصافحہ کے لیے آگے بڑھے، شوق نے بے قابو کر دیا تھا۔ دارالعلوم کے ''نودرہ'' کی تعمیر ہو رہی تھی، اینٹوں پر سے پاؤں بے اختیار پھسل پڑا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑھ کر آپ کو تھام لیا۔ اس وقت آپ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے دوران تعلیم بیعت کو مناسب نہ سمجھا اور انکار فرما دیا۔ جب ۱۲۹۹ھ میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ عازمِ حج ہوئے تو آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا کہ:

''آپ مولانا (گنگوہی) سے سفارش فرما دیں کہ مجھ کو بیعت کر لیں۔''

جواب میں حضرت حاجی صاحب نے خود ہی غائبانہ طور پر بیعت فرما لیا، اس وقت حضرت حکیم الامت کی عمر ۱۹ سال تھی۔

شوال ۱۳۰۱ھ میں جبکہ حضرت حکیم الامت کانپور میں درس و تدریس میں مصروف تھے کہ سفرِ حج کے سامان پیدا ہو گئے اور بمعیت والد ماجد آپ کو سفرِ حج کی

سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی اور دست بدست نعمت بیعت سے سرفراز ہوئے، حج سے فراغت کے بعد حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ ”میاں اشرف علی تم میرے پاس چھ ماہ رہ جاؤ“ لیکن حضرت والا کے والد ماجد نے اس وقت مفارقت گوارا نہ کی اس لیے حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ ”والد کی اطاعت مقدم ہے اس وقت چلے جاؤ پھر دیکھا جائے گا۔“

چنانچہ حضرت شیخ کے اس حکم اور خواہش کی تعمیل و تکمیل اگلے سفر حج ۱۳۱۰ھ میں کی، ایک طرف حضرت حاجی صاحب کی قوت افاضہ اور دوسری طرف حضرت حکیم الامت کی قابلیت استفادہ بس تھوڑے ہی دنوں میں باہم اس درجہ مناسبت پیدا ہوگئی کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمانے لگے کہ:

”بس تم پورے پورے میرے طریق پر ہو۔“

حضرت حاجی صاحب نے چھ ماہ کے قلیل عرصے میں ہی ہر طرح مطمئن ہو کر اور اپنے ذوق و مسلک سے ہم آہنگی کے آثار نمایاں دیکھ کر خلعتِ خلافت اور منصب رشد و ہدایت سے سرفراز فرمایا اور خلقِ خدا کی رہنمائی کے لیے تعلیم و تلقین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد جب حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے واپسی کی اجازت چاہی تو بکمالِ شفقت آپ کو ہندوستان جانے کی اجازت دی اور دو وصیتوں کے ساتھ رخصت فرمایا:

① ”دیکھو میاں اشرف علی ہندوستان پہنچ کر تم کو ایک حالت (باطنی) پیش آئے گی، عجلت مت کرنا، مجھے مطلع کرتے رہنا۔“

② ”کبھی ”کانپور“ کے تعلق سے دل برداشتہ ہو تو پھر دوسری جگہ تعلق نہ کرنا، توکل بخدا ”تھانہ بھون“ جا کر بیٹھ جانا۔“

مکہ معظمہ سے واپسی پر کانپور کے زمانہ قیام میں آپ کو ایسے حالات (باطنی) سے سابقہ پڑتا رہا کہ تعلقات سے وحشت ہونے لگی۔ سارے مشاغل سے دل اچاٹ ہو گیا۔ اور اس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی۔ درس و تدریس سے دلچسپی ختم ہوگئی اور آپ ملازمت سے بھی دل برداشتہ ہو گئے۔ چنانچہ ۱۳۱۵ھ میں اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ایماء اور منشاء سے مدرسہ کانپور کی ذمہ داری دوسرے معتبر ہاتھوں میں سونپ

کرنہایت حسن تدبیر سے سبکدوش ہو گئے۔ اپنے وطن اور اپنے پیر و مرشد کی یادگار ”خانقاہ امدادیہ“ میں تشریف لے آئے اور تھانہ بھون میں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کو جب اس کا علم ہوا تو انتہائی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:

”بہتر ہوا کہ آپ تھانہ بھون تشریف لے گئے۔ امید ہے کہ آپ سے خلائق کو کثیر فائدہ ظاہری و باطنی ہوگا۔ اور آپ ہمارے مدرسہ (امداد العلوم) و مسجد کو ازسرِ نو آباد کریں گے۔ میں ہر وقت آپ کے حال میں دعا کرتا ہوں اور خیال رہتا ہے۔“

حضرت حکیم الامت نے اپنے شیخ کی تمنا اور ہدایت کے مطابق خانقاہ امدادیہ میں سکونت اختیار فرمائی اور توکلاً علی اللہ اپنے بزرگوں کی مسندِ رشد و ہدایت پر متمکن ہو گئے۔ اور یہ جگہ مریضانِ باطنی کے لیے علاج کا مرکز بن گئی۔ حضرت رحمہ اللہ کی پوری زندگی اصلاح و تربیت، تصنیف و تالیف، درس و تدریس، افتاء و تبلیغ، مواعظ و ملفوظات ہی میں بسر ہوئی۔ اور تقریباً نصف صدی تک خدمت و اصلاحِ خلق کے جتنے شعبے ہو سکتے تھے ہر شعبہ اور ہر راستہ سے تن تنہا وہ خدمات انجام دیں کہ بڑی بڑی جماعتیں اور ادارے اس کا عشرِ عشیر کرنے سے بھی عاجز ہیں۔

وقت گزرتا رہا اور اس خانقاہ کی اہمیت اور خصوصیات میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ یہی خانقاہ ایک ایسا شہرۂ آفاق، ہمہ گیر ادارہ بن گئی جو ایک ہی وقت میں دینی علوم و فنون کی تحقیق کا ایک معیاری مرکز بھی تھی، جہاں سے دینِ متین کے اہم اور دقیق مسائل کی تنقیح و تحقیق کا زبردست کام ہوا۔ اور یہی خانقاہ ایک بے مثال دینی درس گاہ بھی تھی جہاں علوم قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ تہذیب اخلاق کی عملی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ یہ خانقاہ برصغیر کی ایک مستند و معتبر دارالافتاء بھی تھی جہاں سے حالات حاضرہ کے تقاضوں کے مطابق مسلمانوں کے فقہی مسائل میں رہنمائی بھی ہوتی اور یہی خانقاہ تعلیم و تربیت روحانی اور تزکیۂ نفس و تہذیب اخلاق باطنی کی ایک ممتاز و منفرد تربیت گاہ بھی تھی جہاں بڑے بڑے جید علماء سے لے کر مسلمانوں کے ہر طبقے کے طالبینِ حق و سالکینِ طریق تھوڑے سے عرصے میں تربیت باطن اور تہذیب اخلاق سے آراستہ ہو کر حقیقت

تصوف اور سلوک کا عرفان حاصل کر کے مشائخ طریق بنے اور اس شمع ضیا پاش سے اپنی اپنی بساط کے موافق روشنی حاصل کر کے اور منصب رشد و ہدایت پر فائز ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے، جن کا فیضان روحانی اب تک جاری و ساری ہے۔

آپ بہت اہتمام سے تاکید فرماتے تھے کہ حقوق العباد کو ادا کرنا اوراد و وظائف سے بدرجہا زیادہ ضروری ہے اس کے ترک سے مواخذہ ہوگا اور ترک وظائف سے کچھ مواخذہ نہیں، یہ تو مستحب ہے۔ لوگ ضروری کام چھوڑ کر غیر ضروری اختیار کرتے ہیں۔ اسی لیے حضرت کے یہاں سب سے زیادہ اہتمام تہذیب اخلاق و دیانت پر تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ:

''میری تعلیم و تربیت کا سارا مدار اسی پر ہے۔ میں طریق میں تہذیب اخلاق کو سب سے زیادہ مقدم سمجھتا ہوں، چنانچہ جب اخلاق درست ہو جاتے ہیں تو اعمال خود بخود درست ہو جاتے ہیں، اور جب تک اصلاحِ اعمال و اخلاق نہ ہو اس وقت تک ذکر و اذکار سے کوئی نفع نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اخلاق و اعمال کی خرابی ایسا حجاب ہے جو ان کے اثرات و انوار کو روح میں سرائیت کرنے سے روک دیتا ہے۔''

حضرت کے ضابطۂ تعلیم و تربیت میں چند خاص بنیادی اصول تھے جن کی فہم پیدا ہو جانے سے طریق میں کوئی گنجلک، پیچیدگی یا ابہام باقی نہ رہتا تھا۔ مثلاً مطالباتِ دین کو مفادِ دنیا پر غالب رکھنا۔ اختیاری امور میں کوتاہی نہ کرنا اور غیر اختیاری امور کے درپے نہ ہونا، سالک کو تجویز ترک کرنا اور تفویض کو اختیار کرنا۔ مقصود شرعیہ کو پیش نظر رکھنا اور غیر مقصود کی طرف التفات نہ کرنا، کیفیات باطنہ کو محمود سمجھنا اور مقصود نہ سمجھنا، طبعی امور سے مغلوب نہ ہونا بلکہ عقل کے فتویٰ پر عمل کرنا اور ہمیشہ عقل کو شریعت کا تابع رکھنا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرض ضعف و اسہال میں کئی ماہ علیل رہ کر ۱۹/اور ۲۰ رجولائی ۱۹۴۳ء کی درمیانی شب کو ۱۰ بجے نمازِ عشاء کے وقت اس دار فانی کو الوداع کہا۔ حضرت کے بھانجے مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خانقاہ امدادیہ کے شمال جانب حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کے وقف کردہ تکیہ قبرستان میں جس کا تاریخی نام ''قبرستان عشق بازاں'' ہے آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ

جب روح پرواز کر رہی تھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور متصل انگلی میں قلم کی گرفت جیسی صورت تھی اور اس کے درمیان بجلی کی سی چمک رہ رہ کر ہو رہی تھی۔ روح پرواز ہو جانے کے بعد یہ چمک بھی غائب ہو گئی۔

آپ پوری زندگی حزم احتیاط، فکر دوام، نظم وضبط اور اصولِ صحیحہ کی پابندی کا ایک ایسا حسین مرقع تھے کہ دل بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔

زفرق تابقدم ہر کجا کہ می نگرم　　کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

اپنی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، اس کا اہتمام اس قدر تھا کہ یوں کہیے۔

تمام عمر اسی احتیاط میں گزری　　کہ آشیاں کسی شاخ چمن پہ بار نہ ہو

ایسے حضرات صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

شریعت وتصوف کو خود غرض اور نام نہاد پیروں نے الگ الگ بتا کر مخلوقِ خدا کو گمراہ کر کے شرک و بدعات کی رسوم میں گرفتار کر رکھا تھا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طلسم کا پردہ چاک کیا اور شریعت وتصوف کی حقیقت سے امت کو پھر آگاہ کیا اور واشگاف الفاظ میں امت کو بتلا دیا کہ:

"تصوف، شریعت سے جدا کوئی چیز نہیں بلکہ شریعت ہی کا جزو ہے شریعت کے دو حصے ہیں۔ ایک احکامِ ظاہر اس کو شریعت کہتے ہیں اور دوسرے احکامِ باطن۔ اس کو طریقت اور تصوف کہتے ہیں۔ جو کام یا جو چیز خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف ہو، وہ یا تو کفر ہے یا الحاد و زندقہ یا شرک و بدعت۔ تصوف، طریق یا شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔"

آپ نے فرمایا کہ:

"بحمد اللہ! طریق وتصوف کی تعلیمات پر جاہل پیروں نے اپنی اغراض فاسدہ سے جو پردے ڈال رکھے تھے وہ سب دُور ہو گئے اور صدیوں تک طریقِ تصوف بے غبار ہو گیا۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ

الحمد لله الذي أنزل في كتابه: ﴿اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا﴾ والصلوة والسلام على رسوله الذي شرفه بخطابه: ﴿وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا﴾ ودعا أمته بجزيل ثوابه في قوله: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ وقادهم إلى رفيع جنابه في قوله: ﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ﴾ وبعد، فقد قال تعالىٰ: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ وقال تعالىٰ: ﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾

ان آیات کے ساتھ ایک اور آیت جو اہل جہنم کے حق میں یعنی ﴿ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى﴾ اگر بطور مقدمہ کے ملالی جاوے جس کا حاصل یہ ہے کہ جس حیات میں راحت وحلاوت نہ ہو وہ حیات گو صورۃً غیر موت ہو مگر معنیً غیر حیاۃ بھی ہے، تو اس انضمام کے بعد مثل نصوصِ کثیرہ شہیرہ کے خطبے کی آیات میں حیاۃِ باطنی واُخروی کا اور مابعد الخطبہ کی آیات میں علی تفسیر المحققین حیاۃِ ظاہری ودنیوی کا بھی اختصاص صرف مطیعانِ حق کے ساتھ نہایت واضح اور مصرح ہے۔

مگر باوجود اس قدر وضاحت وصراحت کے ہمارے اسلامی بھائی اس مسئلے سے اس قدر غافل ہیں کہ گویا اس مسئلے کے دلائل کو کبھی نہ ان کی آنکھوں نے دیکھا، نہ ان کے کانوں نے سنا اور نہ ان کے قلب پر ان کا گزر ہوا، اور حیاۃ کی ان دونوں قسموں میں سے بھی حیاۃِ اُخروی کا اختصاص مذکوران کے اذہان سے اتنا بعید نہیں، جتنا حیاۃِ دنیوی کا اختصاص بعید ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر عالم میں عموماً اور کشورِ ہند میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جاتی ہیں مگر نہ ان کے ذہن کو مطلق اس طرف التفات ہوتا ہے نہ ان کی زبان پر اُس کا نام آتا ہے، نہ اُن کے قلم سے یہ مضمون نکلتا ہے۔

اگر کسی کو علاج وتدبیر کی طرف توجہ ہوتی بھی ہے تو وہ نسخے استعمال کیے جاتے ہیں جن کی نسبت بے تکلف یہ کہنا یقیناً صحیح ہے کہ ؎

گفت ہر دارو کہ ایشاں کردہ اند ❶
آں عمارت نیست ویراں کردہ اند
بے خبر بودند از حالِ دروں
استعیذ باللہ مما یفترون
رنجش از صفرا و از سودا نبود
بوئے ہر ہیزم پدید آید ز دود ❷

---

❶ ترجمہ: (کہا کہ) جو علاج یہ لوگ کرتے ہیں اس سے کوئی تعمیری نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ الٹا نقصان ہوتا ہے۔
یہ (مریض کی) اندرونی حالت سے واقف نہیں ہوتے (اس لیے) ان کی من گھڑت باتوں سے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے۔
بیماری کسی صفرا یا سودا کے باعث نہیں تھی۔ ہر جلنے والی چیز کی پہچان اس کے دھوئیں سے ہوا کرتی ہے۔

❷ رومی، جلال الدین، مثنوی مولانا روم، مصحح دکتر محمد استعلامی (دفتر اول)، بردن پادشاہ آن طبیب را بر سر بیمار تا حال او را ببیند، دفتر اول: ص ۱۰۰

اور اس بے اُصول علاج کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ۔

ہرچہ کردند از علاج و از دوا ❶
رنج افزوں گشت و حاجت ناروا
از ہلیلہ قبض شد، اطلاق رفت
آب آتش را مدد شد ہمچو نفت
سستی دل شد فزوں و خواب کم
سوزشِ چشم و دل پُر درد و غم ❷

مگر اس کے باوجود اس ناکامی پر ناکامی کے ان عطائی اطباء کی حالت اس خطائی طبیب کی سی ہے جس نے کسی کو بے موقع مسہل دے دیا اور برابر زیادتِ اسہال کی خبر اس کو پہنچ رہی تھی مگر وہ ہر اطلاع کے جواب میں یہی کہتا تھا کہ مادہ فاسد ہے، نکلنے دو۔ حتیٰ کہ وہ مر بھی گیا مگر یہ اس کا مرنا سن کر بھی اپنی اس رائے کو صحیح سمجھا اور یہ فرمایا کہ اللہ رے مادے جس کے نکلنے سے مر گیا، نہ نکلتا تو نہ معلوم کیا ہو جاتا!

اس جہل عملی کی وجہ صرف یہی جہل علمی ہے کہ ان مصائب کے سرمنشاء کی تعیین میں ان کو نصوصِ الٰہیہ و نبویہ کی پوری تصدیق نہیں۔

اے صاحب! جب اللہ و رسول پر ایمان ہے جس کے معنی ہیں ہر اَمر اور ہر خبر میں ان کی تصدیق کرنا اور ان کو سچا سمجھنا، پھر یہ کیسی تصدیق ہے کہ کسی میں تصدیق اور کسی میں عدمِ تصدیق؟

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾ ❸

---

❶ ترجمہ: ان لوگوں نے جو علاج کیا اور جو دوا دی اس سے مقصد حاصل نہ ہوا اور مرض بڑھ گیا۔ ہلیلہ سے اجابت نہیں ہوئی بلکہ قبض میں اضافہ ہو گیا (گویا) پانی نے آگ پر تیل کا کام کیا۔ ضعف قلب بڑھ گیا اور نیند اڑ گئی، آنکھوں میں سوزش ہو گئی اور دل غم و الم سے لبریز ہو گیا۔

❷ مثنوی مولانا روم، دفتر اول: ص ۷، ۹، خیابان انقلاب، تہران، ۱۳۷۹، (داستان عاشق شدن پادشاہ بر کنیزک)

❸ البقرۃ: [۸۵]

”کیا تم قرآن کے بعض حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصے کا انکار کرتے ہو؟“

اس لیے سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ اس تجاہل یا تغافل پر ازسرِ نو تنبیہ کی جائے تاکہ مرض کے سبب کا تعین، پھر علاجِ صحیح کا تیقن ہو اور اس تعین و تیقن کے بعد اسباب کے ازالے اور علاج کی تحصیل کا اہتمام کریں۔

اور براہین عقلیہ و نقلیہ نیز مشاہدہ و تجربہ سے محقق و ثابت ہو چکا ہے کہ دورِ حاضر میں ان اسباب و معالجات کی تعلیم و تفہیم منحصر ہو گئی ہے حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں، پس بلاخوف منازع حضور ﷺ کی شانِ عالی میں یہ دعویٰ بالکل سچا دعویٰ ہے۔

ذاتِ پاکش کاملے پُر مایۂ ❶
آفتابے درمیانِ سایۂ
حاذقش گو کو حکیم حاذقست
صادقش داں کو امین و صادقست
در علاجش سحرِ مطلق راببیں
در مزاجش قدرتِ حق راببیں ❷

جو شخص آپ کی صحت تشخیص کا اعتقاد کر کے آپ کی تجویز پر عمل کرے گا وہ بے ساختہ کہنے لگے گا ؎

---

❶ ترجمہ: آپ ﷺ کی ذات پاک نہایت اکمل اور بے حد وقیع ہے (بلکہ) آپ کی مثال تاریکی میں سورج کے مصداق ہے۔
آپ ﷺ کو دانائے کل سمجھو کیونکہ آپ ﷺ ہی حکیم حاذق ہیں۔ آپ ﷺ کو سچا جانو کیونکہ آپ ﷺ ہی صادق و امین ہیں۔
آپ ﷺ کا کیا ہوا علاج جادو کا سا اثر رکھتا ہے اور آپ ﷺ کے مزاج میں اللہ کی قدرت دکھائی دیتی ہے۔

❷ مثنوی مولانا روم، ظاہر شدن عجز حکیمان از معالجہ کنیزک وروی آوردن پادشاہ بہ درگاہ الہ، و درخواب دیدن او ولی را، دفتر اول: ص ۹۸

مطلع نورِ حق و دفعِ حرج ❶
معینے الصبر مفتاح الفرج
اے لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل و قال
ترجمانِ ہرچہ ما را در دلِ است
دست گیر ہر کہ پایش در گل است ❷
مرحبا یا مجتبٰی یا مرتضٰی ❸
ان تغب جاء القضاء ضاق الفضا
أنت مولی القوم من لا یشتھی
قد روٰی کلا لئن لم ینتہ ❹

اور اگر یہ شخص آپ کی کسی تجویز کی "لم" بھی نہ سمجھے گا تب بھی جیسا کہ لوازم اعتقاد سے ہے، یہ کہے گا۔

---

❶ ترجمہ: آپ ﷺ (بہ ذات اقدس) نورالٰہی کا مقام طلوع اور تنگی کو دور کرنے کا وسیلہ ہیں بلکہ الصبر مفتاح الفرج [صبر فراخی کی کلید ہے] کی مجسم حقیقت ہیں۔
اے وہ ہستی کہ آپ ﷺ کا روئے مبارک ہر سوال کا جواب فراہم کرتا ہے اور آپ ﷺ بغیر کچھ کہے سنے ہر مشکل حل فرما دیتے ہیں۔
جو کچھ ہمارے دل میں ہوتا ہے آپ ﷺ اس کی ترجمانی فرماتے ہیں اور ہر مصیبت میں پھنسے ہوئے شخص کی دستگیری کرتے ہیں۔

❷ مثنوی مولانا روم، ملاقات پادشاہ با آن ولی کہ در خوابش نمودند، دفتر اول، ص ۹۹

❸ ترجمہ: اے برگزیدہ اے پسندیدہ تجھے خوش آمدید ہو۔ اگر آپ غائب ہو جائیں تو قضا آ جائے اور فضا تنگ ہو جائے۔ آپ پوری قوم کے سردار ہیں۔ جو نہ چاہتا ہو تحقیق روایت ہے کلا لئن لم ینتہ ہرگز نہیں۔ (یعنی اگر وہ باز نہیں آیا تو پھر اسے ضرور پیشانی کے بالوں سے پکڑیں گے۔)

❹ مثنوی مولانا روم، ملاقات پادشاہ با آن ولی کہ در خوابش نمودند، دفتر اول: ص ۹۹

آنکہ از حق یابد او وحی و خطاب ❶
ہرچہ فرماید بود عین صواب
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست
نائبست او دست او دست خداست
ہم چو اسمٰعیل پیشش سر بنہ
شاد و خنداں پیش تیغش جاں بدہ
تا بماند جانت خنداں تا ابد
ہم چو جانِ پاکِ احمدؐ با احد
عاشقاں جامِ فرح آنگہ کشند
کہ بدست خویش خوباں شاں کشند
آں کسے راکش چنیں شاہے کشد
سوئے تخت و بہترین جاہے کشد ❷

---

❶ ترجمہ: جس ہستی پر وحی آتی ہو اور جس سے ذات خداوندی مخاطب ہوتی ہو اس کی فرمائی ہوئی ہر بات سچائی پر مبنی ہوگی۔

جو جان دینے والا ہے اس کو جان لینے کا حق حاصل ہے (اور) آپ ﷺ اللہ کے نائب ہیں (اس لیے) آپ ﷺ کا ہاتھ (دراصل) اللہ کا ہاتھ ہے۔

(لہٰذا) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرو اور اس کی تلوار کے آگے برضا و رغبت سر رکھ دو۔

تاکہ تیری جان ابد تک شاداں و خنداں رہے جس طرح احمد ﷺ پاک کی جان اللہ سے راضی تھی۔

عشاق کو اس وقت فرحت بخش جام میسر آتا ہے جب محبوب خود اپنے ہاتھ سے عطا کرتا ہے۔

جس کسی کو ایسا بادشاہ اپنی طرف کھینچتا ہے تو دراصل وہ اسے تخت شاہی اور بلند ترین جاہ و جلال کی جانب بلا رہا ہوتا ہے۔

❷ مثنوی مولانا روم، بیان آن کہ کشتن و زہر دادن مرد زرگر بہ اشارت الٰہی بود، نہ بہ ہوای نفس و تامل فاسد، دفتر اول: ص ۱۰۵

اور آپ نے نہایت شفقت و غایت رحمت سے اپنا پورا مطلب بے دریغ عام خلائق کے رُوبرو پیش فرمایا، آگے استعمال کرنے والوں یا استعمال نہ کرنے والوں کی سعادت و شقاوت، جس نے جب کبھی بھی استعمال کیا صلاح و فلاح اس کے پیش پیش رہی اور جس نے اس میں اہمال کیا اگر اس کو کچھ حصہ عقیدت و محبت کا حاصل ہے اس عقیدت و محبت کی برکت سے اس پر عنایت اس طرح متوجہ ہوتی ہے کہ صلاح و فلاح سے اس کو حرمانِ عاجل نصیب کیا جاتا ہے تاکہ اس فوری تنبیہ سے وہ اپنی اصلاح کر سکے۔

اور جو عقیدت و محبت سے خالی ہیں اس غلو کی شامت سے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے کہ بطور استدراج کے ان کو صورتاً و عاجلاً کامیابی عطا کر دی جاتی ہے اور حقیقتاً و آجلاً حرمان ہی ان کے نصیب حال ہوتا ہے، چنانچہ حرمانِ عاجل تو ظاہر ہی ہے، اور حرمانِ حقیقی کا شاہد اُن کی اندرونی حالت ہے کہ خالص راحت و حلاوت کو وہ خود اپنے اندر مفقود پاتے ہیں۔

اسی فلاحِ عاجل وصوری اور حرمانِ عاجل و حقیقی کا ذکر ان آیات میں ہے:

قوله تعالیٰ: ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ﴾ ❶ وقوله تعالیٰ: ﴿فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ﴾ ❷

''کیا یہ لوگ گمان کر رہے ہیں کہ ہم اُن کو جو کچھ مال و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدہ پہنچاتے رہے ہیں (یہ بات ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ (اس کی وجہ) نہیں جانتے، ان کے اموال و اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان مذکورہ چیزوں سے دنیوی زندگی میں (بھی) ان کو گرفتارِ عذاب رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکل جائے۔''

جب عیاناً و برہاناً صلاح و فلاح کا انحصار مطب نبوی ہی کے نسخوں میں ثابت ہو

---

❶ المومنون: ٥٥، ٥٦

❷ التوبہ: ٥٥

چکا تو برادرانِ اسلام پر جن کو مرض کی خبر اور اس کے سبب اور نسخے سے بے خبری ہے واجب و لازم ہوا کہ اب اس علمی تغافل و تجاہل یا عملی تکاسل و تثاقل کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہیں اور ان حکمی و حتمی نسخوں کا استعمال کریں اور عاجلاً و آجلاً وصورتاً و حقیقتاً صلاح و فلاح کا متزائد و متصاعد مشاہدہ کریں۔ یہ تنبیہ کلی ہے جلب منافع و دفعِ مضار کے طریق صحیح پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط تمام شریعت مطہرہ ہے، لیکن تنبیہ کلی واجمالی تو اس کے لیے کافی نہیں کہ عمل بدون تفصیل متعذر ہے اور تنبیہ جزئی و تفصیلی پر مختصر وقت میں مطلع ہونا متعسر ہے، اس لیے ضرورت اس کی ہے کہ اسلامی بھائیوں کی حالت حاضرہ غیر متحملة التأخیر فی المعالجہ کے اعتبار سے جو اجزاء اس تفصیل میں ایک بناءِ خاص پر مستحق تقدیم فی التعلیم ہیں سردست ان کی تعیین و تبیین بقدرِ ضرورت کر دی جائے اور وہ بناءِ خاص یہ ہے کہ جس طرح ادویہ حسیہ میں بعض ادویہ ازالۂ مرض میں مؤثر بالخاصیت ہیں اور بعض مؤثر بالکیفیت، پھر ان میں بعض مؤثر بلاواسطہ ہیں، مثلاً اس طرح کہ مرض حرارت ساذج سے تھا، کسی جزو بارد سے اس کا علاج کیا گیا، اور بعض مؤثر بالواسطہ مثلاً اس طرح کہ وہ حرارت کسی خلط سے تھی اس کا علاج ایسے جزو سے کیا گیا جو بالذات اس خلط کی مقلل یا معدل ہے اور بواسطہ اس تقلیل یا تعدیل کے مزیل حرارت ہے۔

اسی طرح حکمائے امت و اطبائے ملت کو کہ مبصرانِ آثار و ماہران اسرار ہیں اپنے ذوقِ نورانی و ادراکِ وجدانی سے مکشوف ہوا ہے کہ اعمال مؤثر بالخاصہ بھی ہیں اور یہ حکم تمام شرائع کو عام ہے اور ان میں سے بعض مؤثر بالکیفیۃ بھی ہیں پھر ان میں سے بعض مؤثر قریب اور بعض مؤثر بالواسطہ بالوسائط۔

اس وقت میں نے تعجیل حصولِ منفعت و تسہیل قبول و دعوت کی مصلحت سے یہ تجویز کیا ہے کہ احکام میں سے قسم دوم کی بھی اور قسم دوم کے بعض ان اجزاء کی فہرست کو جو علماً و عملاً ہر طرح سہل ہیں اپنے بھائیوں کے رُوبرو پیش کروں اور زیادت تسہیل کے لیے تدریجاً ایک ایک دو دو جزو پیش کروں، چند مدت میں وہ سب خود جمع بھی ہو جائیں گے۔

اور وہ اجزاء اس قسم کے ہوں گے: اسلام، علم دین، نماز، زکوٰۃ، قرآن، خوش

اخلاق، خوش معاملگی، کسب حلال، ترک اسراف، حکایات اولیاء و دعاء و امثالہا اور ان اجزاء کی خاصیت پر (کہ وہی موضوع ہے اس مجالے کا جو کہ شروع تمہید میں مذکور ہے) نظر کر کے اس فہرست کا نام ''حیوۃ المسلمین'' قرار دیتا ہوں اور ان اجزاء کو اَرواح سے ملقب کرتا ہوں جو اَساسِ حیات ہیں اور ان اَرواح کا تعدد ہر مسلم کے لیے تعددِ آثار کے اعتبار سے ہر زندہ کے لیے اَرواحِ طیبہ حیوانی و نفسانی و طبعی کا تعدد ہے۔

والله ولي الهداية وبيده الرعاية والحماية

کتبہ اشرف علی

لغرۃ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۶ھ

رُوح اول . . . ①

اسلام وایمان

(دونوں لفظوں کا مطلب قریب ہی قریب ہے)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

① ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ﴾ ❶

”بلاشبہ (سچا) دین اللہ کے نزدیک یہی اسلام ہے۔“

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

② ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ❷

”جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو تلاش (اور اختیار) کرے گا سو وہ دین اس شخص سے (خدائے تعالیٰ کے نزدیک) مقبول (اور منظور) نہ ہوگا، اور وہ (شخص) آخرت میں خراب ہوگا۔“

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

③ ﴿وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ ❸

”جو شخص تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جاوے پھر کافر ہی ہونے کی

---

❶ آل عمران: [۱۹]

❷ آل عمران: [۸۵]

❸ البقرة: [۲۱۷]

حالت میں مرجاوے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں سب غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں (اور) یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔"

فائدہ: دنیا میں اعمال کا غارت ہونا یہ ہے کہ اس کی بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے، اگر اس کا کوئی مورث مسلمان مرے، اس شخص کو میراث کا حصہ نہیں ملتا، مرنے کے بعد جنازے کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور آخرت میں ضائع ہونا یہ ہے کہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر یہ شخص پھر مسلمان ہو جائے تو بی بی سے پھر نکاح کرنا پڑے گا، بشرطیکہ بی بی بھی راضی ہو، اور اگر وہ راضی نہ ہو تو زبردستی نکاح نہیں ہو سکتا۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

③ ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝﴾ [1]

"اے ایمان والو! تم (ضروری عقیدوں کی تفصیل سن لو وہ یہ ہے کہ) اعتقاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول (یعنی محمد ﷺ) کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اپنے رسول (یعنی محمد ﷺ) پر نازل فرمائی (یعنی قرآن کے ساتھ) اور ان کتابوں کے ساتھ (بھی) جو کہ (رسول اللہ ﷺ) سے پہلے (اور نبیوں پر) نازل ہو چکی ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرے اور (اسی طرح جو) اس کے فرشتوں کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسی طرح جو) اس کی کتابوں کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسی طرح جو) اس کے رسولوں کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسی طرح جو) روزِ قیامت کے ساتھ (کفر کرے) تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا، بلاشبہ جو لوگ (پہلے تو) مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے (اور اس بار بھی اسلام پر قائم نہ رہے ورنہ پہلی بار کا اسلام سے پھر جانا معاف ہو جاتا بلکہ) پھر کافر ہو گئے

[1] النساء: [۱۳۶، ۱۳۷]

پھر (مسلمان ہی نہ ہوئے ورنہ پھر بھی ایمان مقبول ہو جاتا بلکہ) کفر میں بڑھتے چلے گئے (یعنی مرتے دم تک کفر پر قائم رہے) اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ ان کو (بہشت کا) راستہ دکھائیں گے۔''

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

۵ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ○﴾ [1]

جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے (یعنی ایمان اختیار نہ کیا) ہم ان کو عنقریب ایک سخت آگ میں داخل کریں گے (اور وہاں ان کی برابر یہ حالت رہے گی کہ) جب ایک دفعہ ان کی کھال (آگ سے) جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری (تازی) کھال پیدا کر دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب ہی بھگتتے رہیں، بلاشک اللہ تعالیٰ زبردست (اور) حکمت والے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے بہت جلد ہم ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے (مکانوں کے) نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) ان کے لیے اُن (بہشتوں) میں بیبیاں ہوں گی صاف ستھری اور ہم اُن کو نہایت گنجان سائے میں داخل کریں گے۔

فائدہ: ان آیتوں میں اسلام والوں کے لیے جنت کی نعمتیں اور اسلام سے ہٹنے والوں کے لیے دوزخ کی مصیبتیں تھوڑی سی بیان کی گئی ہیں، دوسری آیتوں میں اور حدیثوں میں جنت کی طرح طرح کی نعمتیں اور دوزخ کی طرح طرح کی مصیبتیں بہت سی بیان ہوئی ہیں۔

اے مسلمانو! دنیا کی زندگی بہت تھوڑی سی ہے، اگر اسلام پر قائم رہ کر مان لیا کہ کچھ تھوڑی سی تکلیف بھی بھگت لی، تب بھی مرنے کے ساتھ ہی ایسے عیش وچین دیکھو گے کہ یہاں کی سب تکلیفیں بھول جاؤ گے اور اگر کسی لالچ سے یا کسی تکلیف سے بچنے

---

[1] النساء: [۵۶، ۵۷]

کے لیے کوئی شخص خدانخواستہ اسلام سے پھر گیا تو مرنے کے ساتھ ہی ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا کہ دنیا کے سب عیش بھول جائے گا، پھر اس مصیبت سے کبھی بھی نجات نہ ہو گی، تو جس کو تھوڑی سی بھی عقل ہوگی وہ ساری دنیا کی بادشاہی کے لالچ میں بھی اسلام کو نہ چھوڑے گا۔

اے اللہ! ہمارے بھائیوں کو ہدایت کر اور ان کی عقلیں درست رکھ۔

روح دوم... ۲

تحصیل و تعلیم علم دین

(یعنی دین کا سیکھنا اور سکھلانا)

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

① عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "طلب العلم فريضةٌ على كل مسلمٍ"❶

"علم (دین) کا طلب کرنا (یعنی اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت ہو، شہری ہو یا دیہاتی ہو، امیر ہو یا غریب ہو، دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے، اور علم کا یہ مطلب نہیں کہ عربی ہی پڑھے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی باتیں سیکھے خواہ عربی کتابیں پڑھ کر، خواہ اردو کی کتابیں پڑھ کر، خواہ معتبر عالموں سے زبانی پوچھ کر، خواہ معتبر واعظوں سے وعظ کہلوا کر اور جو عورتیں خود نہ پڑھ سکیں اور نہ کسی عالم تک پہنچ سکیں وہ اپنے مردوں کے ذریعے سے دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہیں۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:

② عن أبي ذرٍ رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يا أبا ذر! لإن تغدو فتعلم آيةً من كتاب الله خيرٌ لك من أن تصلي مائة ركعةٍ ولإن تغدو فتعلم باباً من العلم عمل به أولم يعمل

---

❶ سنن ابن ماجه، إفتتاح الكتاب في الإيمان و فضائل الصحابة و العلم، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث: [۲۲۴]

خيرٌ من أن تصلي ألف ركعة)) ❶

"اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! (یہ ایک صحابی کا نام ہے) اگر تم کہیں جا کر ایک آیت قرآن کی سیکھ لو، یہ تمہارے لیے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے، اور اگر تم کہیں جا کر ایک مضمون علم (دین) کا سیکھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو، یہ تمہارے لیے ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے۔"

اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی کتنی بڑی فضیلت ثابت ہوئی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بعضے لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ: "جب عمل نہ ہو سکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ؟" یہ غلطی ہے، دیکھو! اس میں صاف فرمایا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ ہو، دونوں حالت میں یہ فضیلت حاصل ہوگی۔ اس کی تین وجہ ہیں، ایک تو یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گمراہی سے بچ گیا، یہ بھی بڑی دولت ہے، دوسری وجہ یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی تو عمل کی بھی توفیق ہو جائے گی، تیسری وجہ یہ ہے کہ کسی اور کو بھی بتلا دے گا، یہ بھی ضرورت اور ثواب کی بات ہے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

③ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((أفضل الصدقة أن يتعلم المرء المسلم علمًا ثم يعلمه أخاه المسلم)) ❷

"سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان آدمی علم (دین کی بات) سیکھے پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھا دے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کی جو بات معلوم ہوا کرے وہ دوسرے بھائی مسلمان کو بھی بتلا دیا کرے، اس کا ثواب تمام خیر خیرات سے زیادہ ہے۔

سبحان اللہ! خدا تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ ذرا سی زبان ہلانے میں ہزاروں

---

❶ سنن ابن ماجه، إفتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: [٢١٩]

❷ سنن ابن ماجه، إفتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم الحديث: [٢٤٣]

روپے خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب مل جاتا ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

④ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ ❶

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔''

اس کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''اپنے گھر والوں کو بھلائی (یعنی دین) کی باتیں سکھلاؤ ❷۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بیوی بچوں کو دین کی باتیں سکھلانا فرض ہے، نہیں تو انجام دوزخ ہے۔ (یہ سب حدیثیں کتاب ترغیب سے لی گئی ہیں)۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن مما يلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علماً علمه ونشره)) ❸

''ایمان والے کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتی رہتی ہے ان میں یہ چیزیں بھی ہیں، ایک علم (دین) جو سکھلایا گیا ہو (یعنی کسی کو پڑھایا ہو یا مسئلہ بتلایا ہو) اور اس (علم) کو پھیلایا ہو (مثلاً دین کی کتابیں تصنیف کی ہوں یا ایسی کتابیں خرید کر وقف کی ہوں یا طالب علموں کو دی ہوں یا طالب علموں کو کھانے، کپڑے کی مدد دی ہو جن سے علم دین پھیلے گا اور یہ بھی مدد دے کر اس

❶ التحريم: [٦]

❷ الترغيب و الترهيب، كتاب العلم. الترغيب في نشر العلم والدلالة على الخير، رقم الحديث: [١١٩]: بنفس هذه الألفاظ، مستدرك حاكم واللفظ عن على بن أبي طالب رضي الله عنه في قوله عزوجل "قوا أنفسكم واهليكم نارا" قال علموا أنفسكم واهليكم الخير، كتاب التفسير، رقم الحديث: [٣٨٢٦]، تفسير سورة التحريم.

❸ سنن ابن ماجه، إفتتاح الكتاب في الإيمان و فضائل الصحابة والعلم، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم الحديث: [٢٤٢]

پھیلانے میں ساجھی ہوگیا) اور دوسرے نیک اولاد جس کو چھوڑ کر مرا ہو (اور بھی کئی چیزیں فرمائیں)۔"

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑥ عن أيوب ابن موسىٰ عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((ما نحل والدٌ ولدا من نحلٍ أفضل من أدبٍ حسنٍ)) ❶

"کسی اولاد والے نے اپنی اولاد کو کوئی دینے کی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب (یعنی علم) سے بڑھ کر ہو۔"

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑦ عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ومن عال ثلث بناتٍ أو مثلهن من الأخوات فأدبهن ورحمهن حتى يغنيهن الله أوجب الله له الجنة)) فقال رجلٌ: يا رسول الله! واثنتين قال: ((أوِ ثنتين)) حتى لو قالوا: أو واحدةً لقال: واحدةً۔ ❷

"جو شخص تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیال داری (یعنی ان کی پرورش کی ذمہ داری) کرے پھر ان کو ادب (علم) سکھاوے اور ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے فکر کردے (یعنی ان کی شادی ہوجائے جس سے وہ پرورش سے بے فکر ہوجائیں) اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت کو واجب کردے گا۔ ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: دو میں بھی یہی فضیلت ہے۔ ایک شخص نے ایک کی نسبت پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک میں بھی یہی فضیلت ہے۔"

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في أدب الولد، رقم الحديث: [١٩٥٣]: بيهقي في شعب الإيمان، حقوق الأولاد والأهلين، رقم الحديث: [٨٢٨٤]: مستدرك الحاكم، كتاب الأدب، رقم الحديث: [٧٦٧٩]

❷ شرح السنة، كتاب الاستئذان، باب ثواب كافل اليتيم: [٣٤٥٧]

(یہ حدیثیں مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں) ❶

فائدہ: ان حدیثوں میں اور اسی طرح بہت سی حدیثوں میں علم دین اور تعلیم دین یعنی دین کے سیکھنے اور سکھلانے کا ثواب اور اس کا فرض ہونا مذکور ہے، اصل سیکھنا اور سکھلانا تو وہی ہے جس سے آدمی عالم یعنی مولوی بن جائے، مگر ہر شخص کو نہ اتنی ہمت اور نہ اتنی فرصت، اس لیے میں دین سیکھنے اور سکھلانے کے آسان طریقے بتلاتا ہوں جس سے عام لوگ بھی اس فرض کو ادا کر کے ثواب حاصل کر سکیں، تفصیل ان طریقوں کی یہ ہے کہ۔

① جو لوگ اردو حروف پہچان سکتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں یا آسانی سے اردو پڑھنا سیکھ سکتے ہیں تو وہ ایسا کریں کہ اردو زبان میں جو معتبر کتابیں دین کی ہیں، جیسے بہشتی زیور اور بہشتی گوہر اور تعلیم الدین اور قصد السبیل اور تبلیغ دین اور تسہیل المواعظ کے سلسلے کے وعظ جتنے مل جائیں ان کتابوں کو کسی اچھے جاننے والے سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور جب تک کوئی ایسا پڑھانے والا نہ ملے ان کتابوں کو خود دیکھتا رہے اور جہاں سمجھ میں نہ آئے یا کچھ شبہ رہے وہاں پنسل وغیرہ سے کچھ نشان کر دے، پھر جب کوئی اچھا جاننے والا مل جائے اس سے پوچھ لے اور سمجھ لے اور اس طرح جو حاصل ہو وہ مسجد یا بیٹھک میں بیٹھ کر دوسروں کو بھی پڑھ کر سنا دیا کرے اور گھر میں آ کر اپنی عورتوں اور بچوں کو سنا دیا کرے، اسی طرح جنھوں نے مسجد یا بیٹھک میں سنا ہے وہ بھی اس کو اپنے دھیان میں چڑھا کر جتنا یاد رہے اپنے گھروں میں آ کر گھر والوں کو سنا دیا کریں۔

② اور جو لوگ اردو نہیں پڑھ سکتے وہ کسی اچھے لکھے پڑھے سمجھ دار آدمی کو اپنے یہاں بلا کر اس سے اسی طرح وہی کتابیں سن لیا کریں اور دین کی باتیں پوچھ لیا کریں، اگر ایسا آدمی ہمیشہ رہنے کے لیے تجویز ہو جاوے تو بہت ہی اچھا ہے، اگر اس کو کچھ تنخواہ بھی دینا پڑے تو سب آدمی تھوڑا تھوڑا چندے کے طور پر جمع کر کے ایسے شخص کو تنخواہ بھی دے دیا کریں، دنیا کے لیے بے ضرورت کاموں میں سینکڑوں ہزاروں روپیہ خرچ کر

---

❶ مشکوٰۃ میں چونکہ تمام احادیث صحاح ستہ اور دوسری معروف کتب حدیث کی یکجا ہیں اس لیے حضرت والا نے صرف مشکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے جبکہ ہم نے اصل کتب حدیث کی طرف مراجعت کی ہے۔

دیتے ہو، اگر دین کی ضروری بات میں تھوڑا سا خرچ کرو تو کوئی بڑی بات نہیں، مگر ایسا آدمی ہو جو تم کو دین کی باتیں بتلا وے اور ایسی کتابیں اپنی عقل سے تجویز مت کرنا بلکہ کسی اچھے اللہ والے عالم سے صلاح لے کر تجویز کرنا۔

③ ایک کام یہ پابندی سے کریں کہ جب کوئی کام دنیا کا یا دین کا کرنا ہو جس کا اچھا یا برا ہونا شرع سے نہ معلوم ہو اس کو دھیان کر کے کسی اللہ والے عالم سے ضرور پوچھ لیا کریں اور وہ جو بتلا دے اس کو خوب یاد رکھیں اور دوسرے مردوں اور عورتوں کو بھی بتلا دیا کریں اور ایسے عالم کے پاس جانے کی فرصت نہ ہو تو اس کے پاس خط بھیج کر پوچھ لیا کریں اور جواب کے واسطے ایک لفافے پر اپنا پتہ لکھ کر یا لکھوا کر اپنے خط کے اندر رکھ دیا کریں کہ اس طرح سے جواب دینا اس عالم کو آسان ہوگا اور جلدی آوے گا۔

④ ایک اس بات کی پابندی رکھیں کہ کبھی کبھی اللہ والے عالموں سے ملتے رہیں، اگر ارادہ کر کے جائیں تو بہت ہی اچھی بات ہے اور اگر اتنی فرصت نہ ہو اور ایسا عالم بھی پاس نہ ہو جیسے گاؤں والے ایک طرف پڑے رہتے ہیں، تو جب کبھی شہروں میں کسی کام کو جانا ہو اور وہاں ایسا عالم موجود ہو تو تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس بیٹھ جایا کریں اور کوئی بات یاد آ جائے تو پوچھ لیا کریں۔

⑤ ایک کام ضروری سمجھ کر یہ کیا کریں کہ کبھی کبھی مہینہ دو مہینے میں کسی عالم کی صلاح سے کسی وعظ کہنے والے کو اپنے گاؤں یا اپنے محلے میں بلا کر اس کا وعظ سنا کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف دل میں پیدا ہو کہ اس سے دین پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

یہ مختصر بیان ہے دین کے سیکھنے کے طریقوں کا اور طریقے بھی کیسے بہت آسان، اگر پابندی سے ان طریقوں کو جاری رکھیں گے تو دین کی ضروری باتیں بے محنت حاصل ہو جائیں گی۔ اور اس کے ساتھ دو باتوں کا اور خیال رکھیں کہ وہ بطور پرہیز کے ہیں، ایک یہ کہ کافروں کے اور گمراہوں کے جلسوں میں ہرگز نہ جائیں، اول تو کفر اور گمراہی کی باتیں کان میں پڑنے سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے، دوسرے بعض دفعہ ایمان کے جوش میں ایسی باتوں پر غصہ آ جاتا ہے، پھر اگر غصہ ظاہر کیا تو بعض دفعہ فساد ہو جاتا ہے، بعض دفعہ اس

فساد سے دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے، بعض دفعہ مقدمے کا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے جس میں وقت بھی خرچ ہوتا ہے اور روپیہ بھی، یہ سب باتیں پریشانی کی ہیں۔ اور اگر غصہ ظاہر نہ کر سکے تو دل ہی دل میں گھٹن اور رنج پیدا ہوتا ہے، خواہ مخواہ بیٹھے بٹھلائے غم خریدنا کیا فائدہ؟ دوسری بات یہ ہے کہ کسی سے بحث و مباحثہ نہ کریں کہ اس میں بھی اکثر ویسی ہی خرابیاں ہو جاتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا، اور ایک بڑی خرابی ان دونوں باتوں میں اور ہے جو سب خرابیوں سے بڑھ کر ہے، وہ یہ کہ ایسے جلسوں میں جانے سے یا بحث کرنے سے کوئی بات کفر کی اور گمراہی کی ایسی کان میں پڑ جاتی ہے جس سے خود بھی شبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے پاس اتنا علم نہیں جو اس شبہ کو دل سے دور کر سکے تو ایسا کام کیوں کرے جس سے اتنا بڑا نقصان ہونے کا ڈر ہو؟ اور اگر کوئی خواہ مخواہ بحث چھیڑنے لگے تو سختی سے کہہ دو کہ: ''ہم سے ایسی باتیں مت کرو، اگر تم کو پوچھنا ہی ضروری ہو تو عالموں کے پاس جاؤ!'' اگر ان سب باتوں کا خیال رکھو گے تو دوا اور پرہیز کو جمع کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین کے تندرست رہو گے، کبھی دین کی بیماری نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

روح سوم ... (۳)

قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

(۱) عن عثمان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((خيركم من تعلم القرآن وعلمه)) [1]

''تم سب میں اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔''

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

(۲) عن عقبة رضي الله عنه بن عامرٍ قال: قال (أي رسول الله صلى الله عليه وسلم): ((أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد فيعلم أو يقرأ آيتين من كتاب الله خيرٌ له من ناقتين وثلثٌ خيرله من ثلثٍ وأربعٌ خيرٌ له من أربعٍ ومن إعدادهن من الإبل)) [2]

''تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جا کر کلام اللہ شریف کی دو آیتیں کیوں نہ سیکھ لے، یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے، اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے، اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور ان کی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں ان سب سے وہ آیتیں بہتر ہیں۔''

فائدہ: اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اونٹ تو دنیا ہی میں کام آتے ہیں اور آیتیں دونوں جہان میں کام آتی ہیں۔ اور اونٹ کا نام مثال کے طور پر لیا گیا کیونکہ عرب اونٹوں کو بہت

---

[1] صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: [٥٠٢٧]

[2] صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، رقم الحديث: [٨٠٣]

چاہتے تھے ورنہ ایک آیت کے مقابلے میں ساری دنیا کی بھی کوئی حقیقت نہیں [1]۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن بھی نہ پڑھا ہو تھوڑا ہی پڑھا ہو، اس کو بھی بڑی نعمت حاصل ہوگئی۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

③ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاقّ له أجران)) [2]

"جس کا قرآن خوب صاف ہو وہ (درجے میں) ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو بندوں کے اعمال نامے لکھنے والے اور عزت والے اور پاکی والے ہیں، اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو، اس کو دو ثواب ملیں گے۔"

فائدہ: دو ثواب اس طرح سے کہ ایک ثواب پڑھنے کا اور ایک ثواب اس محنت کا کہ اچھی طرح چلتا نہیں مگر تکلیف اٹھا کر پڑھتا ہے، اس حدیث میں کتنی بڑی تسلی ہے اس شخص کے لیے جس کو قرآن اچھی طرح یاد نہیں ہوتا کہ وہ تنگ ہو کر اور ناامید ہو کر یہ سمجھ کر چھوڑ نہ دے کہ جب یاد ہی نہیں ہوتا تو پڑھنے ہی سے کیا فائدہ، آپ نے خوشخبری دے دی کہ ایسے شخص کو دو ثواب ملیں گے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

④ عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الذي ليس في جوفه شيءٌ من القرآن كالبيت الخرب)) [3]

---

[1] مرقات المفاتيح، كتاب فضائل القرآن عموماً وبعض سوره وآياته خصوصاً: [٦/٣٦١]

[2] صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، باب يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجاً، رقم الحديث: [٤٩٣٧]؛ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، رقم الحديث: [٧٩٨]

[3] جامع الترمذي، ابواب فضائل القرآن، تحت باب ماجاء فيمن قرأ حرفاً من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: [٢٩١٣]؛ مستدرك الحاكم، كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، رقم الحديث: [٢٠٣٧]

"جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اُجاڑ گھر۔"

فائدہ: اس میں تاکید ہے کہ کوئی مسلمان قرآن سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑤ عن ابن مسعودؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنةٌ والحسنة بعشر أمثالها لا أقول الٓمٓ حرفٌ، ولكن الفٌ حرفٌ و لامٌ حرفٌ وميمٌ حرفٌ)) ❶

"جس شخص نے کلام اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کو ایک نیکی ملتی ہے، اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے (تو اس حساب سے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں) اور میں یوں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ اس میں الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔"

فائدہ: یہ ایک مثال ہے، اسی طرح جب پڑھنے والے نے "الحمد" کہا تو اس میں پانچ حرف ہیں، لہٰذا اس پر پچاس نیکیاں ملیں گی۔ اللہ اکبر! کتنی بڑی فضیلت ہے، پس ایسے شخص کی حالت پر افسوس ہے کہ ذرا سی کم ہمتی کر کے اتنی بڑی دولت نہ کمائے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑥ عن معاذ ﷺ الجهني قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قرأ القرآن وعمل بما فيه ألبس والداه تاجًا يوم القيامة ضوء ه أحسن من ضوء الشمس في بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنكم بالذي عمل بهذا)) ❷

---

❶ جامع الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: [٢٩١٠]: الترغيب والترهيب، كتاب قرأة القرآن، باب الترغيب في قرأة القرآن في الصلاة وغيرها، رقم الحديث: [٢١٨٥]: بيهقي في شعب الإيمان، تعظيم القرآن. فصل في إدمان تلاوة القرآن، رقم الحديث: [١٨٣٠]

❷ سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب الوتر، باب في ثواب قرأة القرآن، رقم الحديث: [١٤٥٣]

”جس نے قرآن پڑھا اور اس کے حکموں پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگی جو دنیا کے گھروں میں اس حالت میں ہو کہ آفتاب تم لوگوں میں آجائے۔ (یعنی اگر آفتاب تمہارے پاس آجائے تو اس وقت گھروں میں کتنی روشنی ہو جائے؟ اس روشنی سے بھی زیادہ روشنی اس تاج کی ہوگی) سو اس شخص کی نسبت تمہارا کیا خیال ہوگا جس نے خود یہ کام کیا ہے؟ (یعنی قرآن پڑھا ہے اور اس پر عمل کیا ہے اس کا کیا کچھ مرتبہ ہوگا!)“

فائدۃ: اس حدیث میں اولاد کے قرآن پڑھنے کی کتنی بڑی فضیلت ہے! سو سب مسلمانوں کو چاہیے کہ اولاد کو ضرور قرآن پڑھائیں، لڑکوں کو بھی، لڑکیوں کو بھی، اگر کاروبار میں پورا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا پڑھا سکو پڑھاؤ! جیسا حدیث نمبر ۲ میں معلوم ہوا، اور اگر حفظ نہ کرسکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ، اور اگر حفظ کرانے کی توفیق ہو تو سبحان اللہ! اس کی اور بھی فضیلت ہے جیسا کہ ابھی اس کی حدیث لکھتا ہوں۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑦ عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قرأ القرآن واستظهره فأحل حلاله و حرم حرامه أدخله الله به الجنة وشفعه في عشرة من أهل بيته كلهم قد وجبت له النار)) ❶

”جو شخص قرآن پڑھے اور اس کو حفظ کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے (یعنی عقیدہ اس کے خلاف نہ رکھے جیسے اوپر والی حدیث پر عمل کرنے کو فرمایا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کی سفارش

---

❶ جامع الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل قارئ القرآن، رقم الحديث: [۲۹۰۵]: مسند أحمد، مسند العشرة المبشرة، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن أبي طالب، رقم الحديث: [۱۲۶۸]: سنن ابن ماجه، افتتاح الكتاب في الايمان و فضائل الصحابة والعلم، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: [۲۱۶]

(بخشش کے لیے) اس کے گھر والوں میں ایسے دس شخصوں کے حق میں قبول فرمائے گا کہ ان سب کے لیے دوزخ لازم ہو چکی تھی۔"

فائدہ: اس حدیث میں حفظ کرنے کی فضیلت پہلے سے بھی زیادہ ہے اور ظاہر ہے کہ گھر والوں میں سب سے زیادہ قریب کے علاقے والے ماں باپ ہیں تو یہ سفارش بخشش کی ماں باپ کے لیے یقینی ہے تو اس سے اپنی اولاد کو حافظ بنانے کی فضیلت کس درجے کی ثابت ہے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:

⑧ عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد إذا أصابه الماء)) قيل: يا رسول الله! مَا جلاؤها قال: ((كثرة ذكر الموت وتلاوة القرآن)) ❶

دلوں کو بھی (کبھی) زنگ لگ جاتا ہے، جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے جب اس کو پانی پہنچ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اور وہ کون سی چیز ہے جس سے دلوں کی صفائی ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت کا زیادہ دھیان اور قرآن مجید کا پڑھنا۔

⑨ عن جابر رضی اللہ عنہ قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقرأ القرآن وفينا الأعرابي والعجمي فقال: ((اقرءُوا فكل حسن)) ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے اور ایسے بھی تھے جو عرب نہ تھے (مطلب یہ کہ ایسے لوگ بھی تھے جو بہت اچھا قرآن نہ پڑھ سکتے تھے کیونکہ

---

❶ بيهقي في شعب الإيمان، تعظيم القرآن، فصل في ادمان تلاوة القرآن، رقم الحديث: [١٨٥٩]

❷ سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب مايجزي الأمي والأعجمي من القراة، رقم الحديث: [٨٣٠]: بيهقي في شعب الايمان، تعظيم القرآن، فصل في ترك التعمق في القرآن، رقم الحديث: [٢٣٩٩]

دیہاتیوں کی تعلیم کم ہوتی ہے اور جو عرب نہیں ان کی زبان عربی پڑھنے میں زیادہ صاف نہیں ہوتی) آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھتے رہو، سب خاصے ہیں۔ (یعنی اگر بہت اچھا نہ پڑھ سکو تو دل تھوڑا نہ کرو اور اچھا پڑھنے والے ان کو حقیر نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ یہ خیال نہ کرے کہ ہماری زبان صاف نہیں یا ہماری عمر زیادہ ہوگئی، اب اچھا نہ پڑھا جائے گا تو ہم کو ثواب کیا ملے گا یا شاید گناہ ہو، دیکھو! رسول اللہ ﷺ نے سب کی کیسی تسلی فرمادی اور سب کو پڑھنے کا حکم دیا۔

یہ سب حدیثیں مشکوۃ میں ہیں [1]

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑩ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من استمع إلى آية من كتاب الله كتب له حسنة مضاعفة ومن تلاها كانت له نورًا يوم القيامة)) [2]

جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کے لیے بھی کان لگادے اس کے لیے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں بتلائی، خدائے تعالیٰ سے امید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہوگی، بے انتہا بڑھتی چلی جائے گی) اور جو شخص اس آیت کو پڑھے، وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا (جو اس نیکی کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے)۔

فائدہ: اللہ اکبر! قرآن مجید کیسی بڑی چیز ہے کہ جب تک قرآن پڑھنا نہ آئے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے، وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جائے گا،

---

[1] مشکوۃ میں چونکہ تمام احادیث صحاح ستہ اور دوسری معروف کتب حدیث کی یکجا ہیں اس لیے حضرت والا نے صرف مشکوۃ کا ذکر فرمایا ہے جبکہ ہم نے اصل کتب حدیث کی طرف مراجعت کی ہے۔

[2] مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه، مسند ابي هريرة، رقم الحديث: [٨٣٩٣]

خدا کے بندو! یہ تو کچھ بھی مشکل نہیں۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑪ عن أبي أمامة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ((اقرءُوا القران فإنه ياتي يوم القيمة شفيعًا لأصحابه)) ❶

قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ اور ان کو بخشوا دے گا۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

⑫ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((يجيءُ صاحب القران يوم القيامة فيقول: يارب! حُله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول: يارب! زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول: يارب! ارض عنه فيرضى عنه فيقال له اقرأ وارق ويزاد بكل آيةٍ حسنةً)) ❷

قرآن کا پڑھنے والا قیامت کے روز آئے گا، قرآن یوں کہے گا: اے پروردگار! اس کو جوڑا پہنا دیجئے، پس اس کو عزت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر کہے گا: اے پروردگار! اور زیادہ پہنا دیجئے، پس اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر کہے گا: اے پروردگار! اس سے خوش ہو جائیے، پس اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی بڑھتی جائے گی۔

فائدہ: اس پڑھنے اور چڑھنے کی تفصیل ایک اور حدیث میں آئی ہے کہ ((اقرا وارتق ورتل كما كنت ترتل فی الدنيا فان منزلتك عند آخر آية تقرأ بها)) جس

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم الحديث: [۸۰۴]

❷ جامع الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب تحت باب ماجاء فيمن قرأ حرفًا من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: [۲۹۱۵]: مستدرک الحاکم، أخبار في فضائل القرآن جملة، رقم الحديث: [۲۰۲۹]

طرح سنبھال کر دنیا میں پڑھتا تھا اسی طرح پڑھتا ہوا اور چڑھتا ہوا چلا جا، جو آیت پڑھنے میں اخیر ہوگی وہاں ہی تیرے رہنے کا گھر ہے[1]۔

فائدہ: مسلمانو! ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن مجید حاصل کرنے میں اور اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو، اگر پورا قرآن پڑھنے یا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے اس کی ہمت کرو، اگر اچھی طرح یاد نہ ہوتا ہو یا صاف اور صحیح نہ ہوتا ہو تو گھبراؤ مت، اس میں لگے رہو، اس طرح سے پڑھنے میں بھی ثواب ملتا ہے، اگر حفظ نہ کر سکو تو ناظرہ ہی پڑھو پڑھاؤ، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے، اگر پورا قرآن حاصل کرنے کی فرصت نہیں، یا ہمت نہیں، کسی پورا قرآن پڑھنے والے کے پاس بیٹھ کر سن ہی لیا کرو (یعنی اس سے اجازت لے کر)۔

ان سب باتوں کا ثواب اوپر حدیثوں میں پڑھ چکے ہو، اور یہ موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری ہوتا ہے اور ثواب کا ہوتا ہے اس کا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں ثواب بھی ملتا ہے، پس اس قاعدے سے قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں ثواب بھی ملے گا اور سامان اس کا یہی ہے کہ ہر جگہ کے مسلمان مل کر قرآن کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں، اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں، اور جو پڑھانے والا مفت نہ ملے سب مل کر اس کو گزارے موافق کچھ تنخواہ دیا کریں۔ اسی طرح جو بچے اپنے گھر سے غریب ہوں اور اس لیے زیادہ قرآن نہ پڑھ سکیں، ان کے کھانے کپڑے کا بندوبست کر دیا کریں کہ وہ اطمینان سے قرآن مجید ختم کر سکیں اور جو لڑکے جتنا قرآن پڑھتے جائیں اپنے گھر جا کر عورتوں اور لڑکیوں کو بھی پڑھا دیا کریں، اس طرح سے گھر کے سب مرد اور عورتیں قرآن پڑھ لیں گے، اگر کوئی سیپارے میں نہ پڑھ سکے وہ

---

[1] جامع الترمذي، باب ما جاء فيمن قرأ حرفاً من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: [۲۹۱۴]: سنن ابي داؤد، باب استحباب الترتيل في القراءة، رقم الحديث: [۱۴۶۶]: سنن ابن ماجه، باب ثواب القرآن، رقم الحديث: [۳۷۸۰]: صحيح ابن حبان، باب قراءة القرآن، رقم الحديث: [۷۶۶]

زبانی ہی کچھ سورتیں یاد کرلے۔

اور قرآن کے کچھ اور حقوق بھی ہیں:

① ایک یہ کہ جو شخص جتنا پڑھ لے خواہ پورا ہو خواہ تھوڑا، وہ اس کو ہمیشہ پڑھتا رہا کرے تاکہ یاد رہے، اگر یاد نہ رکھا تو پڑھا بے پڑھا سب یکساں ہوگیا۔

② دوسرا یہ کہ اگر کسی کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بھی شوق ہو تو بطور خود ترجمہ نہ دیکھے کہ اس میں غلط سمجھ جانے کا قوی اندیشہ ہے، کسی عالم سے سبق کے طور پر پڑھ لے۔

③ تیسرا یہ کہ قرآن مجید کا بہت ادب کرنا چاہیے، اس کی طرف پاؤں نہ کرو، ادھر پیٹھ نہ کرو، اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو، اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو، بلکہ رحل یا تکیے پر رکھو۔

④ چوتھا یہ کہ اگر وہ پھٹ جائے، کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے دفن کردو۔

⑤ پانچواں یہ کہ جب قرآن پڑھا کرو، یہ دھیان رکھا کرو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے باتیں کررہے ہیں، پھر دیکھنا دل پر کیسی روشنی ہوتی ہے۔

رُوحِ چہارم ... (۴)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا

① عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ثلثٌ من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان من كان الله ورسوله أحب اليه فما سواهما ومن احب عبدًا لايحبه إلا لله ومن يكره أن يعود في الكفر بعد أن أنقذه الله منه كما يكره أن يلقى في النار)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی، ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (یعنی جتنی محبت اس کو اللہ سے اور رسول ﷺ سے ہو اتنی کسی سے نہ ہو) اور ایک وہ شخص جس کو کسی بندے سے محبت ہو اور محض اللہ ہی کے لیے ہو، (یعنی کسی دنیوی غرض سے نہ ہو، محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے) اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچالیا ہو (خواہ پہلے ہی سے بچا رکھا ہو، خواہ کفر سے توبہ کر لی اور بچ گیا) اور اس (بچالینے) کے بعد وہ کفر کی طرف آنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

② عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان باب من كره أن يعود في الكفر كما يكره أن يلقى في النار من الإيمان، رقم الحديث: [۲۱]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، رقم الحديث: [۴۳]

((لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده و ولده والناس أجمعین)) ❶

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: تم میں کوئی شخص (پورا) ایمان دار نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ اپنے والد سے بھی زیادہ، اپنی اولاد سے بھی زیادہ اور سب آدمیوں سے بھی زیادہ۔ (یہ حدیثیں مشکوۃ میں ہیں)۔

③ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ((لا یؤمن عبد حتی أکون أحب الیه من أهله وماله والناس أجمعین)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بندہ ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ تمام اہل وعیال سے زیادہ اور تمام آدمیوں سے بھی زیادہ۔

اور بخاری میں عبداللہ بن ہشام کی روایت سے یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک مجھ کو آپ کے ساتھ تمام چیزوں سے زیادہ محبت ہے بجز اپنی جان کے (یعنی اپنی جان کے برابر آپ کی محبت معلوم نہیں ہوتی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ایمان دار نہ ہوگے جب تک میرے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ رکھو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اب تو آپ کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح البخاري، کتاب الإیمان، باب حب الرسول صلی الله علیه وسلم من الإیمان، رقم الحدیث: [۱۵]: صحیح مسلم، کتاب لإیمان، باب وجوب محبة رسول الله صلی الله علیه وسلم...... الخ، رقم الحدیث: [۴۴]

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب وجوب محبة رسول الله صلی الله علیه وسلم...... الخ، رقم الحدیث: [۴۴]: صحیح البخاري، کتاب الإیمان، باب حب الرسول صلی الله علیه وسلم من الإیمان، رقم الحدیث: [۱۵]

اب پورے ایمان دار ہوئے عمر!

فائدہ: اس بات کو آسانی کے ساتھ یوں سمجھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اول غور نہیں کیا تھا کہ اپنی تکلیف سے جتنا اثر ہوتا ہے دوسرے کی تکلیف سے اتنا اثر نہیں ہوتا، اس لیے اپنی جان زیادہ پیاری معلوم ہوئی، پھر سوچنے سے معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے تو یقینی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جان بچانے کے لیے ہر مسلمان اپنی جان دینے کو تیار ہو جائے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر بھی جان دینے سے کبھی منہ نہ موڑے تو اس طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جان سے بھی زیادہ پیارے ہوئے۔

④ عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم ((أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه و أحبوني بحب الله)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ وہ تم کو غذا میں اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے۔

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف غذا دینے ہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات و احسانات جو بے شمار ہیں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں تو یہ احسان تو بہت ظاہر ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، یہی سمجھ کر اس سے محبت کرو۔

⑤ عن أنس جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يارسول الله! متى الساعة؟ قال: ((ما أعددتّ لها؟)) قال: ما أعددت لها كثيرا صلوة ولا صيام إلا إني أحب الله ورسوله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((المرء مع من احب)) قال أنس رضي الله عنه: فما

---

❶ جامع الترمذي، أبواب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٣٧٨٩]: مستدرك الحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ومن مناقب أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٤٧١٦]

رأيت المسلمين فرحوا بشيء بعد الإسلام فرحهم بذلك۔ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا سامان کر رکھا ہے؟ (جو اس کے آنے کا شوق ہے!) اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لیے بہت نماز روزے کا سامان تو کیا نہیں، مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ سے اور رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: (قیامت میں) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا (سو تجھ کو میرا یعنی رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا اور جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی ہوگا) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے (کی خوشی) کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتا نہیں دیکھا جتنا اس پر خوش ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث میں کتنی بڑی بشارت ہے کہ اگر زیادہ عبادت کا بھی ذخیرہ نہ ہو تو اللہ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اتنی بڑی دولت مل جائے گی۔

⑥ عن أبي ذرؓ قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح بآية والآية ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ❷

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نمازِ تہجد

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله عزوجل، رقم الحديث: [٦١٧١]: صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب والفاظهما مختلفة، رقم الحديث: [٣٤٨٥، ٣٦٨٨]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من احب، رقم الحديث: [٢٦٣٩]: مسند أحمد، مسند أنس بن مالك، رقم الحديث: [١٣٥٦٨]

❷ سنن النسائي، كتاب الافتتاح، تحت باب مسألة القاري إذا مرّ بآية رحمة، رقم الحديث: [١٠١٠]: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في القراءة في صلاة الليل، رقم الحديث: [١٣٥٠]: مسند أحمد، مسند الانصار، حديث أبي ذر الغفاري، رقم الحديث: [٢١٣٢٨]

میں) ایک آیت میں تمام رات گزار کر صبح کر دی اور وہ آیت یہ ہے:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ❶

یعنی "(اے پروردگار!) اگر آپ ان کو (یعنی میری امت کو) عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں (آپ کو ان پر ہر طرح کا اختیار ہے) اور اگر آپ ان کی مغفرت فرما دیں (تو آپ کے نزدیک کچھ مشکل کام نہیں کیونکہ) آپ زبردست ہیں (بڑے سے بڑا کام کر سکتے ہیں) اور حکمت والے ہیں (گنہگاروں کو بخش دینا بھی حکمت سے ہوگا)۔"

فائدہ: شیخ دہلوی رحمہ اللہ نے مشکوۃ کے حاشیے میں کہا ہے کہ اس آیت کا مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اپنی قوم کے معاملے میں اور غالباً رسول اللہ ﷺ نے اس سے اپنی امت کی حالت حضورِ حق میں پیش کر کے ان کے لیے مغفرت کی درخواست کی۔ فقط شیخ رحمہ اللہ نے یہ لفظ "غالباً" احتیاط کے لیے فرما دیا ورنہ دوسرا احتمال ہو ہی نہیں سکتا۔ تو دیکھیے رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ کتنی بڑی شفقت ہے کہ تمام رات کا آرام اپنی امت پر قربان کر دیا اور اس کے لیے دعا مانگتے رہے اور سفارش فرماتے رہے، کون ایسا بے حس ہوگا کہ اتنی بڑی شفقت سن کر بھی عاشق نہ ہو جائے گا۔

⑥ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مثلي كمثل رجل استوقد نارًا فلما أضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التي تقع في النار يقعن فيها فجعل ينزعهن و يغلبنه فيقتحمن فيها فأنا آخذ بحجزكم عن النار وهم يقتحمون فيها)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری

---

❶ المائدة: [١١٨]

❷ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي، رقم الحديث: [٦٤٨٣]: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب شفقة صلى الله عليه وسلم على امته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، رقم الحديث: [٢٢٨٤]

(اور تمہاری) حالت اس شخص کی سی ہے کہ جیسے کسی نے آگ روشن کی، اس میں پروانے گرنے لگے اور وہ ان کو ہٹاتا ہے مگر وہ اس کی نہیں مانتے اور آگ میں دھنسے جاتے ہیں، اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے ہٹاتا ہوں (کہ دوزخ میں لے جانے والی چیزوں سے روکتا ہوں) اور تم اس میں گھسے جاتے ہو۔

فائدہ: دیکھیے! اس حدیث سے حضور ﷺ کو دوزخ سے اپنی امت کو بچانے کا کتنا اہتمام معلوم ہوتا ہے، یہ محبت نہیں تو کیا ہے؟ اگر ہم کو ایسی محبت والے سے محبت نہ ہو تو افسوس ہے۔

⑧ عن عباس رضي الله عنه بن مرداس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا لأمته عشية عرفة بالمغفرة فأجيب أني قد غفرت لهم ماخلا الظالم فإني آخذ للمظلوم منه قال: ((أي رب! إن شئت أعطيت المظلوم من الجنة وغفرت للظالم)) فلم يجب عشيته فلما أصبح بالمزدلفة أعاد الدعاء فأجيب إلى ما سأل قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال تبسم فقال له أبوبكرٍ وعمر: بأبي أنت وأمي إن هذه لساعة ما كنت تضحك فيها فما الذي أضحكك أضحك الله سنك قال: ((إن عدو الله إبليس لما علم أن الله عزو جل قد استجاب دعائي و غفر لأمتي أخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو بالويل والثبور فأضحكني مارأيت من جزعه)) ❶

حضرت عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام کو مغفرت کی دعا فرمائی، آپ کو جواب دیا گیا کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی بجز حقوق العباد کے (کہ اس میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا اور بدونِ عذاب مغفرت نہ ہوگی) آپ ﷺ نے عرض کیا: اے پروردگار! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو (اس کے حق کا عوض) جنت سے دے کر ظالم کی مغفرت فرما سکتے ہیں۔ مگر اس شام کو یہ دعا قبول نہیں ہوئی، پھر جب مزدلفہ میں آپ کو صبح ہوئی، آپ ﷺ نے پھر وہی

❶ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الدعاء بعرفة، رقم الحديث: [۳۰۱۳]

دعا کی اور آپ ﷺ کی دعا قبول ہو گئی، پس آپ ہنسے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب ابلیس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی اور امت کی مغفرت فرمادی، خاک لے کر اپنے سر پر ڈالتا اور ہائے وائے کرتا تھا، مجھ کو اس کا اضطراب دیکھ کر ہنسی آ گئی۔

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد علی الاطلاق بدون سزا معاف ہو جائیں گے، اور نہ یہ مطلب ہے کہ خاص حج کرنے سے بدون سزا معاف ہو جائیں گے، بلکہ قبل اس دعا کے قبول ہونے کے دو احتمال تھے، ایک یہ کہ حقوق العباد کی سزا میں جہنم میں ہمیشہ رہنا پڑے، دوسرا یہ کہ گو جہنم میں ہمیشہ رہنا نہ ہو لیکن سزا ضرور ہو، اب اس دعا کے قبول ہونے کے بعد دو وعدے ہو گئے، ایک یہ کہ بعد سزا کبھی نہ کبھی ضرور نجات ہو جائے گی، دوسرا یہ کہ بعض دفعہ بدون سزا بھی اس طور پر نجات ہو جائے گی کہ مظلوم کو نعمتیں دے کر اس سے راضی نامہ دلوایا جائے گا۔

فائدہ: غور کر کے دیکھو! آپ ﷺ کو اس قانون کی منظوری لینے میں کس قدر فکر اور تکلیف ہوئی، کیا اب بھی قلب میں آپ ﷺ کی محبت کا جوش نہیں اٹھتا۔

⑨ عن عبداللہ ابن عمرٍو أن النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله في إبراهيم فمن تبعني فإنه مني وقول عيسى إن تعذبهم فإنهم عبادك الاية فرفع يديه وقال: ((أللهم أمتي أمتي)) وبكى فقال الله: يا جبريل! اذهب إلى محمدٍ فقل له أنا سنرضيك في أمتك ولا نسوءُك۔

فائدہ: وأخرج الخطيب في تلخيص المتشابه عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله ولسوف يعطيك ربك فترضى قال لا يرضى محمد ووجد من أمته في النار❶۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لأمته وبكائه شفقة عليهم، رقم الحديث: [٢٠٢]: شعب الإيمان للبيهقي، حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم الى الموقف الذي بين لهم من الأرض، فصل في أصحاب الكبائر من أهل القبلة إذا وافوا القيامة بلاتوبة قدموها، رقم الحديث: [٢٩٩]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعائیں اپنی اپنی امت کے لیے مذکور ہیں اور (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت، میری امت! حق تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ (اور یوں تو تمہارا پروردگار جانتا ہی ہے) اور ان سے پوچھو آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا، ان کو بتلایا، جبرائیل علیہ السلام نے آ کر عرض کر دیا، حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور کہو ہم آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں خوش کر دیں گے اور رنج نہ دیں گے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی بھی خوش نہ ہوں گے اگر آپ کی امت میں سے ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے ❶۔

اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش کرنے کا، تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی بھی دوزخ میں نہ رہے گا، اے مسلمانو! یہ سب دولتیں اور نعمتیں جس ذات کی برکت سے نصیب ہوئیں اگر ان سے بھی محبت نہ کرو گے تو کس سے کرو گے؟

⑩ عن عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب أن رجلا اسمه عبدالله يلقب حمارًا كان يضحك النبي صلى الله عليه وسلم قد جلده في الشراب فأتي به يومًا فأمر به فجلد فقال رجلٌ من القوم: اللهم العنه ما أكثر مايوتي فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ((لا تلعنوه فوالله ماعلمت أنه يحب الله ورسوله)) ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار

---

❶ درمنثور عن الخطيب في تفسير سورة الضحىٰ: [۸/ ۵۴۲]

❷ صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب مايكره من لعن شارب الخمر وانه ليس بخارج من الملة، رقم الحديث: [۶۷۸۰]

تھا، اور رسول اللہ ﷺ کو ہنساتا بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی میں سزا بھی دی تھی، ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہو کر سزا دی گئی، ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر کس کثرت سے اس کو لایا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو، واللہ! میرا علم یہ ہے کہ یہ خدا سے اور رسول سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: خدا اور رسول ﷺ سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت کی اجازت نہیں دی گئی۔

اے مسلمانو! ایسی مفت کی دولت جس میں نہ محنت نہ مشقت کہاں نصیب ہوتی ہے، اس کو ہاتھ سے مت دینا، اپنی رگ رگ میں اللہ کی و رسول ﷺ کی محبت اور عشق سما لینا اور رچا لینا۔

رُوح پنجم ... ﴿۵﴾

اعتقادِ تقدیر و عمل توکل

(یعنی تقدیر پر یقین لانا اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا)

اس اعتقاد و عمل میں یہ فائدے ہیں:

الف: کیسی ہی مصیبت یا پریشانی کا واقعہ ہو اس سے دل مضبوط رہے گا، یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا، اس کے خلاف ہو نہیں سکتا تھا اور وہ جب چاہے گا، اس کو دفع کر دے گا۔

ب: جب یہ سمجھ گیا تو اگر اس مصیبت کے دور ہونے میں دیر بھی لگے گی تو پریشان اور مایوس اور دل کمزور نہ ہوگا۔

ج: نیز جب یہ سمجھ گیا تو کوئی تدبیر اس مصیبت کے دفع کرنے کی ایسی نہ کرے گا، جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو، یوں سمجھے گا کہ مصیبت تو بدون خدا تعالیٰ کے چاہے ہوئے دفع ہوگی نہیں، پھر خدا تعالیٰ کو کیوں ناراض کیا جائے۔

د: نیز اس سمجھنے کے بعد سب تدبیروں کے ساتھ یہ شخص دعا میں بھی مشغول ہوگا، کیونکہ یہ سمجھے گا کہ جب اسی کے چاہنے سے یہ مصیبت ٹل سکتی ہے تو اسی سے عرض کرنے میں نفع کی زیادہ امید ہے، پھر دعا میں لگ جانے سے اللہ تعالیٰ سے علاقہ بڑھ جائے گا جو تمام راحتوں کی جڑ ہے۔

ہ: نیز جب ہر کام میں یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے کرنے سے ہوتا ہے تو کسی کامیابی میں اپنی کسی تدبیر یا سمجھ پر اس کو ناز اور فخر اور دعویٰ نہ ہوگا۔

حاصل ان سب فائدوں کا یہ ہوا کہ یہ شخص کامیابی میں شکر کرے گا اور ناکامی میں صبر کرے گا اور یہی فائدے اس مسئلے کے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بطور خلاصہ بتائے ہیں:

﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ...... الآیۃ﴾ ❶

اور اس مسئلے کا یہ مطلب نہیں کہ تقدیر کا بہانہ کر کے شریعت کے موافق ضروری تدبیر کو بھی چھوڑ دے، بلکہ یہ شخص کمزور تدبیر کو بھی نہ چھوڑے گا اور اس میں بھی امید رکھے گا کہ خدائے تعالیٰ اس میں بھی اثر دے سکتا ہے، اس لیے کبھی ہمت نہ ہارے گا، جیسے بعض لوگوں کو یہ غلطی ہو جاتی ہے۔ اور دین تو بڑی چیز ہے، دنیا کے ضروری کاموں میں بھی ایسی کم ہمتی کی برائی حدیث میں آئی ہے، (عن عوف رضي الله عنه بن مالك أنه حدثهم أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قضى بين رجلين فقال المقضي عليه لما أدبر حسبي الله ونعم الوكيل فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ((إن الله عز وجل يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فإن غلبك أمرٌ فقل حسبي الله ونعم الوكيل)) چنانچہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمے کا فیصلہ فرمایا تو ہارنے والا کہنے لگا: حسبي الله ونعم الوكيل (مطلب یہ کہ خدا کی مرضی میری قسمت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کم ہمتی کو ناپسند فرماتا ہے لیکن ہوشیاری سے کام لو (یعنی کوشش و تدبیر میں کمی مت کرو) پھر جب کوئی کام تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تب کہو: ﴿حسبي الله ونعم الوكيل﴾ (یعنی خدا کی مرضی میری قسمت)۔ ❷

یہ مضمون توبیچ میں اس مسئلے کے فائدے بتلانے اور غلطیوں سے بچانے کے لیے آ گیا تھا، اب وہ حدیثیں لکھی جاتی ہیں جن میں اس مسئلے کا ذکر ہے۔

① عن جابر رضي الله عنه رفعه ((لا يؤمن عبدٌ حتى يؤمن بالقدر خيره وشره حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وإن ما أخطاه لم يكن ليصيبه)) ❸

---

❶ الحديد: [۲۳]

❷ سنن ابي داؤد، كتاب الأقضية، باب الرجل يحلف على حقه، رقم الحديث: [۳۶۲۷]

❸ جامع الترمذي، أبواب القدر باب ماجاء لا عدوى ولا هامة ولاصفر، رقم الحديث: [۲۱۴۴]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی شخص مؤمن نہ ہوگا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، اس کی بھلائی پر بھی اور برائی پر بھی، یہاں تک کہ یقین کرلے کہ جو بات واقع ہونے والی تھی وہ اس سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو بات اس سے ٹلنے والی تھی وہ اس پر واقع ہونے والی نہ تھی۔

④ عن ابن عباس رضي الله عنهما كنت خلف النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي: ((يا غلام! إني أعلمك كلمات أحفظ الله يحفظك أحفظ الله تجده تجاهك إذا سألت فاسئل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرمادے گا، اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پائے گا، جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، اور جب تجھ کو مدد چاہنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ اور یہ یقین کرلے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچائیں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دی تھی، اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچا دیں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیری لیے لکھ دی تھی۔

⑤ عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((فرغ الله إلى كل عبد من خمس: من أجله

---

❶ مسند أحمد، مسند بني هاشم، مسند عبدالله بن عباس رضي الله عنهما، رقم الحديث: [٢٦٦٩]: جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم الحديث: [٢٥١٦]

ورزقه وأثره و شقي أم سعيد)) وفي رواية عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الله عزوجل فرغ إلى كل عبد من خمس: من أجله و عمله ومضجعه وأثره ورزقه)) ❶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی ہے، اس کی عمر سے اور اس کے رزق سے اور اس کے عمل سے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ سے اور یہ کہ انجام میں سعید ہے یا شقی ہے۔

④ عن معاوية يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تعجل إلىٰ شيء تظن أنك إن استعجلت إليه أنك مدركه وإن كان الله لم يقدره لك ولا تساخرن عن شيء تظن أنك إن استاخرت عنه أنه قد فرغ عنك وإن كان الله قد قدره عليك)) ❷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھ کر اس کو حاصل کر لوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر نہ کیا ہو، اور کسی ایسی چیز سے پیچھے مت ہٹ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ وہ میرے پیچھے ہٹنے سے ٹل جائے گی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر کر دیا ہو۔

فائدہ: یعنی یہ دونوں گمان غلط ہیں، بلکہ جو چیز مقدر میں نہیں وہ آگے بڑھنے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی، اس لیے اس گمان سے آگے بڑھنا بیکار ہے، اور اسی طرح جو چیز مقدر ہے وہ ہٹنے اور بچنے سے ٹل نہیں سکتی، اس لیے اس گمان سے بچنا بے کار ہے۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((احرص على ماينفعك واستعن بالله ولا تعجز وإن اصابك شيء

---

❶ مسند أحمد، تتمه مسند الأنصار، حديث ابي الدرداء، رقم الحديث: [۲۱۷۲۳]: مشكوٰة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الفصل الثالث، رقم الحديث: [۱۱۳]

❷ المعجم الكبير، باب الميم، مجاهد عن معاويه، رقم الحديث: [۸۰۷]

فلا تقل لو إني فعلت كان كذا وكذا ولكن قل قدر الله وما شآء فعل)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت مت ہارو، اور اگر تجھ پر کوئی واقعہ پڑ جائے تو یوں مت کہو کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا (لیکن ایسے وقت میں) یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا اور جو اس کو منظور ہوا، اس نے وہی کیا۔

یہاں تک کی حدیثیں ''جمع الفوائد'' سے نقل کی گئی ہیں، ان حدیثوں میں زیادہ تقدیر کا بیان تھا، آگے آیتیں اور حدیثیں ہیں جن میں زیادہ توکل کا اور کچھ کچھ تقدیر کا بیان ہے۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

⑥ ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ ❷

پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ (ایک جانب) رائے پختہ کرلیں، سو خدائے تعالیٰ پر اعتماد (کرکے اس کام کو کر ڈالا) کیجیے، بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے (جو خدائے تعالیٰ پر اعتماد کریں) محبت فرماتے ہیں۔

فائدہ: اس سے بڑھ کر کیا دولت ہوگی کہ خدا پر بھروسہ رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہے، جس شخص سے خدا تعالیٰ کو محبت ہو اس کی فلاح میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے؟

اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ تدبیر کا بھی حکم ہے کیونکہ مشورہ تو تدبیر ہی کے لیے ہوتا ہے، البتہ تدبیر پر بھروسہ کرنا نہ چاہیے بلکہ تدبیر کرکے بھی بھروسہ خدا ہی پر ہونا چاہیے۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ

⑦ ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله وتفويض المقادير لله، رقم الحديث: [٢٦٦٤]

❷ آل عمران: [١٥٩]

اِیۡمَانًا ۖ وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ○ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ یَمۡسَسۡہُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ﴾ ❶

یہ ایسے (مخلص) لوگ ہیں کہ (بعض) لوگوں نے (جو) ان سے (آ کر) کہا کہ ان لوگوں نے (یعنی کفار مکہ نے) تمہارے (مقابلے کے) لیے (بڑا) سامان جمع کیا ہے، سو تم کو اس سے اندیشہ کرنا چاہیے تو اس (خبر) نے ان کے (جوش) ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور (نہایت استقلال سے) یہ کہہ (کر بات کو ختم کر) دیا کہ ہم کو حق تعالیٰ (سب مہمات میں) کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے (یہی سپرد کرنا توکل ہے) پس یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے (یعنی ثواب اور نفع تجارت سے) بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی اور وہ لوگ (اس واقعے میں) رضائے حق کے تابع رہے (اسی کی بدولت ہر طرح کی نعمتوں سے سرفراز ہوئے) اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔

فائدہ: ان آیتوں میں ایک قصے کی طرف اشارہ ہے جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو دنیا اور دین، دونوں کا فائدہ ہوا، اللہ تعالیٰ یہ بتلاتا ہے کہ یہ دونوں دولتیں توکل کی بدولت ملیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

⑧ ﴿قُلۡ لَّنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ہُوَ مَوۡلٰىنَا ۚ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ قُلۡ ہَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ ﴾ ❷

آپ فرما دیجیے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقدر فرمایا ہے، وہ ہمارا مالک ہے (پس مالک حقیقی جو تجویز کرے بندے کو اس پر راضی رہنا واجب ہے) اور (ہماری کیا تخصیص ہے) سب مسلمانوں کو اپنے سب کام اللہ کے سپرد رکھنے چاہئیں۔ (دوسری بات یہ) فرما دیجیے کہ (ہمارے لیے جیسی اچھی حالت بہتر ہے ایسی ہی تنگی کی حالت بھی باعتبار انجام کے بہتر ہے کہ اس میں درجات بڑھتے ہیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں پس) تم تو ہمارے حق میں دو بہتریوں میں سے ایک

---

❶ آل عمران: [۱۷۳، ۱۷۴]

❷ التوبۃ: [۵۱، ۵۲]

بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ توکل کا اثر یہ ہے کہ اگر کوئی ناگواری بھی پیش آئے تو اس سے بھی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ اس کو بھی بہتر ہی سمجھتے ہیں، اگر دنیا میں بھی اس کا ظہور نہ ہو تو آخرت میں ضرور ہوگا، جو ہمارا اصلی گھر ہے اور وہی بھلائی ہمیشہ کام آنے والی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

(۹) ﴿وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ۝ فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ ❶

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (جب بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے خوف میں دیکھا تو ان سے) فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم (سچے دل سے) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو (سوچ بچار مت کرو بلکہ) اس پر توکل کرو اگر تم (اس کی) اطاعت کرنے والے ہو، انہوں نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا (بعد اس کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کے صدقے ان کافر لوگوں سے نجات دے (یعنی جب تک ہم پر ان کی حکومت مقدر ہے ظلم نہ کرنے پائیں اور پھر ان کی حکومت ہی کے دائرے سے نکال دیجیے)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

(۱۰) ﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ ❷

جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام بنانے کے لیے کافی ہے (اور یہ کام بنانا عام ہے، ظاہراً بھی ہو یا صرف باطناً)۔

فائدہ: دیکھئے! توکل پر کیسا عجیب وعدہ فرمایا ہے اور اصلاح باطناً اس وقت تو معلوم نہیں ہوتی مگر بہت جلد سمجھ میں آجاتی ہے۔

---

❶ یونس: [۸۴ تا ۸۶]

❷ الطلاق: [۳]

⑪ عن سعد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من سعادة ابن ادم رضاه بماقضى الله له و من شقاوة ابن ادم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن ادم سخطه بما قضى الله له)) ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو اس کے لیے مقدر فرمایا ہے اس پر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ سے خیر مانگنا چھوڑ دے اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لیے مقدر فرمایا ہے اس سے ناراض ہو۔

⑫ عن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن من قلب ابن ادم بكل وادٍ شعبة فمن اتبع قلبه الشعب كلها لم يبال الله باي وادٍ أهلكه ومن توكل على الله كفاه التشعب)) ❷

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آدمی کا دل (تعلقات کے) ہر میدان میں شاخ شاخ رہتا ہے، سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈال دیا، اللہ تعالیٰ پروا بھی نہیں کرتا خواہ وہ کسی میدان میں ہلاک ہوجائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب شاخوں میں اس کے لیے کافی ہوجاتا ہے۔

فائدہ: یعنی اس کو پریشانی اور مشکلیں نہیں ہوتیں، یہ دو حدیثیں مشکوۃ میں ہیں۔

⑬ عن عمران بن حصين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من انقطع إلى الله عزوجل كفاه الله كل مئونة ورزقه من حيث لايحتسب ومن انقطع إلى الدنيا وكله الله إليها)) ❸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ مسند أحمد، مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة، مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص، رقم الحديث: [١٤٤٤]: جامع الترمذي، ابواب القدر، باب ماجاء في الرضا بالقضاء، رقم الحديث: [٢١٥١]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، رقم الحديث: [٤١٦٦]

❸ المعجم الصغير للطبراني، باب الجيم من اسمه جعفر، رقم الحديث: [٣٢١] وفي الأوسط، باب الجيم من اسمه جعفر، رقم الحديث: [٣٣٥٩]

فرمایا: جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمے داریوں کی کفالت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ (ابوالشیخ) یہ حدیث ترغیب ترہیب میں ہے۔

⑭ عن أنس ﷺ يقول: قال رجل: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! أعقلها وأتوكل أو أطلقها وأتوكل قال: ((اعقلها وتوكل)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو فرمایا کہ: اونٹ کو باندھ کر توکل کر۔

فائدہ: یعنی توکل میں تدبیر کی ممانعت نہیں، ہاتھ سے تدبیر کرے، دل سے اللہ پر توکل کرے اور اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔

⑮ عن أبي خزامه ﷺ أن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أرايت رقى نسترقيها ودواءً نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا؟ فقال: ((هي من قدر الله)) ❷

حضرت ابو خزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے؟ فرمایا: یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔

فائدہ: یعنی یہ بھی تقدیر میں ہے کہ فلاں دوا یا جھاڑ پھونک سے نفع ہو جائے گا، یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے۔

نتیجہ: مسلمانو! ان آیتوں اور حدیثوں سے سبق لو، کیسی ہی دشواری پیش آوے دل تھوڑا مت کرو اور دین میں کچے مت بنو، خدائے تعالیٰ مدد کرے گا، فقط۔

---

❶ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم الحديث: [٢٥١٧]

❷ جامع الترمذي، أبواب القدر، باب ماجاء لاترد الرقي ولا الدواء من قدرالله شيئا، رقم الحديث: [٢١٤٨]

رُوح ششم ... ⑥

دعا مانگنا

یعنی جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا اور خواہ اس میں اپنی بھی کوشش کرنا پڑے اور خواہ اپنی کوشش اور قابو سے باہر ہو، سب خدا تعالیٰ سے مانگا کرے لیکن اتنا خیال ضروری ہے کہ وہ گناہ کی بات نہ ہو، اس میں سب باتیں آ گئیں جیسے کوئی کھیتی یا سوداگری کرتا ہے تو محنت اور سامان بھی کرنا چاہیے مگر خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیے کہ اے اللہ! اس میں برکت فرما اور نقصان سے بچا، یا کوئی دشمن ستاوے خواہ دنیا کا دشمن، خواہ دین کا دشمن، تو اس سے بچنے کی تدبیر بھی کرنی چاہیے، خواہ وہ تدبیر اپنے قابو کی ہو خواہ حاکم سے مدد لینا پڑے، مگر اس تدبیر کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیے کہ اے اللہ! اس دشمن کو زیر کر دے یا مثلاً کوئی بیمار ہو تو دوا دارو بھی کرنا چاہیے مگر خدا تعالیٰ سے بھی دعا مانگنا چاہیے کہ اے اللہ! اس بیماری کو کھو دے، یا اپنے پاس کچھ مال ہے تو اس کی حفاظت کا سامان بھی کرنا چاہیے جیسے مضبوط مکان میں مضبوط مضبوط قفل لگا کر رکھنا یا گھر والوں یا نوکروں کے ذریعے سے اس کا پہرہ دینا، دیکھ بھال رکھنا، مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی دعا مانگنا چاہیے کہ اے اللہ! اس کو چوروں سے محفوظ رکھ! یا مثلاً کوئی مقدمہ کر رکھا ہے یا اس پر کسی نے کر رکھا ہے تو اس کی پیروی بھی کرنا چاہیے، وکیل اور گواہوں کا انتظام بھی کرنا چاہیے مگر اس کے ساتھ خدائے تعالیٰ سے دعا بھی کرنا چاہیے کہ اے اللہ! اس مقدمے میں مجھ کو فتح دے اور ظالم کے شر سے مجھ کو بچا، یا قرآن اور علم دین حاصل کر رہا ہے تو اس میں بھی جی لگا کر پابندی سے محنت بھی کرنا چاہیے مگر اس کے ساتھ دعا بھی کرنا چاہیے کہ اے اللہ! اس کو آسان کر دے اور میرے ذہن میں اس کو

جما دے یا نماز و روزے وغیرہ شروع کیا ہے یا بزرگوں کے بتلانے سے اور عبادتوں میں لگ گیا ہے تو سستی اور نفس کے حیلے بہانے کا مقابلہ کر کے ہمت کے ساتھ اس کو نباہنا چاہیے مگر دعا بھی کرنی چاہیے کہ اے اللہ! میری مدد کر اور مجھ کو اس کی ہمیشہ توفیق دے اور اس کو قبول فرما۔

یہ نمونے کے طور پر چند مثالیں لکھ دی ہیں، ہر کام اور ہر مصیبت میں اسی طرح جو اپنے کرنے کی تدبیر ہے، وہ بھی کرے اور سب تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور توجہ کے ساتھ عرض بھی کرتا رہے اور جس کام میں تدبیر کا کچھ دخل نہیں، اس میں تو تمام کوشش دعا ہی میں خرچ کرنا ضروری ہے، جیسے بارش کا ہونا، یا اولاد کا زندہ رہنا، یا کسی بیمار کا لاعلاج بیماری سے اچھا ہو جانا، یا نفس و شیطان کا نہ بہکانا، یا وبا اور طاعون سے محفوظ رہنا، یا قابو یافتہ ظالموں کے شر سے بچنا، ان کاموں کا بنانے والا تو بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی برائے نام بھی نہیں، اس لیے تدبیر کے کاموں میں جتنا حصہ تدبیر کا ہے ان بے تدبیر کے کاموں میں وہ حصہ تدبیر کا بھی دعا ہی میں خرچ کرنا چاہیے۔ غرض تدبیر کے کاموں میں تو کچھ تدبیر اور کچھ دعا ہے اور بے تدبیر کے کاموں میں تدبیر کی جگہ بھی دعا ہی ہے، تو اس میں زیادہ دعا ہوئی اور دعا فقط اس کا نام نہیں کہ دو چار باتیں یاد کر لیں اور نمازوں کے بعد اس کو صرف زبان سے آموختہ کی طرح پڑھ دیا، سو یہ دعا نہیں ہے محض دعا کی نقل ہے، دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے، سو جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں کم سے کم دعا اس طرح تو کرنا چاہیے کہ درخواست دینے کے وقت آنکھیں بھی اسی طرف لگی ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہی ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی سی بناتے ہیں اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرضی منظور ہونے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں، اور اس کا یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو آپ سے پوری امید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جائے گی، پھر بھی اگر عرضی کے موافق حکم نہ ہوا اور حاکم عرضی دینے والے کے سامنے افسوس ظاہر کرے کہ تمہاری مرضی کے مطابق تمہارا کام نہ ہوا تو یہ شخص فوراً جواب دیتا ہے کہ: ”حضور! مجھ کو کوئی رنج یا شکایت نہیں ہے، اس معاملے

میں قانون ہی میں جان نہ تھی یا میری پیروی میں کمی رہ گئی تھی، حضور نے کچھ کمی نہیں فرمائی۔" اور اگر اس حاجت کی آئندہ بھی ضرورت ہو تو کہتا ہے کہ: "مجھ کو نا امیدی نہیں، پھر عرض کرتا رہوں گا اور اصل بات تو یہ ہے کہ مجھ کو حضور کی مہربانی کام ہونے سے زیادہ پیاری چیز ہے، کام تو خاص وقت یا محدود درجے کی چیز ہے، حضور کی مہربانی تو عمر بھر کی اور غیر محدود درجے کی دولت اور نعمت ہے۔" تو اے مسلمانو! دل میں سوچو کیا تم دعا مانگنے کے وقت اور دعا مانگنے کے بعد جب اس کا کوئی ظہور نہ ہو، خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہو؟ سوچو اور شرماؤ! جب یہ برتاؤ نہیں کرتے تو اپنی دعا کو دعا یعنی درخواست کس منہ سے کہتے ہو؟ تو واقع میں کمی تمہاری ہی طرف سے ہے جس سے وہ دعا درخواست نہ رہی، اور اس طرف سے تو اتنی رعایت ہے کہ درخواست دینے کا وقت بھی متعین نہیں فرمایا، وقت بے وقت جب چاہو عرض معروض کرلو، نمازوں کے بعد کا وقت بھی تم ہی نے ٹھہرا رکھا ہے، البتہ وہ وقت دوسرے وقتوں سے زیادہ برکت کا ہے سو اس وقت زیادہ دعا کرو، باقی اور وقتوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رکھو جس وقت جو حاجت یاد آ گئی فوراً دل ہی سے یا زبان سے بھی مانگنا شروع کر دیا کرو۔ جب دعا کی حقیقت معلوم ہوگئی تو اس حقیقت کے موافق دعا مانگو! پھر دیکھو کیسی برکت ہوتی ہے اور برکت کا یہ مطلب نہیں کہ جو مانگو گے وہی مل جائے گا، کبھی تو وہی چیز مل جاتی ہے جیسے کوئی آخرت کی چیزیں مانگے، کیونکہ وہ بندے کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے، البتہ اس میں ایمان اور اطاعت شرط ہے کیونکہ وہاں کی چیزیں قانوناً اسی شخص کو مل سکتی ہیں اور کبھی وہ چیز مانگی ہوئی نہیں ملتی، جیسے کوئی دنیا کی چیز مانگے، کیونکہ وہ بندے کے لیے کبھی بھلائی ہے، کبھی برائی۔ جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی ہوتی ہے اس کو مل جاتی ہے اور جب برائی ہوتی ہے تو نہیں ملتی، جیسے باپ بچے کو پیسہ مانگنے پر کبھی دے دیتا ہے اور کبھی نہیں دیتا، جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ اس سے ایسی چیز خرید کر کھائے گا جس سے حکیم نے منع کر رکھا ہے۔ تو برکت کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مانگی ہوئی چیز مل جائے بلکہ برکت کا مطلب یہ ہے کہ دعا کرنے سے حق تعالیٰ کی توجہ بندے کی طرف ہو جاتی ہے، اگر وہ چیز بھی کسی مصلحت سے نہ ملے تو دعا کی برکت سے بندے کے دل میں تسلی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے اور پریشانی اور کمزوری جاتی رہتی ہے اور یہ اثر

حق تعالیٰ کی اس خاص توجہ کا ہوتا ہے جو دعا کرنے سے بندے کی طرف حق تعالیٰ کو ہو جاتی ہے، اور یہی توجہ خاص اجابت کا وہ یقینی درجہ ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ کی طرف سے دعا کرنے والے کے لیے ہوا ہے، اور اس حاجت کا عطا فرما دینا یہ اجابت کا دوسرا درجہ ہے۔ جس کا وعدہ بلا شرط نہیں، بلکہ اس شرط سے ہے کہ بندے کی مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ اور یہی توجہ خاص ہے جس کے سامنے بڑی سے بڑی حاجت اور دولت کوئی چیز نہیں اور یہی توجہ خاص بندے کی اصل پونجی ہے جس سے دنیا میں بھی اس کو حقیقی اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی غیر محدود اور ابدی نعمت اور حلاوت نصیب ہو گی، تو دعا میں اس برکت کے ہوتے ہوئے دعا کرنے والے کو خسارہ اور محرومی کا اندیشہ کرنے کی کب گنجائش ہے؟

اب دو چار حدیثیں دعا کی فضیلت اور آداب میں لکھتا ہوں:

① عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم ما لم يستعجل)) قيل: يا رسول الله! ما الاستعجال؟ قال يقول: ((قد دعوت وقد دعوت فلم أر يستجيب لي فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی دعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دعا نہ کرے، جب تک کہ جلدی نہ مچائے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلدی مچانا یہ ہے کہ یہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا، سو دعا کرنے سے تھک جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

فائدہ: اس میں تاکید ہے اس بات کی کہ گو قبول نہ ہو مگر برابر کیے جاوے، اس کے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب بيان أنه يستجاب للداعي مالم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لي، رقم الحديث: [٢٧٣٥]

متعلق اوپر بیان آ چکا ہے۔

② عن أبي هريره رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ((ليس شيءٌ أكرم على الله تعالىٰ من الدعاء)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔

③ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے، ایسی (بلا) سے بھی جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی بلا سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی، سوائے بندگانِ خدا! دعا کو پلے باندھو۔

④ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إنه من لم يسئل الله يغضب عليه)) ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے۔

فائدہ: البتہ جس کو اس کی دھن اور دھیان سے فرصت نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء، رقم الحديث: [٣٣٧٠]: سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم الحديث: [٣٨٢٩]

❷ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٣٥٤٨]: مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، رقم الحديث: [٢٢٠٤٤]

❸ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء، رقم الحديث: [٣٣٧٣]

وسلم: ((ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن الله لايستجيب الدعاء من قلبٍ غافلٍ)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دعا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت بھرے دل سے دعا قبول نہیں کرتا۔

فائدہ: البتہ جس کو اس کی دھن اور دھیان سے فرصت نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں!

تو دعا خوب توجہ سے کرنا چاہیے اور اجابت کے دو درجے اوپر بیان کیے ہیں وہی قبولیت کے بھی ہیں کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں، اور ایک درجہ اس کا عام ہے جو اگلی حدیث میں آتا ہے۔

⑥ عن أبي سعيد رضي الله عنه الخدري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما من مسلمٍ يدعو بدعوةٍ ليس فيها إثمٌ ولا قطيعة رحمٍ إلا أعطاه الله بها إحدى ثلثٍ إما أن تعجل له دعوته وإما ان يذخرها له في الاخرة وإما أن يصرف عنه من السوء مثلها)) قالوا: إذًا نكثر قال: ((الله اكثر)) ❷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا مسلمان نہیں جو دعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحم نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی برائی اس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دعا کیا کریں گے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کے یہاں اس سے بھی زیادہ (عطا کی) کثرت ہے!

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب جامع الدعوات عن النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٣٤٧٩]

❷ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابي سعيد الخدري، رقم الحديث: [١١٣٩]

فائدہ: خلاصہ یہ کہ کوئی دعا خالی نہیں جاتی۔

⑥ عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ليسئل أحدكم ربه حاجته كلها (زاد في رواية عن ثابت) حتى يسئله الملح حتى يسئله شسع نعله إذا انقطع)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے حاجتیں مانگنا چاہئیں (اور ثابت کی روایت میں ہے کہ) یہاں تک کہ اس سے نمک بھی مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ بھی اس سے مانگے۔

فائدہ: یعنی یہ خیال نہ کرے کہ ایسی حقیر چیز اتنے بڑے سے کیا مانگیں؟ اس کے نزدیک تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہی ہے۔

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، رقم الحديث: [٣٦٠٣]: صحيح ابن حبان، باب الأدعية ذكر استحباب تفويض المرء للأمور كلها إلىٰ بارئه مع سؤاله اياه، رقم الحديث: [٨٩٣]

روح ہفتم ... ﴿۷﴾

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

تاکہ ان سے اچھی باتیں سنیں، ان سے اچھی خصلتیں سیکھیں اور جو نیک لوگ گزر گئے ہیں ان کے اچھے حالات کی کتابیں پڑھ کر یا پڑھوا کر ان کے حالات معلوم کریں کہ یہ بھی ایسا ہی ہے جیسے گویا ان کے پاس ہی بیٹھ کر ان سے باتیں سن لیں اور ان سے اچھی خصلتیں سیکھ لیں۔

فائدہ: چونکہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ دوسرے انسان کے خیالات اور حالات سے بہت جلد اور بہت قوت کے ساتھ اور بدون کسی خاص کوشش کے اثر قبول کر لیتا ہے، اچھا اثر بھی اور برا اثر بھی، اس لیے اچھی صحبت بہت ہی بڑے فائدے کی چیز ہے اور اسی طرح بری صحبت بڑے نقصان کی چیز ہے، اور اچھی صحبت ایسے شخص کی صحبت ہے جس کو ضرورت کے موافق دین کی باتوں کی واقفیت بھی ہو اور جس کے عقیدے بھی اچھے ہوں، شرک و بدعت اور دنیا کی رسموں سے بچتا ہو، اعمال بھی اچھے ہوں، نماز روزہ اور ضروری عبادتوں کا پابند ہو، معاملات بھی اچھے ہوں، لین دین صاف ہو، حلال و حرام کی احتیاط ہو، اخلاق ظاہری بھی اچھے ہوں، مزاج میں عاجزی ہو، کسی کو بے وجہ تکلیف نہ دیتا ہو، غریبوں، حاجت مندوں کو ذلیل نہ سمجھتا ہو، اخلاق باطنی بھی اچھے ہوں، خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتا ہو، دنیا کا لالچ دل میں نہ رکھتا ہو، دین کے مقابلے میں مال اور راحت اور آبرو کی پروا نہ رکھتا ہو، آخرت کی زندگی کے سامنے دنیا کی زندگی کو عزیز نہ رکھتا ہو، ہر حال میں صبر و شکر کرتا ہو، جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں اس کی صحبت اکسیر ہے، اور جس شخص کو ان باتوں کی پوری پہچان نہ ہو سکے،

اس کے لیے یہ پہچان ہے کہ اپنے زمانے کے نیک لوگ (جن کو اکثر مسلمان عام طور پر نیک سمجھتے ہوں ایسے نیک لوگ) جس شخص کو اچھا کہتے ہوں، اور دس پانچ بار اس کے پاس بیٹھنے سے بری باتوں سے دل ہٹنے لگے اور نیک باتوں کی طرف دل جھکنے لگے، بس تم اس کو اچھا سمجھو، اور اس کی صحبت اختیار کرو اور جس شخص میں بری باتیں دیکھی جائیں بدون کسی سخت مجبوری کے اس سے میل جول مت کرو کہ اس سے دین تو بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے، کبھی تو جان کا، کہ کسی تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو جاتا ہے اور کبھی مال کا کہ بری جگہ خرچ ہو گیا یا دھوکے میں آ کر کسی کو دے دیا، خواہ محبت کے جوش میں آ کر مفت دے دیا، خواہ قرض کے طور پر دے دیا تھا پھر وصول نہ ہوا، اور کبھی آبرو کا کہ بروں کے ساتھ یہ بھی رسوا اور بدنام ہوا۔ اور جس شخص میں نہ اچھی علامتیں معلوم ہوں اور نہ بری علامتیں، اس پر گمان تو نیک رکھو مگر اس کی صحبت اختیار مت کرو۔ غرض تجربہ ہے کہ نیک صحبت کو دین کے سنورنے میں اور دل کے مضبوط ہونے میں بڑا دخل ہے، اور اسی طرح صحبت بد کو دین کے بگڑنے میں اور دل کے کمزور ہونے میں۔ اب چند آیتیں اور حدیثیں صحبت نیک کی ترغیب میں اور صحبت بد کی مذمت میں لکھی جاتی ہیں:

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

① ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ ❶

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو لوگ (دین کے پکے اور) سچے ہیں، ان کے ساتھ رہو۔

فائدہ: ساتھ رہنے میں ظاہری صحبت بھی آ گئی اور ان کی راہ پر چلنا بھی آ گیا۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

② ﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وقال تعالى بعد اٰية وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا﴾ ❷

---

❶ التوبة: [١١٩]

❷ الأنعام: [٦٨، ٧٠]

اور (اے مخاطب!) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں (کے پاس بیٹھنے) سے کنارہ کش ہو جا، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو (جب یاد آ جائے) یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ (بلکہ فوراً اٹھ کھڑا ہو، اور اس سے ایک آیت بعد ارشاد ہے) اور (کچھ مجلس تکذیب کی تخصیص نہیں بلکہ) ایسے لوگوں سے کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے (اس) دین کو (جس کا ماننا ان کے ذمے فرض تھا، یعنی اسلام کو) لہو ولعب بنا رکھا ہے...... الخ۔

③ عن ابن عباس ﷺ قال: قيل يا رسول الله! أي جُلسائنا خير؟ قال: ((من ذكركم الله رؤيته وزاد في علمكم منطقه وذكركم بالآخرة عمله)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم جن لوگوں کے پاس بیٹھتے ہیں ان میں سے سب سے اچھا کون شخص ہے؟ (کہ اسی کے پاس بیٹھا کریں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص (پاس بیٹھنے کے لیے سب سے اچھا ہے) کہ جس کا دیکھنا تم کو اللہ کی یاد دلا دے اور اس کا بولنا تمہارے علم (دین) میں ترقی دے اور اس کا عمل تم کو آخرت کی یاد دلا دے۔

فائدہ: میں نے جو اوپر نیک شخص کی علامتیں بیان کی ہیں، اس حدیث شریف میں ان میں سے بعض بڑی علامتیں مذکور ہیں۔

④ عن أبي أمامة ﷺ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن لقمان قال لابنه يابني! عليك بمجالسة العلماء واسمع كلام الحكماء فإن الله يحيي القلب الميت بنور الحكمة كما يحي الأرض الميتة بوابل المطر)) ❷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور یہ بھی

---

❶ مسند أبي الموصلي يعلى، أول مسند ابن عباس، رقم الحديث: [٢٤٣٧]

❷ المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، عبيد بن زحر، رقم الحديث: [٧٨١٠]

احتمال ہے کہ شاید ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہو، تب بھی حدیث ہی ہے) کہ: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! تو علماء کے پاس بیٹھنے کو اپنے ذمے لازم رکھنا اور اہل حکمت کی باتوں کو سنتے رہنا (حکمت، دین کی باریک باتوں کو کہتے ہیں جیسے سچے درویش کیا کرتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نورِ حکمت سے اس طرح زندہ کر دیتے ہیں جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کر دیتے ہیں۔

⑤ عن معاذ رضی اللہ عنہ بن جبلٍ قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((قال الله تعالىٰ وجبت محبتي للمتحابين فيّ والمتجالسين فيّ)) ❶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لیے واجب (یعنی ضروری الثبوت) ہوگئی جو میرے ہی علاقے سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو میرے ہی علاقے سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں......الخ۔

فائدہ: یہ جو فرمایا: ''میرے علاقے سے'' (مطلب یہ کہ محض دین کے واسطے)۔

⑥ وعن أبي موسىٰ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل المسك إما أن يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما تجد منه ريحًا طيبةً و نافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد منه ريحًا خبيثةً)) ❷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: نیک ہم نشین اور بد ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص مشک لیے ہوئے ہو، (یہ مثال

❶ مؤطا الإمام مالک، باب ماجاء في المتحابين في الله، رقم الحديث: [٣٥٠٧]

❷ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب المسک، رقم الحديث: [٥٥٣٤]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والأداب، باب استحباب مجالسة الصالحين و مجانبة قرناء السوء، رقم الحديث: [٢٦٢٨]

ہے نیک صحبت کی) اور ایک شخص بھٹی کو دھونک رہا ہو، (یہ مثال ہے بدصحبت کی) سو وہ مشک والا یا تجھ کو دے دے گا اور یا (اگر نہ بھی دیا تو) اس سے تجھ کو خوشبو ہی پہنچ جائے گی، اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا (اگر کوئی چنگاری آپڑی) اور یا (اگر اس سے بچ بھی گیا تو) اس کی گندی بو ہی تجھ تک پہنچ جائے گی۔

فائدہ: یعنی نیک صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہو تب بھی کچھ تو ضرور ہو جائے گا، اور بدصحبت سے اگر کامل ضرر نہ ہو تب بھی کچھ تو ضرور ہو جائے گا۔ (یہ سب حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں)۔

⑦ عن أبي سعيد رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((لا تصاحب إلا مومنا)) ❶

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: کسی کی صحبت اختیار مت کرو، بجز ایمان والے کے۔

فائدہ: اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ کافر کی صحبت میں مت بیٹھو، دوسرا یہ کہ جس کا ایمان کامل نہ ہو اس کے پاس مت بیٹھو، پس پورا قابلِ صحبت وہ ہے جو مومن ہو خصوص جو مومن کامل ہو، یعنی دین کا پورا پابند ہو۔

⑧ عن أبي رزين رضي الله عنه أنه قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ألا أدلك على ملاك هذ الأمر الذي تصيب به خير الدنيا والاخرة عليك بمجالس أهل الذكر وإذا خلوت فحرك لسانك ما استطعت بذكر الله وأحب في الله وابغض في الله)) ❷

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في صحبة المؤمن، رقم الحديث: [٢٣٩٥]: سنن ابي داؤد، كتاب الأدب، باب من يومر أن يجالس، رقم الحديث: [٤٨٣٢]: سنن دارمي، كتاب الأطعمة، باب من كره أن يطعم طعامه إلا الأتقياء، رقم الحديث: [٢١٠١]

❷ بيهقي في شعب الإيمان، مقاربة أهل الدين ومعادتهم وافشاء السلام بينهم، باب في قصة إبراهيم في المعانقة، رقم الحديث: [٨٦٠٨]

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس دین کا (بڑا) مدار ہے جس سے تم دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتے ہو، ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑ لو (اور دوسرے) جب تنہا ہوا کرو جہاں تک ممکن ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ ہی کے لیے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھو............ الخ۔

فائدہ: یہ بات تجربے سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ صحبت نیک جڑ ہے تمام دین کی، دین کی حقیقت، دین کی حلاوت، دین کی قوت کے جتنے ذریعے ہیں سب سے بڑھ کر ذریعہ ان چیزوں کا صحبتِ نیک ہے۔

⑨ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ((إن في الجنة لعمدًا من ياقوتٍ عليها غرف من زبرجدٍ لها أبواب مفتحة تُضيْ كما تُضيْ الكوكب الدري)) فقالوا: يا رسول الله! من يسكنها؟ قال: ((المتحابون في الله والمتجالسون في الله والمتلاقون في الله)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جنت میں یاقوت کے ستون ہیں، ان پر زبرجد کے بالاخانے قائم ہیں، ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں جو تیز چمکدار ستارے کی طرح چمکتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ان بالاخانوں میں کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ کے لیے (یعنی دین کے لیے) آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے لیے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

⑩ عن سمرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لاتساكنوا المشركين ولا تجامعوهم فمن ساكنهم أوجامعهم فهو مثلهم وفي

---

❶ بيهقي في شعب الإيمان، مقاربة أهل الدين ومعادتهم وإفشاء السلام بينهم، باب في قصة إبراهيم في المعانقة، رقم الحديث: [٨٥٨٩]

روایة فھو منھم)) ❶

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مشرکین کے ساتھ نہ سکونت کرو اور نہ ان کے ساتھ یکجائی کرو (یعنی ان کی مجلس میں مت بیٹھو) جو شخص ان کے ساتھ سکونت کرے گا یا یکجائی کرے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔

یہ حدیث جمع الفوائد سے لی گئی ہے۔ ان سب آیتوں وحدیثوں سے مدعا کے ایک جزو کا ثبوت ہونا ظاہر ہے، یعنی نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا تاکہ ان سے اچھی باتیں سنیں اور ان سے اچھی خصلتیں سیکھیں، اب مدعا کا دوسرا جزو رہ گیا، یعنی جو نیک لوگ گزر گئے ہیں کتابوں سے ان کے اچھے حالات معلوم کرنا کہ اس سے بھی ویسے ہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کے پاس بیٹھنے سے، آگے اس دوسرے جزو کا بیان کرتے ہیں۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

(۱۱) ﴿وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ﴾ ❷

"اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔"

﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ ❸

"ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جس میں کہ گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔"

﴿اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ ❹

---

❶ جامع الترمذي، أبواب السير، باب ماجاء في كراهية المقام بين أظهر المشركين، رقم الحديث: [١٦٠٥]: جمع الفوائد، كتاب الآداب والسلام والجواب و المصافحة وتقبيل اليد والقيام للداخل، العوادد، وكتمان السر وصلاح ذات البين والاحترام و حسن الخلق و الحياء وغيرها من الآداب، رقم الحديث:[٧٨٠]

❷ هود:[١٢٠]

❸ المؤمن:[٥١]

❹ هود: [٤٩]

"یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لیے ہے۔"

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ ❶

"حالانکہ یہ جو کفر و شرک سے بچتے ہیں ان کافروں سے اعلیٰ درجہ میں ہوں گے قیامت کے روز۔"

اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے (مذکورہ) قصے (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اور حضرت ھود علیہ السلام کا قصہ اور حضرت صالح علیہ السلام کا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت لوط علیہ السلام کا اور حضرت شعیب علیہ السلام کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا، یہ سب قصے) آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ ایک فائدہ ہے نیکوں کے قصوں کے بیان کرنے کا کہ ان سے دل کو مضبوطی اور تسلی ہوتی ہے کہ جیسے وہ حق پر مضبوط رہے، ہم کو بھی مضبوط رہنا چاہیے۔ اور جس طرح اس مضبوطی کی برکت سے خدائے تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی، اسی طرح اس مضبوطی پر ہماری بھی مدد ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ: ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی (یہاں) دنیاوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور (وہاں) اس روز بھی (مدد کریں گے) جس میں گواہی دینے والے (فرشتے) کھڑے ہوں گے (مراد اس سے قیامت کا دن ہے)۔ (سورۂ مومن) اور وہاں کی مدد تو ظاہر ہے کہ حکم ماننے والے ظاہر میں کامیاب ہوں گے اور بے حکمی کرنے والے ناکامیاب ہوں گے، اور یہاں کی مدد کبھی تو اسی طرح کی ہوتی ہے اور کبھی دوسری طرح ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ اول بے حکموں کو حکم ماننے والوں پر غلبہ ہوگیا، مگر منجانب اللہ کسی وقت ان سے بدلہ ضرور لیا گیا، چنانچہ تاریخ بھی اس کی گواہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر) اور ان قصوں سے یوں بھی تسلی ہوتی ہے کہ جیسے دین پر مضبوط رہنے پر آخرت میں وہ بڑھے رہیں گے جس کی خبر کئی قصوں کے بعد اس ارشاد میں دی گئی ہے: یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لیے ہے۔ (سورۂ ھود) اسی طرح ہم سے بھی اس بڑھے رہنے کا وعدہ ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے کہ:

---

❶ البقرۃ: [۲۱۲]

"جو لوگ متقی ہیں ان کافروں سے اعلیٰ درجے (کی حالت) میں ہوں گے۔"

⑫ عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: من كان مستنا فليستن بمن قد مات فإن الحي لا يؤمن عليه الفتنة أولئك أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا أفضل هذه الأمة أبرها قلوبا وأعمقها علماً وأقلها تكلفاً اختارهم الله لِصحبة نبيه صلى الله عليه وسلم و الإِقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على أثرهم وتمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم وسيرهم ❶۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص (ہمیشہ کے لیے) کوئی طریقہ اختیار کرنے والا ہو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو گزر چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی پر تو پھسل جانے کا بھی شبہ ہے (اس لیے زندہ آدمی کا طریقہ اسی وقت اختیار کیا جا سکتا ہے جب تک وہ راہ پر رہے) یہ لوگ جن کا ہمیشہ کے لیے طریقہ لیا جا سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں (اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) جہاں تک ہو سکے ان کے اخلاق و عادات کو سند بناؤ۔

فائدہ: اور یہ ظاہر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اخلاق و عادات کا اختیار کرنا تب ہی ممکن ہے جب ان کے واقعات معلوم ہوں، تو ایسی کتابوں کا پڑھنا سننا ضروری ٹھہرا۔

⑬ جس طرح قرآن مجید میں حضرات انبیاء و علماء و اولیاء کے قصے بہ مصلحت ان کی پیروی کرنے کے مذکور ہیں (جو اس ارشاد میں مذکور ہے: "فبهداهم اقتده") اسی طرح حدیثوں میں ان مقبولین کے قصے بکثرت مذکور ہیں، چنانچہ حدیث کی اکثر کتابوں میں "کتاب القصص" ایک مستقل حصہ قرار دیا گیا ہے، اس سے بھی ایسے قصوں کا مفید اور قابل اشتغال ہونا ثابت ہوتا ہے، اسی وجہ سے بزرگوں نے ہمیشہ ایسے قصوں کی کتابیں لکھنے کا اہتمام رکھا ہے۔

---

❶ شرح السنة للبغوي، كتاب الإيمان، باب البدع والأهواء، رقم الحديث: [١٠٣]؛ مرقاة المفاتيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، رقم الحديث: [١٩٣]

اب میں ایسی چند کتابوں کے نام بتلاتا ہوں کہ ان کو پڑھا کریں یا سنا کریں، اگر سنانے والا عالم مل جائے تو سبحان اللہ! ورنہ جو مل جاوے۔

① تاریخ حبیب الٰہ ② نشر الطیب ③ مغازی الرسول ④ قصص الانبیاء ⑤ مجموعہ فتوح الشام والمصر والعجم ⑥ فتوح العراق ⑦ فتوحات بھنسا ⑧ فردوس آسیہ ⑨ حکایات الصالحین ⑩ تذکرۃ الاولیاء ⑪ انوار المحسنین ⑫ نزہۃ البساتین ⑬ امداد المشتاق ⑭ نیک بیبیاں۔

نوٹ: ان میں نمبر ۱۱۔۱۲۔۱۳ میں بعض مضامین اور نمبر ۱۴ کا حصہ ملفوظات عام لوگوں کی سمجھ میں شاید نہ آئیں، وہ ان سے اپنا ذہن خالی رکھیں۔

(اشرف علی عفی عنہ تھانوی)

رُوح ہشتم ... ﴿۸﴾

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شعر ہذا کا مصدق ہے

فتــوح فــي فتــوح فــي فتــوح
ورُوح فــوق رُوح فــوق رُوح ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کو اپنے دل میں جمانا جس سے آپ کی محبت بھی بڑھے اور جس سے ان عادات کو اختیار کرنے کا بھی شوق ہو، اب چند آیتیں اور حدیثیں اس باب کی لکھتا ہوں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

آیت ①: ﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ ❷

اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

آیت ②: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ ❸

(اے لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس

---

❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا سراسر کامیابی ہے ہر کامیابی اور کشادگی میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا جان اور اصل ہے ہر روح کے اوپر اور ہر راحت و جان کے اوپر۔

❷ نون: [۴]

❸ التوبۃ: [۱۲۸]

(بشر) سے ہیں جن کو تمہاری (سب کی) مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، (بالخصوص) ایمان داروں کے ساتھ (تو) بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

آیت③: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾ ❶

اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے، سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور زبان سے نہیں فرماتے کہ اٹھ کر چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتے۔

فائدہ: کیا انتہا ہے آپ ﷺ کی مروّت کی کہ اپنے غلاموں کو بھی یہ فرماتے ہوئے شرماتے تھے کہ: اب اپنے کاموں میں لگو اور یہ لحاظ اپنے ذاتی معاملات میں تھا، اور احکام الٰہی کی تبلیغ میں نہ تھا، یہ آیتیں تھیں۔ آگے حدیثیں ہیں۔

① عن أنسٍ رضي الله عنه قال: خدمت النبي صلى الله عليه و سلم عشر سنين فما قال لي: أف ولا: ((لم صنعت؟)) ولا((ألا صنعت)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس خدمت کی، آپ نے کبھی مجھ کو اُف بھی نہ کہا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ: فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا؟

فائدہ: ہر وقت کے خادم کو دس برس کے عرصے تک "ہوں" سے "ہاں" نہ فرمانا یہ معمولی بات نہیں، کیا اتنے عرصے تک کوئی بات بھی خلاف مزاج لطیف نہ ہوئی ہوگی؟

② عن أنسٍ رضي الله عنه قال: كان رسول الله من أحسن الناس خلقًا

---

❶ أحزاب: [٥٣]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء ومايكره من البخل، رقم الحديث: [٦٠٣٨]: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس خلقاً، رقم الحديث: [٢٣٠٩]

فأرسلني يومًا لحاجةٍ فقلت: والله لا أذهب و في نفسي أن أذهب لما أمرني به رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجت حتى أمر على صبيان وهم يلعبون في السوق فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قبض بقفاي من ورائي قال: فنظرت إليه وهو يضحك فقال: ((يا أنس! أذهبت حيث أمرتك؟)) قلت: أنا أذهب يا رسول الله! ❶۔

ان ہی سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر خوش خلق تھے، آپ ﷺ نے مجھ کو ایک دن کسی کام کے لیے بھیجا، میں نے کہا: میں تو نہیں جاتا اور دل میں یہ تھا کہ جہاں حکم دیا ہے وہاں جاؤں گا (یہ بچپن کا اثر تھا)، میں وہاں سے چلا تو بازار میں چند کھیلنے والے لڑکوں پر گذرا، اچانک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے (آ کر) میری گردن پکڑ لی، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو جہاں میں نے کہا تھا جا رہے ہو، میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔

③ عن أنس رضي الله عنه قال: كنت أمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه برداء نجراني غليظ الحاشية فأدركه أعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدةً ورجع نبي الله صلى الله عليه وسلم في نحر الأعرابي حتى نظرت إلى صفحة عاتق رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أثرت بها حاشية الرداء من شدة جبذته ثم قال: يا محمد! مرلي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك ثم أمر له بعطاء ❷۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس خلقاً، رقم الحديث: [٢٣١٠]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب التبسم والضحک، رقم الحديث: [٦٠٨٨]؛ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، رقم الحديث: [١٠٥٧]

ان ہی سے روایت ہے کہ: میں حضور ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک نجران کا بنا ہوا موٹی کنی کا چادرہ تھا، آپ ﷺ کو ایک بدوی ملا اور اس نے آپ ﷺ کو چادرہ پکڑ کر بڑی زور سے کھینچا اور آپ ﷺ اس کے سینے کے قریب جا پہنچے، پھر کہا: اے محمد! (ﷺ) میرے لیے بھی اللہ کے اس مال میں سے دینے کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے، آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات فرمایا، پھر ہنسے، پھر اس کے لیے عطا فرمانے کا حکم دیا۔

④ عن جابرٍ رضي الله عنه قال: ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئًا قط فقال: لا❶۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی گئی جس پر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ نہیں دیتا، (اگر ہوا دے دیا، ورنہ اس وقت معذرت اور دوسرے وقت کے لیے وعدہ فرمالیا)۔

⑤ عن أنسٍ رضي الله عنه أن رجلاً سئل النبي صلى الله عليه وسلم غنماً بين جبلين فأعطاه إياه فاتى قومه فقال: أي قوم! أسلموا فوالله إن محمدًا ليعطي عطاءً مايخاف الفقر❷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے بکریاں مانگیں جو (آپ ﷺ ہی کی تھیں، اور) دو پہاڑوں کے درمیان پھر رہی تھیں، آپ ﷺ نے اس کو سب دے دیں، وہ اپنی قوم میں آیا اور کہنے لگا: اے قوم! مسلمان ہو جاؤ، واللہ! محمد ﷺ خوب دیتے ہیں کہ خالی ہاتھ رہ جانے سے بھی اندیشہ نہیں کرتے۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب حسن خلق والسخاء ومايكره من البخل، رقم الحديث: [٦٠٣٤]: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط فقال لا وكثرة عطائه، رقم الحديث: [٢٣١١]

❷ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط فقال لا وكثرة عطائه، رقم الحديث: [٢٣١٢]

⑥ عن جبير بن مطعم رضي الله عنه أنه بينما يسير هو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه الناس مقفله من حنين فعلقت الأعراب يسئلونه حتى إضطروه إلى سمرة فخطفت رداء ه فوقف النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ((أعطوني ردائي لو كان لي عدد هذه االعضاة نعماً لقسمته بينكم ثم لا تجدوني بخيلاً ولا كذوباو لا جباناً)) ❶

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے جبکہ آپ مقام حنین سے واپس ہو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدوی لوگ لپٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ببول کے درخت سے اڑا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چادرہ بھی چھین لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میرا چادرہ تو دے دو! اگر میرے پاس ان درختوں کی گنتی کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں سب تم میں تقسیم کر دیتا، پھر تم مجھ کو نہ بخیل پاؤ گے، نہ جھوٹا، نہ تھوڑے دل کا۔

⑦ عن أنس رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الغداة جاء خَدَمُ المدينة بآنيتهم فيها الماء فما يأتون بإناءٍ إلا غمس يده فيها فربما جاء ه بالغداة البار دة فيغمس يده فيها❷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکے، مدینے (والوں) کے غلام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تھا، سو جو برتن بھی پیش کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (برکت کے لیے) اس میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے، بعض اوقات سردی کی صبح ہوتی، جب بھی اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیتے۔

⑧ عن أنس رضي الله عنه قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم

---

❶ صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، رقم الحديث: [٣١٤٨] و باب الشجاعة في الحرب والجبن، رقم الحديث: [٢٦٦٢]

❷ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب قرب النبي عليه السلام من الناس وتبركهم به، رقم الحديث: [٢٣٢٤]

فاحشاً ولا لعاناً ولا سباباً كان يقول عند المعتبة ماله ترب جبينه ❶۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہ تھے اور نہ کوسنا دینے والے تھے، کوئی بات عتاب کی ہوتی تو یوں فرماتے: فلانے شخص کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی کو خاک لگ جائے (جس سے کوئی تکلیف ہی نہیں، خصوص اگر سجدے میں لگ جائے تب تو یہ دعا ہے نمازی ہونے کی اور نماز میں خاصیت ہے بُری باتوں سے روکنے کی، تو یہ اصلاح کی دعا ہوئی)۔

⑨ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم أشد حياءً من العذراء في خدرها فإذ رأى شيئا يكرهه عرفناه في وجهه ❷۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شرمگین تھے کہ کنواری لڑکی جیسے اپنے پردے میں ہوتی ہے، اس سے بھی زیادہ، سو جب کوئی بات ناگوار دیکھتے تو (شرم کے سبب زبان سے نہ فرماتے مگر) ہم لوگ اس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں دیکھتے تھے۔

⑩ عن الأسود رضي الله عنه قال: سألت عائشة رضي الله عنها ماكان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته؟ قالت: كان يكون فى مهنة أهله ❸۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ: اپنے گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے (جس کی مثالیں اگلی حدیث میں آتی ہیں)۔

---

❶ صحيح البخاري، باب ماينهى عن السباب واللعن، رقم الحديث: [٦٠٣١]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، رقم الحديث: [٦١٠٢]: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب كثرة حيائه صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٢٣٢٠]

❸ صحيح البخاري، كتاب الآذان، باب من كان في حاجة أهله فاقيمت الصلاة فخرج، رقم الحديث: [٦٧٦]

⑪ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل أحدكم في بيته و قالت: كان بشرًا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه ❶۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے جس طرح تم میں معمولی آدمی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی کہا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم من جملہ بشر کے ایک بشر تھے، (گھر کے اندر مخدوم اور ممتاز ہو کر نہ رہتے تھے) اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہو، کیونکہ آپ اس سے پاک تھے) اور اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے، (یہ مثالیں ہیں گھر کے کام کی، کیونکہ رواج میں یہ کام گھر والوں کے کرنے کے ہوتے ہیں) اور اپنا (ذاتی) کام بھی کر لیتے تھے۔

⑫ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: ماضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئًا قط بيده ولا امرءة ولا خادمًا إلا يجاهد في سبيل الله وما نيل منه شيٌ قط فينتقم من صاحبه إلا أن ينتهك شي من محارم الله فينتقم لله عزوجل ❷۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں مارا نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو، ہاں راہِ خدا میں جہاد اس سے مستثنیٰ ہے، (مراد وہ مارنا ہے جیسے غصے کے جوش میں عادت ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام لیا ہو، البتہ

---

❶ مسند أحمد، مسند النساء، مسند الصديقة عائشة، رقم الحديث: [۲۶۱۹۴]:
صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب من صفته صلى الله عليه وسلم، ذكر البيان بأن المصطفى كان يكون في مهنة أهله، رقم الحديث: [۶۴۴۰]

❷ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب مباعدته صلى الله عليه وسلم للآثام واختياره عن المباح أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته، رقم الحديث: [۲۳۲۸]

اگر کوئی شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرتا تو اس وقت آپ ﷺ اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے تھے۔

⑬ عن أنسٍ رضي الله عنه خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا ابن ثمان سنين خدمته عشر سنين فما لا مني على شيءٍ أتي فيه على يدي فإن لا مني لائمٌ من أهله قال:((دعوه فإنه لو قضي شيٌ كان)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آٹھ برس کا تھا اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آ گیا تھا، اور دس برس تک میں نے آپ ﷺ کی خدمت کی، میرے ہاتھوں کوئی نقصان بھی ہوگیا تو آپ ﷺ نے کبھی ملامت نہیں کی، اگر آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی نے ملامت بھی کی تو آپ ﷺ فرماتے: جانے دو، اگر کوئی (دوسری) بات مقدر ہوتی تو وہی ہوتی۔

⑭ عن أنسٍ رضي الله عنه يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يعود المريض ويتبع الجنازة❷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کا حال بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ مریض کی بیمار پرسی فرماتے تھے اور جنازے کے ساتھ جاتے تھے.........الخ۔

⑮ عن أنسٍ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا صافح الرجل لم ينزع يده من يده حتى يكون هو الذي ينزع يده ولا يصرف وجه عن وجهه حتى يكون هو الذي يصرف وجهه عن

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي، حسن الخلق، فصل في التجاوز والعفو وترك المكافاة، رقم الحديث: [٢٢١٣]: مشكوٰة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في أخلاقه وشمائله، الفصل الثاني، رقم الحديث: [٥٨١٩]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب البراة من الكبر والتوضع، رقم الحديث: [٤١٧٨]: بيهقي في شعب الإيمان، حسن الخلاق، فصل في التواضع وترك الزهو والصلب والخيلاء والفخر والمدح، رقم الحديث: [٧٨٣١]

وجهه ولم ير مقدما ركبتيه بين يدي جليسٍ له❶۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے خود نہ نکالتے تھے یہاں تک کہ وہی اپنا ہاتھ نکال لیتا تھا اور نہ اپنا منہ اس کے منہ کی طرف سے پھیرتے تھے، یہاں تک کہ وہ ہی اپنا منہ آپ کی طرف سے پھیر لیتا تھا، اور آپ کبھی اپنے پاس بیٹھنے والے کے سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے برابر بیٹھتے تھے۔ایک مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ زانو سے مراد پاؤں ہو، یعنی آپ کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے تھے)۔

۱۶، ⑮ عن الحسين رضي الله عنه فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: كان إذا أوى إلى منزله جزّأ دخوله ثلثة أجزاء جزءً لله عزوجل وجزءً لأهله وجزءً لنفسه ثم جزّء جزءه بينه وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الأمة ايثار أهل الفضل باذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذوالحاجة ومنهم ذوالحاجتين ومنهم ذوالحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسئلتهم عنه وأخبارهم بالذي ينبغي لهم ويقول: ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغواني حاجة من لايستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيامة ولايذكر عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولايفترقون إلا عن ذواق ويخرجون أدلة يعني على الخير۔

عن الحسين رضي الله عنه سئلت أبي عن سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جلسائه فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولاغيظ ولا

---

❶ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم الباب ٣٦، رقم الحديث: [٢٤٩٠]: مسند احمد، مسند ابن الجعد، باب عمران بن زيد التغلبي، رقم الحديث: [٣٤٤٣]

صخابٍ ولا فحاشٍ ولا عيابٍ ولا مشاحٍ يتغافل عما لا يشتهي ولا يؤيس منه ولا يجيب فيه قد ترك نفسه من ثلث المراء والإكبار وما لا يعنيه و ترك الناس من ثلث كان لا يذم أحدًا ولا يعيبه ولا يطلب عورته ولا يتكلم إلا فيما رجا ثوابه و إذا تكلم أطرق جلساؤه كأنما على رؤسهم الطير فإذا سكت تكلموا لا يتنازعون عنده الحديث ومن تكلم عنده أنصتوا له حتى يفرغ حديثهم عنده حديث أولهم يضحك مما يضحكون منه و يتعجب مما يتعجبون ويصبر للغريب على الجفوة في منطقه ومسئلته حتى إن كان أصحابه ليستجلبونهم ويقول إذا رأيتم طالب حاجة يطلبها فارفدوه ولا يقبل الثناء إلا من مكافئ ولا يقطع على أحدٍ حديثه حتى يجوز فيقطعه بنهي أو قيام)) ❶

شمائل ترمذی، باب تواضع و باب خلق میں دو لمبی حدیثیں ہیں، ان میں سے بعضے جملے نقل کرتا ہوں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے مکان میں تشریف لے جاتے تو مکان میں رہنے کے وقت کو تین حصوں پر تقسیم فرماتے، ایک حصہ اللہ جل شانہ کی عبادت کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے (حقوق ادا کرنے کے) لیے اور ایک حصہ اپنی ذاتِ خاص کے لیے، پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان اس طرح تقسیم فرماتے کہ اس حصے (کے برکات) کو اپنے خاص اصحاب کے ذریعے سے عام لوگوں تک پہنچاتے (یعنی اس حصے میں خاص حضرات کو استفادہ کے لیے اجازت تھی، پھر وہ عام لوگوں تک ان علوم کو پہنچاتے) اور اس مذکورہ حصۂ امت میں آپ کی عادت یہ تھی کہ اہل فضل (یعنی اہل علم) کو (حاضری) کی اجازت دینے میں دوسرے پر ترجیح دیتے تھے اور اس وقت کو ان پر بقدر ان کی دینی فضیلت کے تقسیم کرتے تھے کیونکہ کسی کو ایک ضرورت ہوئی، کسی کو دو ضرورتیں ہوئیں، کسی

---

❶ شمائل الترمذي، ماجاء في تواضع رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الباب: [٣٦]

کوئی ضرورتیں، آپ (اسی نسبت سے) ان کے ساتھ مشغول ہوتے اور ان کو بھی ایسے کام میں مشغول رکھتے جس میں ان کی اور امت کی مصلحت ہو، جیسے مسئلہ پوچھنا اور مناسب حالات کی اطلاع دینا اور آپ کے سب طالب ہو کر آتے، اور (علاوہ علمی فوائد کے) کچھ کھا پی کر واپس جاتے اور دین کے ہادی بن کر نکلتے۔ (یہ رنگ تھا مجلس خاص کا)۔ پھر میں نے اپنے باپ سے آپ کے باہر تشریف لانے کی بابت پوچھا، (انہوں نے اس کی تفصیل بیان کی جس کو میں ان ہی کی دوسری حدیث سے نقل کرتا ہوں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج تھے آپ کے سامنے لوگ آپس میں جھگڑتے نہ تھے اور جب آپ کے رُوبرو کوئی بات کرتا، اس کے فارغ ہونے تک آپ خاموش رہتے اور آپ پردیسی آدمی کی گفتگو اور سوال میں بے تمیزی کرنے پر تحمل فرماتے تھے اور کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے، یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھنے لگتا، تب اس کو کاٹ دیتے، خواہ منع فرما کر یا اٹھ کر چلے جانے سے (یہ رنگ تھا مجلس عام کا)، یہ برتاؤ تو اپنے تعلق والوں سے تھا، اور مخالفین کے ساتھ جو برتاؤ تھا اس کا بھی کچھ بیان کرتا ہوں۔

(۱۸) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله! ادع على المشركين قال: ((أني لم أبعث لعاناً وإنما بعثت رحمة)) [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مشرکین پر بددعا کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کوسنے والا کر کے نہیں بھیجا گیا، میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

فائدہ: اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت دشمنوں کے لیے بھی دعائے خیر ہی کرنے کی تھی اور کبھی کبھار اپنے مالک حقیقی سے فریاد کے طور پر کچھ کہہ دینا کہ ان کی شرارت سے آپ کی حفاظت فرما دے، یہ اور بات ہے۔

(۱۹) عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: يا رسول الله! هل أتى عليك يومٌ كان

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم الحديث: [۲۵۹۹]

أشد من يوم أحدٍ فقال: ((لقد لقيت من قومك وكان أشد مالقيت من قومك وكان أشد مالقيت منهم يوم العقبة إذا عرضت نفسي على ابن عبدياليل بن كلالٍ فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهمومٌ على وجهي فلم استفق إلا بقرن الثعالب فرفعت راسي فإذا أنا بسحابة قد اظلتني فنظرت فإذا فيها جبرئيل فناداني فقال: إن الله قدسمع قول قومك لك وما ردُّوا عليك وقدبعث إليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم قال: فناداني ملك الجبال وسلم علي ثم قال: يا محمد! إن الله قدسمع قول قومك لك وأنا ملك الجبال وقد بعثني ربك إليك لتامرني بأمرك فما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((بل أرجوا أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئاً)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک لمبا قصہ طائف کا منقول ہے، جس میں آپ ﷺ کو کفار کے ہاتھ سے اس قدر اذیت پہنچی جس کو آپ ﷺ نے جنگ اُحد کی تکلیف سے بھی زیادہ سخت فرمایا ہے، اس وقت جبریل علیہ السلام نے آپ کو پہاڑوں کے فرشتے سے ملایا اور اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ مجھ کو حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ان لوگوں پر لا ملاؤں (جس میں یہ سب پس جائیں)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ (شاید) اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کر دے جو صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

فائدہ: دیکھئے! اگر اس وقت ہاتھ سے بدلہ لینے کا موقع نہ تھا تو زبان سے کہنا تو

---

❶ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء فوافقت أحدهما الأخرى، غفرله ما تقدم من ذنبه، رقم الحديث: [۳۲۳۱]: صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب مالقي النبي صلى الله عليه وسلم من أذى المشركين والمنافقين، رقم الحديث: [۱۷۹۵]

آسان تھا، خصوص جب آپ ﷺ کو یہ یقین بھی دلایا گیا کہ زبان ہلاتے ہی سب تجس نہس کر دیئے جائیں گے، مگر آپ ﷺ نے پھر بھی شفقت ہی سے کام لیا، یہ برتاؤ ان مخالفین سے تھا جو آپ ﷺ کے مدمقابل تھے، بعضے مخالفین آپ ﷺ کے رعایا تھے جن پر باضابطہ بھی قدرت تھی، ان کے ساتھ بھی برتاؤ سنئے۔

(٣٠) عن علي رضي الله عنه أن يهوديا كان يقال له فلان حبر كان له على رسول الله صلى الله عليه وسلم دنانير فتقاضاها النبي صلى الله عليه وسلم فقال له: يايهودي! ماعندي ما أعطيك قال: فإني لا أفارقك يامحمد! حتى تعطيني فقال صلى الله عليه وسلم: ((إذًا أجلس معك)) فجلس معه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعَصْر والمغرب والعشا الآخرة والغداة وكان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهدّدونه ويتوعدونه ففطن رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ما الذي تصنعون به؟)) فقالوا: يارسول الله! يهوديٌ يَحْبِسك، فقال رسول الله صلى الله عيله وسلم: ((منعني ربي أن اظلم معاهدًا ولا غيره)) ((فلما ترجل النهار قال اليهودي: أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وشطر مالي في سبيل الله أما والله مافعلت الذي فعلت بك إلا لأ نظر الى نعتك في التوراة محمد بن عبدالله مولده بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا متزين بالفحش ولا قول الخنا أشهد أن لآ إله إلا الله وأنك رسول الله[1]۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبا قصہ منقول ہے جس میں کسی یہودی کا جو کہ مسلمانوں کی رعیت ہو کر مدینہ میں آباد تھا، حضور ﷺ کے ذمے کچھ قرض تھا اور اس نے

---

[1] بيهقي في دلائل النبوة، الشمائل ونحوها، باب استبرا زيد بن سعنة أحوال النبي صلى الله عليه وسلم حتى إذا وقف عليها وأبصر علامات النبوة فيها أسلم وانقاد: (٦/ ٢٨٠)

آپ ﷺ کو ایک بار اس قدر تنگ کیا کہ ظہر سے اگلے دن صبح تک آپ ﷺ کو مسجد سے گھر بھی نہیں جانے دیا، لوگوں کے دھمکانے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو معاہد اور غیر معاہد پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی قصے میں ہے کہ جب دن چڑھا تو یہودی نے کہا: "أشهد أن لا إله الا الله وأشهد أنك رسول الله" اور یہ بھی کہا کہ میں نے یہ سب اس لیے کیا تھا کہ آپ کی صفت جو توراۃ میں ہے کہ محمد ﷺ عبداللہ کے بیٹے ہیں آپ کی پیدائش مکہ میں ہے اور ہجرت کا مقام مدینہ ہے اور سلطنت شام میں ہوگی (چنانچہ بعد میں ہوئی)، اور آپ نہ سخت خو ہیں، نہ دُرشت مزاج، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں، اور نہ بے حیائی کا کام، نہ بے حیائی کی بات آپ کی وضع ہے، مجھ کو اس کا دیکھنا تھا (کہ دیکھوں آپ وہی ہیں یا نہیں؟ سو دیکھ لیا، آپ ﷺ وہی ہیں) "أشهد أن لا إله الا الله وأشهد أنك رسول الله"۔ (بیہقی) بجز دو حدیثوں کے جن میں شمائل کا نام ہے، باقی سب حدیثیں مشکوٰۃ کی ہیں۔

مشورہ: اگر ان ہی تھوڑی سی حدیثوں کو روز مرہ ایک ہی بار پڑھ لیا کرو، سن لیا کرو، تو پھر دیکھ لو گے تم کیسی جلدی کیسے اچھے ہو جاؤ گے۔

روح نہم... ⑨

مسلمانوں کے حقوق کا خاص خیال رکھ کر ادا کرنا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

آیت ①: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ ❶

ایمان والے (سب آپس میں ایک دوسرے کے) بھائی ہیں۔ (آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے۔ (آگے ارشاد ہے) اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے۔ (یعنی جس سے دوسرے کی تحقیر ہو، آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو! کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں، اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو، اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔

① عن عبداللہ بن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سباب المسلم فسوقٌ وقتاله كفرٌ)) ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

❶ الحجرات: [۱۱، ۱۲]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى عن السباب واللعن، رقم الحديث: [۶۰۴۴]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان قول النبي صلى الله عليه وسلم: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، رقم الحديث: [۶۴]

فرمایا: مسلمانوں کو (بلاوجہ) برا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے اور ان سے (بلاوجہ) لڑنا (قریب کفر (کے) ہے۔

② عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص (لوگوں کے عیوب پر نظر کر کے اور اپنے کو عیوب سے بری سمجھ کر بطور شکایت کے) یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے، تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے (کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے)۔

③ عن حذيفة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((لا يدخل الجنة قتاتٌ)) ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: چغل خور (قانوناً بدون سزا) جنت میں نہ جائے گا۔

④ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((تجدون شر الناس يوم القيامة ذا الوجهين الذى يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه)) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن قول هلك الناس، رقم الحديث: [٢٦٢٣]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب مايكره من النميمة، رقم الحديث: [٦٠٥٦]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، رقم الحديث: [١٠٥]

❸ صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب قول الله تعالىٰ يايها الناس إنا خلقنا كم من ذكر وانثى وجعلنا كم شعوباً......الخ، رقم الحديث: [٣٤٩٤]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ذم ذى الوجهين و تحريم فعله، رقم الحديث: [٢٥٢٦]: مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان، الفصل الأول، رقم الحديث: [٤٨٢٢]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قیامت کے روز سب سے بدتر (حالت میں) اس شخص کو پاؤ گے جو دو رُویہ ہو، یعنی جو ایسا ہو کہ اِن کے منہ پر ان جیسا، اُن کے منہ پر اُن جیسا۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((أتدرون ما الغيبة؟)) قالوا: الله ورسوله أعلم قال: ((ذكرك أخاك بما يكره)) قيل: أفرأيت إن كان في أخي ما أقول؟ قال: ((إن كان فيه فقد أغتبته وإن لم يكن فيه فقد بهته)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) اپنے بھائی (مسلمان) کا ایسے طور پر ذکر کرنا کہ (اگر اس کو خبر ہو تو) اس کو ناگوار ہو، عرض کیا گیا کہ: یہ بتلایئے کہ اگر میرے (اس) بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہتا ہوں (یعنی اگر میں سچی برائی کرتا ہوں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات ہے جو تو کہتا ہے، تب تو تو نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

⑥ عن سفيان بن أسد الحضرمي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((كبرت خيانةً أن تحدث أخاك حديثًا هو لك به مصدق وأنت له به كاذبٌ)) ❷

حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ: بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) کو کوئی ایسی بات کہے کہ وہ اس میں تجھ کو سچا سمجھ رہا ہے اور تو اس میں جھوٹ کہہ رہا ہے۔

⑦ عن معاذ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الغيبة، رقم الحديث: [٢٥٨٩]

❷ سنن ابي داؤد، كتاب الأدب، باب في المعاريض، رقم الحديث: [٤٩٧١]

((من عير أخاه بذنبٍ لم يمت حتى يعمله)) ❶

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی گناہ سے عار دلاوے اس کو موت نہ آئے گی جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کرے گا (یعنی عار دلانے کا یہ وبال ہے، اگر کسی خاص وجہ سے ظہور نہ ہو اور بات ہے، اور خیر خواہی سے نصیحت کرنے کا کچھ ڈر نہیں)۔

⑧ عن واثلة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك)) ❷

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اپنے بھائی (مسلمان) کی (کسی دنیوی یا دینی بری) حالت پر خوشی مت ظاہر کر، کبھی اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماوے اور تجھ کو مبتلا کردے۔

⑨ عن عبدالرحمن رضي الله عنه بن غنمٍ و أسماء بنت يزيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((شرار عباد الله المشاء ون بالنميمة المفرقون بين الأحبة)) ❸

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندگانِ خدا میں سب سے زیادہ بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں پہنچاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلوا دیتے ہیں...... الخ۔

⑩ عن ابن عباسٍ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

---

❶ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ٥٣، رقم الحديث: [٢٥٠٥]

❷ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ٥٣، رقم الحديث: [٢٥٠٦]

❸ مسند أحمد، حديث عبدالرحمن بن غنم الأشعري، رقم الحديث: [١٧٩٩٨]: والبيهقي في شعب الإيمان، الإصلاح بين الناس إذا مرجوا فسوف ذات سهم في فصل قال وإذا كان إصلاح ذات البين مهما فسروا واجبا...... الخ، رقم الحديث: [١٠٥٩٦]

((لاتمار أخاك ولاتمازحه ولا تعده موعدًا فتخلفه)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے بھائی (مسلمان) سے نہ (خواہ مخواہ) بحث کیا کر، اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کر (جو اس کو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو نہ پورا کرے۔

فائدہ: البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذور ہے، چنانچہ عن زید بن أرقم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا وعد الرجل وينوي أن يفي به فلم يف به فلا جناح عليه)) ❷

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت وعدہ پورا کرنے کی نیت تھی مگر وعدہ پورا نہیں کر سکا اور (اگر آنے کا وعدہ تھا تو) وقت پر نہ آسکا (اس کا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا ہو گیا) تو اس پر گناہ نہ ہوگا۔

⑪ عن عياض المجاشعي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إن الله أوحى إليّ أن تواضعوا حتى لايفخر أحدٌ على أحدٍ)) ❸

عیاض مجاشعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ سب آدمی تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے، (کیونکہ فخر اور ظلم تکبر ہی سے ہوتا ہے)۔

⑫ عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في المراء، رقم الحديث: [١٩٩٥]

❷ جامع الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجآء في علامة المنافق، رقم الحديث: [٢٦٣٣]

❸ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، رقم الحديث: [٢٨٦٥]

علیه وسلم: ((لا یرحم الله من لا یرحم الناس)) ❶

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

⑬ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((الساعي على الأرملة والمساكين كالمجاهد في سبيل الله)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیوہ اور غریبوں کے کاموں میں سعی کرے وہ (ثواب میں) اس شخص کے مثل ہے جو جہاد میں سعی کرے۔

⑭ عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أنا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة هكذا)) وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئًا ❸۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں اور وہ شخص جو کسی یتیم کو اپنے ذمے رکھ لے، خواہ وہ یتیم اس کا (کچھ لگتا) ہو اور خواہ غیر کا ہو، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں میں تھوڑا سا فرق بھی کر دیا (کیونکہ نبی اور غیر نبی میں فرق تو ضروری ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں رہنا کیا تھوڑی بات ہے)۔

⑮ عن النعمان بن بشير رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تبارك و تعالى قل ادعوا الله اوادعوا الرحمن...... الخ، رقم الحديث: [٧٣٧٦]: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم والعيال وتواضعه وفضل ذلك، رقم الحديث: [٢٣١٩]

❷ صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب الساعي على الأرملة، رقم الحديث: [٥٣٥٣]: صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، رقم الحديث: [٢٩٨٢]

❸ صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب اللعان، رقم الحديث: [٥٣٠٤]

وسلم: ((ترى المؤمنين في تراحمهم و توادهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكى عضوا تداعىٰ له سائر الجسد بالسهر الحمىٰ)) ❶

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے جیسے (جاندار) بدن ہوتا ہے کہ جب اس کے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو تمام بدن بدخوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

⑯ عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا أتاه السائل أو صاحب الحاجة قال: ((اشفعوا فلتوجروا ويقضيَ الله على لسان رسوله ماشاءَ)) ❷

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا صاحب حاجت آتا تو آپ ﷺ (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے کہ: تم سفارش کر دیا کرو، تم کو ثواب ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے حکم دے دے (یعنی میری زبان سے وہی نکلے گا جو اللہ تعالیٰ کو دلوانا ہوگا، مگر تم کو مفت کا ثواب مل جائے گا، اور یہ اس وقت ہے جب جس سے سفارش کی جائے اس کو گرانی نہ ہو، جیسا یہاں حضور ﷺ نے خود فرمایا)۔

⑰ عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً)) فقال رجلٌ: يا رسول الله! أنصره إذا كان مظلومًا أرأيت إن كان ظالما كيف أنصره ظالماً قال:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم الحديث: [٦٠١١] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، رقم الحديث: [٢٥٨٦]

❷ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب في المشية والإرادة، رقم الحديث: [٧٤٧٦]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، رقم الحديث: [٢٦٢٧]

((تحجزه أو تمنعه من الظلم فإن ذلك نصره)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: اپنے بھائی (مسلمان) کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ظلم سے روک دے، یہی تمہاری مدد کرنا ہے اس ظالم کی۔

⑱ عن ابن عمرؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه و من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربةً فرج الله عنه كربةً من كربات يوم القيامة ومن ستر مسلمًا ستره الله يوم القيامة)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اس کا ساتھ چھوڑ دے، اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں رہتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی دور کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

⑲ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((بحسب امرئٍ من الشر أن يحقر أخاه المسلم وكل المسلم على المسلم حرامٌ دمه وماله وعرضه)) ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإكراه، باب يمين الرجل لصاحبه، رقم الحديث: [٦٩٥٢]

❷ صحيح البخاري، كتاب المظالم والغضب، باب لايظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، رقم الحديث: [٢٤٤٢]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، رقم الحديث: [٢٥٨٠]

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره و دمه وعرضه وماله، رقم الحديث: [٢٥٦٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ فرمایا: آدمی کے لیے یہ شر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے (یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو اور کوئی شر کی بات نہ ہو تب بھی اس میں شر کی کمی نہیں) مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کی جان اور اس کا مال اور اس کی آبرو (یعنی نہ اس کی جان کو تکلیف دینا جائز اور نہ اس کے مال کا نقصان کرنا اور نہ اس کی آبرو کو کوئی صدمہ پہنچانا (مثلاً اس کا عیب کھولنا، اس کی غیبت کرنا وغیرہ)۔

⑳ عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((والذي نفسي بيده لا يؤمن عبدٌ حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بندہ (پورا) ایماندار نہیں بنتا یہاں تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی بات پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

㉑ عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لايدخل الجنة من لايأمن جاره بوائقه)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو (یعنی اس سے اندیشہ ضرر کا لگا رہے)۔

㉒ عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا ويأمر

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه مايحب لنفسه، رقم الحديث: [١٣]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم مايحب لنفسه من الخير، رقم الحديث: [٤٥]

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تحريم إيذاء الجار، رقم الحديث: [٤٦]

بالمعروف وينه عن المنكر)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور برے کام سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ بھی مسلمان کا حق ہے کہ موقع پر اس کو دین کی باتیں بتلادیا کرے، مگر نرمی اور تہذیب سے)۔

㉓ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ومن أغتيب عنده أخوه المسلم وهو يقدر على نصره فنصره نصره الله في الدنيا والآخرة فإن لم ينصره وهو يقد رعلى نصره أدركه الله به في الدنيا والآخرة)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ اس کی حمایت پر قادر ہو اور اس کی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حمایت ضرور فرمائے گا اور اگر اس کی حمایت نہ کی، حالانکہ وہ اس کی حمایت پر قادر تھا، تو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر گرفت فرمائے گا۔

㉔ عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من رأى عورةً فسترها كان كمن أحيى الموءُ ودة)) ❸

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في رحمة الصبيان، رقم الحديث: [١٩٢١]

❷ شرح السنة، كتاب الاستئذان، باب الذب على المسلمين، رقم الحديث: [٣٥٣٠]: مشكلة المصابيح، كتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة، الفصل الثاني، رقم الحديث: [٤٩٨٠]

❸ مسند احمد، مسند الشاميين، مسند عقبه بن عمار الجهني، رقم الحديث: [١٧٣٣٢]

(کسی کا) کوئی عیب دیکھے، پھر اس کو چھپالے (یعنی دوسروں سے ظاہر نہ کرے) وہ (ثواب میں) ایسا ہوگا جیسے کسی نے زندہ درگور لڑکی کی جان بچالی (کہ قبر سے اس کو زندہ نکال لیا)۔

㉕ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن أحدكم مرآة أخيه فإن رأى به أذى فليمطه عنه)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم میں ہر ایک شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے، پس اگر اس (اپنے بھائی) میں کوئی گندی بات دیکھے تو اس سے (اس طرح) دور کردے (جیسے آئینہ داغ دھبہ چہرے کا اس طرح صاف کر دیتا ہے کہ صرف عیب والے پر تو ظاہر کر دیتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا، اسی طرح اس شخص کو چاہیے کہ اس کے عیب کی خفیہ طور پر اصلاح کردے، فضیحت نہ کرے)۔

㉖ عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((أنزلوا الناس منازلهم)) ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: لوگوں کو اُن کے مرتبے پر رکھو! (یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرو، سب کو ایک لکڑی سے مت ہانکو)۔

㉗ عن ابن عباس رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائعٌ إلى جنبه)) ❸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في شفقة المسلم على المسلم، رقم الحديث: [۱۹۲۹]

❷ سنن أبي ابوداؤد، كتاب الادب، باب في تنزيل الناس منازلهم، رقم الحديث: [۴۸۴۲]

❸ شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الزكوٰة، فصل ماجاء في كراهية إمساك الفضل وغيره محتاج اليه، رقم الحديث: [۳۱۱۷]

اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: وہ شخص (پورا) ایمان دار نہیں جو خود اپنا پیٹ بھر لے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا رہے۔

(28) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((المؤمن مالفٌ ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مؤمن اُلفت (اور لگاؤ) کا محل اور خانہ ہے اور اس شخص میں خیر نہیں جو کسی سے نہ خود الفت رکھے اور نہ اس سے کوئی الفت رکھے (یعنی سب سے روکھا اور الگ رہے، کسی سے میل ہی نہ ہو، باقی دین کی حفاظت کے لیے کسی سے تعلق نہ رکھنا یا کم رکھنا وہ اس سے مستثنیٰ ہے)۔

(29) عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قضى لأحدٍ من أمتي حاجته يريد أن يسره بها فقد سرني ومن سرني فقد سر الله ومن سر الله أدخله الله الجنة)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں سے کسی کی حاجت پوری کرے صرف اس نیت سے کہ اس کو مسرور (اور خوش) کرے، سو اس شخص نے مجھ کو مسرور کیا اور جس نے مجھ کو مسرور کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

(30) عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أغاث ملهوفا كتب الله له ثلثًا وسبعين مغفرةً واحدةً فيها صلاح أمره كله وثنتان وسبعون له درجاتٌ يوم القيامة)) ❸

---

❶ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابه، مسند أبي هريرة، رقم الحديث: [٩١٩٨]: السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الشهادات، باب شهادة أهل العصبية، رقم الحديث: [٢١٠٩٧]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، باب التعاون على البر والتقوىٰ، رقم الحديث: [٧٢٣٧]

❸ شعب الإيمان للبيهقي، الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، باب التعاون على البر والتقوىٰ، رقم الحديث: [٧٢٦٣]

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی پریشان حال کی امداد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرت لکھے گا جن میں ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لیے کافی ہے اور بہتر مغفرت قیامت کے دن اس کے لیے درجات ہو جائیں گے۔

31 عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((إذا عاد المسلم أخاه أو زاره قال الله تعالىٰ طبت وطاب ممشاك وتبوأتَ من الجنة منزلاً)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہے، تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے۔

32 عن أبي أيوب رضي الله عنه الأنصاري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لاتحل للرجل أن يهجر أخاه فوق ثلث ليالٍ يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام)) ❷

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کسی شخص کے لیے یہ بات حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کر دے، اس طرح سے کہ دونوں ملیں اور یہ ادھر کو منہ پھیر لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے اور ان دونوں میں اچھا وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔

33 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في زيارة الأخوان بألفاظ مختلفه، رقم الحديث: [٢٠٠٨]: مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة، بهذه الألفاظ، رقم الحديث: [٨٥٣٦]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب الهجرة، رقم الحديث: [٦٠٧٧]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، رقم الحديث: [٢٥٦٠]

وسلم: ((إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخواناً وفي رواية ولا تنافسوا)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اپنے کو بدگمانی سے بچاؤ کہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے، اور کسی کی مخفی حالت کی کرید مت کرو، نہ اچھی حالت کی نہ بُری حالت کی اور نہ دھوکا دینے کو کسی چیز کے دام بڑھاؤ اور نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض رکھو، اور نہ پیٹھ پیچھے غیبت کرو، اور اے اللہ کے بندو! سب بھائی بھائی ہو کر رہو۔ اور ایک روایت میں ہے: نہ ایک دوسرے پر رشک کرو۔

(34) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((حق المسلم على المسلم ستٌ)) قيل: ماهن يا رسول الله! قال: ((إذا لقيته فسلم عليه وإذا دعاك فأجبه وإذا استنصحك فانصح له وإذا عطس فحمدالله فشمته وإذا مرض فعده وإذا مات فاتبعه)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں:

- جب اس سے ملنا ہو تو اس کو سلام کر۔
- اور جب وہ تجھ کو بلاوے تو قبول کر۔
- اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے اس کی خیر خواہی کر۔
- اور جب چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ماينهى عن التحاسد والتدابر، رقم الحديث: [٦٠٦٤]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها، رقم الحديث: [٢٥٦٣]

❷ صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، رقم الحديث: [٢١٦٢]

⊙ اور جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر۔

⊙ اور جب مر جائے اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(اس وقت ان ہی چھ کے ذکر کا موقع تھا)۔

(35) عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ملعونٌ من ضار مؤمناً أو مكر به)) [1]

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے، اس کے ساتھ فریب کرے۔

یہ تو عام مسلمانوں کے کثیر الوقوع حقوق ہیں اور خاص اسباب سے اور خاص حالات سے خاص حقوق بھی ہیں جن کو میں نے بقدر ضرورت رسالہ حقوق الاسلام میں لکھ دیا ہے، سب کے ادا کی خوب کوشش رکھو کیونکہ اس میں بہت بے پروائی ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (آمین)

---

[1] جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في الخيانة والغش، رقم الحديث: [۱۹۴۱]

رُوح دہم ... (١٠)

اپنی جان کے حقوق ادا کرنا

جس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری جان بھی اللہ تعالیٰ کی مِلک ہے جو ہم کو بطور امانت دے رکھی ہے، اس لیے اس کے حکم کے موافق اس کی حفاظت ہمارے ذمے ہے، اور اس کی حفاظت ایک یہ ہے کہ اس کی صحت کی حفاظت کرے، دوسرے اس کی قوت کی حفاظت کرے، تیسرے اس کی جمعیت کی حفاظت کرے، یعنی اپنے اختیار سے کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے جان میں پریشانی پیدا ہو جائے، کیونکہ ان چیزوں میں خلل آجانے سے دین کے کاموں کی ہمت نہیں رہتی، نیز دوسرے حاجت مندوں کی خدمت اور امداد نہیں کرسکتا، نیز کبھی کبھی ناشکری اور بے صبری سے ایمان کھو بیٹھتا ہے، اس بارے میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

آیت ①: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ ❶

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نعمتوں کے شمار میں ارشاد فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔

فائدہ: اس سے صحت کا مطلوب ہونا صاف معلوم ہوتا ہے۔

آیت ②: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور ان (دشمنوں) کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو۔

---

❶ الشعراء: [٨٠]

❷ الأنفال: [٦٠]

فائدہ: اس میں قوت کی حفاظت کا حکم ہے، مسلم بن عقبہ بن عامر کی روایت سے رسول اللہ ﷺ سے اس کی تفسیر تیر اندازی کے ساتھ منقول ہے، اور اس کو قوت اس لیے فرمایا کہ اس سے دین اور دل میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور اس میں دوڑنا بھاگنا پڑتا ہے تو بدن میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور یہ اس زمانے کا ہتھیار تھا، اس زمانے میں جو ہتھیار ہیں وہ تیر کے حکم میں ہیں اور اس مضمون کا بقیہ حدیث نمبر ۱۳ کے ذیل میں آئے گا۔

آیت ③: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا۔

فائدہ: مال کی تنگی سے جان میں پریشانی ہوتی ہے، اس پریشانی سے بچنے کا حکم دیا گیا اور جن امور سے اس سے بھی زیادہ پریشانی ہو جائے ان سے بچنے کا تو اور زیادہ حکم ہوگا اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔ آگے حدیثیں ہیں۔

① عن عبدالله بن عمرو بن العاصؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن لجسدك عليك حقا وإن لعينك عليك حقا)) ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (شب بیداری اور نفل روزے میں زیادتی کی ممانعت میں) فرمایا کہ: تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔

فائدہ: مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے اور زیادہ جاگنے سے صحت خراب ہو جائے گی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی۔

② عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((نعمتان مغبونٌ فيهما كثيرٌ من الناس الصحة والفراغ)) ❸

❶ بني اسرائيل: [۲۶]

❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب حق الجسم في الصوم، رقم الحديث: [۱۹۷۵] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا، رقم الحديث: [۱۱۵۹]

❸ صحيح البخاري، كتاب الرقاق لا عيش إلا عيش الآخرة، رقم الحديث: [۶۴۱۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں کثرت سے لوگ ٹوٹے میں میں رہتے ہیں (یعنی ان سے کام نہیں لیتے جس سے دینی نفع ہو) ایک صحت، دوسرے بے فکری۔

فائدہ: اس سے صحت اور بے فکری کا ایسی نعمت ہونا معلوم ہوا کہ ان سے دین میں مدد ملتی ہے، اور بے فکری اس وقت ہوتی ہے کہ کافی مال پاس ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو، تو اس سے افلاس اور پریشانی سے بچے رہنے کی کوشش کرنے کا مطلوب ہونا بھی معلوم ہوا۔

③ عن عمرو بن ميمون رحمه الله الأودي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل وهو يعظه: ((اغتنم خمسًا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك)) ❶

حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (غنیمت سمجھو) اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو افلاس سے پہلے اور بے فکری کو پریشانی سے پہلے اور زندگی کو مرنے سے پہلے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ جوانی میں جو صحت وقوت ہوتی ہے، وہ اور بے فکری اور مالی گنجائش بڑی نعمتیں ہیں۔

④ عن عبيدالله بن محصن رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أصبح منكم آمنا في سربه معافي في جسده عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا)) ❷

حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

---

❶ بيهقي في شعب الإيمان، باب الزهد وقصر الأمل، رقم الحديث: [٩٧٦٩]

❷ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في الزهادة في الدنيا، رقم الباب ٣٤، رقم الحديث: [٢٣٤٦]

شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اور اپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اور اس کے پاس اس دن کے کھانے کو ہو (جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو یوں سمجھو کہ اس کے لیے ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی۔

فائدہ: اس سے بھی صحت اور امن و عافیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔

⑤ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من طلب الدنيا حلالا استعفافاً عن المسئلة وسعيًا على عياله و تعطفًا على جاره لقي الله يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص حلال دنیا کو اس لیے طلب کرے کہ مانگنے سے بچا رہے، اور اپنے اہل و عیال کے (ادائے حقوق کے) لیے کمایا کرے اور اپنے پڑوسی پر توجہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا......الخ۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسب مال کی بقدر ضرورت دین بچانے کے لیے اور ادائے حقوق کے لیے بڑی فضیلت ہے، اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔

⑥ عن أبي ذر رضی اللہ عنہ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((الزهادة في الدنيا ليست بتحريم الحلال ولا إضاعة المال)) ❷

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: دنیا کی بے رغبتی (جس کا کہ حکم ہے) نہ حلال کو حرام کرنے سے ہے اور نہ مال کے ضائع کرنے سے......الخ۔

---

❶ بيهقي في شعب الإيمان، باب الزهد وقصر الأمل، رقم الحديث: [٩٨٨٩]: حلية الأولياء، فمن الطبقة الأولىٰ من التابعين، الحجاج بن الفراضة ومنهم المأخوذ عن العاجلة......الخ: [٣/١٠٩]

❷ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في الزهادة في الدنيا، رقم الحديث: [٢٣٤٠]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، رقم الحديث: [٤١٠٠]

فائدہ: اس حدیث میں صاف برائی ہے مال کے برباد کرنے کی، کیونکہ اس سے جمعیت جاتی رہتی ہے۔

⑦ عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الله أنزل الداءَ والدواءَ وجعل لكل داءٍ دواءً فتداووا ولا تداووا بحرام)) ❶

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی، سو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو۔

فائدہ: اس میں صاف حکم ہے تحصیل صحت کا۔

⑧ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((المعدة حوض البدن والعروق إليها واردةٌ فإذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة وإذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: معدہ بدن کا حوض ہے، اور رگیں اس کے پاس (غذا حاصل کرنے) آتی ہیں، سو اگر معدہ درست ہوا تو وہ رگیں صحت لے کر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہوا تو رگیں بیماری لے کر جاتی ہیں۔

فائدہ: اس میں معدے کی خاص رعایت کا ارشاد ہے۔

⑨ عن أم المنذر رضي الله عنها قالت: دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوالٍ معلقة قالت: فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل وعليٌّ رضي الله عنه معه يأكل۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

---

❶ سنن ابي داؤد، كتاب الطب، باب في الأدوية المكروهة، رقم الحديث: [۳۸۷۴]

❷ بيهقي في شعب الإيمان، باب المطاعم والمشارب ومايجب التورع عنه منها، الفصل الثالث في طيب المطعم، رقم الحديث: [۵۳۱۴]

لعليّ رضي الله عنه: ((مه مه يا علي! فإنك ناقه)) فجلس عليّ رضي الله عنه والنبي صلى الله عليه وسلم ياكل قالت: فجعلت لهم سلقاً وشعيراً فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ((يا عليّ رضي الله عنه! من هذا فاصب فإنه أوفق لك)) ❶

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ (کھجور) مت کھاؤ! تم کو نقاہت ہے، پھر میں نے چقندر اور جَو تیار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اس میں سے لو وہ تمہارے موافق ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے بد پرہیزی کی ممانعت معلوم ہوئی کہ مضر صحت ہے۔

⑩ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: ((أللهم إني أعوذبك من الجوع فإنه بئس الضجيع)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، وہ بھوک بُری ہم خواب ہے.........الخ۔

فائدہ: ''مرقاۃ'' میں ''طیبی'' سے، پناہ مانگنے کا سبب نقل کیا ہے کہ اس سے قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے، اس سے صحت و قوت و جمعیت کا مطلوب ہونا ثابت ہوا ہے، کیونکہ زیادہ بھوک سے یہ سب فوت ہو جاتے ہیں اور بھوک کی جو فضیلت آئی ہے وہ ایسی ہے جیسے بیماری کی فضیلت آئی ہے۔ اس سے بھوک اور بیماری کا مطلوب التحصیل ہونا لازم نہیں آتا ❸۔

⑪ عن عقبة رضي الله عنه بن عامر قال: سمعت رسول الله صلى الله

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الطب، باب ماجاء في الحمية، رقم الحديث: [٢٠٣٧]؛ وروى أحمد الملحق المستدرك من مسند الأنصار بقية خامس عشر الأنصار، حديث المنذر بن قيس، رقم الحديث: [٢٧٠٥١] وسنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الحمية، رقم الحديث: [٣٤٤٢]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الصلوة، باب في الاستعاذة، رقم الحديث: [١٥٤٧]؛ سنن النسائي، الاستعاذه، باب الاستعاذة من الجوع، رقم الحديث: [٥٤٦٣]؛ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب التعوذ من الجوع، رقم الحديث: [٣٣٥٤]

❸ مرقاة المفاتيح: [٨/٧٠] وهذا من مفهوم عبارته.

عليه وسلم يقول: ((وارموا واركبوا)) ❶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: تیراندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو۔

فائدہ: سواری سیکھنا بھی ایک ورزش ہے، جس سے قوت بڑھتی ہے۔

⑫ عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من علم الرمي ثم تركه فليس منا)) ❷

ان ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دی، وہ ہم میں سے نہیں، یا یوں فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔

فائدہ: اس سے کس قدر تاکید معلوم ہوتی ہے قوت کی حفاظت کی، اور اس کے قوت ہونے کا بیان آیت نمبر ۲ کے ذیل میں گزر چکا ہے، اور ان دو حدیثوں کے اس مضمون کا بقیہ اگلی حدیث کے ذیل میں آتا ہے۔

⑬ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((المؤمن القوي خيرٌ وأحب إلى الله من المومن الضعيف وفي كل خير)) ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قوت والا مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مؤمن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے، اور یوں

---

❶ جامع الترمذي، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، رقم الحديث: [١٦٣٧]؛ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الرمي في سبيل الله، رقم الحديث: [٢٨١١]؛ أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرمي، رقم الحديث: [٢٥١٣]؛ سنن دارمي، كتاب الجهاد، باب في فضل الرمي والأمر به، رقم الحديث: [٢٤٤٩]

❷ صحيح مسلم، باب فضل الرمي والحث عليه ذم من علمه ثم نسيه، رقم الحديث: [٥٠٥٨]

❸ صحيح مسلم، القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله وتفويض المقادير لله، رقم الحديث: [٦٨١٢]

سب میں خوبی ہے......الخ۔

فائدہ: جب قوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پیاری چیز ہے تو اس کو باقی رکھنا اور بڑھانا اور جو چیزیں قوت کم کرنے والی ہیں ان سے احتیاط رکھنا یہ سب مطلوب ہوگا، اس میں غذا کا بہت کم کر دینا، نیند کا بہت کم کر دینا، ہم بستری میں حد قوت سے آگے زیادتی کرنا، ایسی چیز کھانا جس سے بیماری ہو جائے، یا بد پرہیزی کرنا جس سے بیماری بڑھ جائے یا جلدی نہ جائے، یہ سب داخل ہو گئے، ان سب سے بچنا چاہیے، اسی طرح قوت بڑھانے میں ورزش کرنا، دوڑنا، پیادہ چلنے کی عادت کرنا، جن اسلحہ کی قانون سے اجازت ہے یا اجازت حاصل ہو سکتی ہے ان کی مشق کرنا، یہ سب داخل ہے، مگر حد شرع وحد قانون سے باہر نہ ہونا چاہیے، کیونکہ اس سے جمعیت وراحت جو کہ شرعاً مطلوب ہے، برباد ہوتی ہے۔

⑭ عن عمرو بن شعيبؒ عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((الراكب شيطانٌ والراكبان شيطانان والثلثة ركبٌ)) ❶

حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، اور دو سوار دو شیطان ہیں، اور تین سوار قافلہ ہے۔

فائدہ: جیسا اس وقت تھا جبکہ اکّے دکّے کو دشمن کا خطرہ تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اپنی حفاظت کا سامان ضروری ہے۔

⑮ عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال: كان الناس إذا نزلوا منزلاً تفرقوا في الشعاب والأودية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنما ذلكم من الشيطان)) فلم ينزلوا بعد ذلك منزلاً إلا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم ❷۔

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، رقم الحديث: [١٦٧٣]؛ سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، رقم الحديث: [٢٦٠٧]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب مايؤمر من انضمام العسكر وسعته، رقم الحديث: [٢٦٢٨]

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھاٹیوں میں اور نشیبی میدانوں میں متفرق ہو جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تمہارا گھاٹیوں اور نشیبی میدانوں میں متفرق ہو جانا یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس لیے کہ اگر کسی پر آفت آئے تو دوسروں کو خبر بھی نہ ہو)۔ سو اس کے بعد جس منزل پر اترتے ایک دوسرے سے اس طرح مل جاتے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا بچھا دیا جائے تو سب پر آ جائے۔

فائدہ: اس سے بھی اپنی احتیاط اور حفاظت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔

⑯ عن أبي السائب عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه في الحديث الطويل فكأن ذلك الفتى يستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بأنصاف النهار فيرجع إلى أهله فاستأذنه يومًا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((خذ عليك سلاحك فإني أخشى عليك قريظة فأخذ الرجل سلاحه ثم رجع)) [1]

حضرت ابو السائب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک اجازت لینے والے سے) فرمایا کہ: اپنا ہتھیار ساتھ لے لو، مجھ کو بنی قریظہ سے (جو کہ یہودی اور دشمن تھے) اندیشہ ہے۔ چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لے لیا اور گھر کو چلا، لمبی حدیث ہے۔

فائدہ: جس موقع پر دشمنوں سے ایسا اندیشہ ہو، اپنی حفاظت کے لیے جائز ہتھیار اپنے ساتھ رکھنے کا اس سے ثبوت ہوتا ہے۔

⑰ عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: كنا يوم بدرٍ كل ثلاثةٍ على بعيرٍ فكان أبو لبابة وعلي بن أبي طالب زميلي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فكانت إذا جاءت عقبة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالا: نحن نمشي عنك قال:((ما أنتما بأقوى مني وما أنا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب قتل الحيات وغيرها، رقم الحديث: [٢٢٣٦]

بأغنى عن الأجر منكما)) ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بدر کے دن تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر تھے اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک سواری تھے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیادہ چلیں گے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں، (یعنی پیادہ چلنے میں جو ثواب ہے اس کی مجھ کو بھی حاجت ہے)۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ پیادہ چلنے کی بھی عادت رکھے، زیادہ آرام طلب نہ ہو۔

⑱ عن عبدالله رحمه الله بن بريدة قال: قال رجلٌ: لفضالة بن عبيدٍ مالي أراك شعثًا قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهانا عن كثيرٍ من الإرفاه قال: فمالي لا أرى عليك حذاءً؟ قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نحتفي أحيانًا ❷۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں۔

فائدہ: اس میں بھی وہی بات ہے جو اس سے پہلی حدیث میں تھی اور ننگے پاؤں چلنا اس سے زیادہ۔

⑲ عن أبي حدردٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((تمعددوا واخشوشنوا وامشوا حفاةً)) ❸

---

❶ شرح السنة، كتاب السير والجهاد، باب العقبه، رقم الحديث:[٢٦٨٦]: مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابه، رقم الحديث:[٣٩٠١] مستدرك حاكم، كتاب المغاري والسرايا، رقم الحديث:[٤٢٩٩]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الترجل، باب النهي عن كثير من الإرفاه، رقم الحديث: [٤١٦٠]

❸ المعجم الكبير للطبراني، باب القاف، القعقاع بن أبي حدر الأسلمي، رقم الحديث: [٨٤]: المعجم الأوسط، باب الميم، من اسمه محمد، رقم الحديث: [٦٠٦١]

حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگی سے گزر کرو اور موٹا چلن رکھو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

فائدہ: اس میں کئی مصلحتیں ہیں، مضبوطی و جفاکشی و آزادی۔

(۲۰) عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لاينبغي للمؤمن أن يذل نفسه)) قالوا: كيف يذل نفسه؟ قال: ((يتعرض من البلاء لما لا يطيق)) ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے۔

فائدہ: وجہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے، اس میں تمام وہ کام آگئے جو اپنے قابو کے نہ ہوں بلکہ اگر کسی مخالف کی طرف سے بھی کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعے سے اس کی مدافعت کرو، خواہ وہ خود انتظام کر دیں، خواہ تم کو انتظام کی اجازت دے دیں اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آئے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کر دو، اور پھر بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری مصیبت دور ہو۔ یہ تین آیتیں ہیں اور بیس حدیثیں، جن میں بجز دو اخیر کے کہ ان کے ساتھ کتاب کا نام لکھا ہے، باقی سب مشکوۃ سے لی گئی ہیں۔

نوٹ (ا): ان آیات واحادیث سے صحت وقوت و جمعیت یعنی امن و عافیت و راحت کا مطلوب ہونا صاف ظاہر ہے، جس کی تقریر جابجا کر دی گئی ہے۔

نوٹ (ب): جو افعال ان مقاصد مذکورہ میں خلل انداز ہوں اگر وہ مقاصد واجب ہوں اور خلل یقینی اور شدید ہے تو وہ افعال حرام ہیں، ورنہ مکروہ۔

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب قوله تعالىٰ يايها الذين امنو عليكم انفسكم، رقم الحديث: [۴۰۱۶]؛ جامع الترمذي، ابواب الفتن، رقم الباب ۶۷، رقم الحديث: [۲۲۵۴]

نوٹ جج: اگر بدون بندہ کے اختیار کے محض منجانب اللہ ایسے واقعات پیش آ جائیں جن سے یہ مقاصد صحت وقوت وطمانیت وغیرہ سب برباد ہو جائیں تو پھر ان مصائب پر ثواب ملتا ہے اور مدد غیبی بھی ہوتی ہے، پریشانی نہیں ہوتی، اس لیے ان پر صبر کرے اور خوش رہے، انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سب کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے، جس سے قرآن اور حدیث بھرے ہوئے ہیں۔

رُوح یازدہم ... ⑪

نماز کی پابندی کرنا

کچھ آیتیں اور زیادہ حدیثیں اس بارے میں نقل کرتا ہوں۔

آیت ①: ﴿وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ﴾ ❶

خدائے تعالیٰ نے ڈرنے والے کی صفات میں فرمایا: اور وہ لوگ نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: اس میں اچھی طرح پڑھنا اور وقت پر پڑھنا اور ہمیشہ پڑھنا سب آگیا۔

آیت ②: ﴿وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ❷

اور نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرو۔

فائدہ: ایسے الفاظ سے نماز کا حکم قرآن مجید میں بہت ہی کثرت سے جا بجا آیا ہے۔

آیت ③: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ ❸

اے ایمان والو! (طبیعتوں میں سے غم ہلکا کرنے کے بارے میں) صبر اور نماز سے سہارا (اور مدد) لو۔

فائدہ: اس میں نماز کی خاص ایک خاصیت مذکور ہے جس کی ہر شخص کو ضرورت ہوتی ہے۔

آیت ④: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا﴾ ❹

---

❶ البقرة: [۳]

❷ آلم: [۴۳]

❸ البقرة: [۱۵۳]

❹ البقرہ: [۲۳۸، ۲۳۹]

محافظت کرو سب نمازوں کی۔ (اور اسی کے اخیر میں فرمایا) پھر اگر تم کو (باقاعدہ نماز پڑھنے میں کسی دشمن وغیرہ کا) اندیشہ ہو تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے (جس طرح بن سکے، خواہ قبلے کی طرف منہ نہ ہو اور رکوع اور سجدہ صرف اشارے ہی سے ممکن ہو) پڑھ لیا کرو! (اس حالت میں بھی اس پر محافظت رکھو، اس کو ترک مت کرو)۔

فائدہ: غور کرو کس قدر تاکید ہے نماز کی، کہ ایسی سخت حالت میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

آیت⑤: ﴿وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ﴾ ❶

(اگر دشمن کے مقابلے کے موقع پر اندیشہ ہو کہ اگر سب نماز میں لگ جائیں گے تو دشمن موقع پا کر حملہ کر بیٹھے گا) تو (ایسی حالت میں) یوں چاہیے کہ (جماعت کے دو گروہ ہو جائیں، پھر) ان میں سے ایک گروہ تو آپ کے ساتھ (جب آپ تشریف رکھتے تھے اور آپ کے بعد جو امام ہو اس کے ساتھ نماز میں) کھڑا ہو جائے (اور دوسرا گروہ نگہبانی کے لیے دشمن کے مقابل کھڑا ہو جائے تاکہ دشمن کو دیکھتا رہے، آگے ارشاد ہے کہ) پھر جب یہ لوگ (آپ کے ساتھ) سجدہ کر چکیں (یعنی ایک ہی رکعت پوری کر لیں) تو یہ لوگ (نگہبانی کے لیے) آپ کے پیچھے ہو جائیں تو دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی (یعنی شروع بھی نہیں کی، وہ بجائے اس پہلے گروہ کے امام کے قریب) آجائے اور آپ کے ساتھ نماز (کی ایک رکعت جو باقی رہی ہے اس کو) پڑھ لے (تو یہ ایک رکعت ہوئی اور دوسری رکعت اس طرح پڑھیں گے کہ جب امام دو رکعت پر سلام پھیر دے تو دونوں گروہ اپنی ایک ایک رکعت بطور خود پڑھ لیں اور اگر امام چار رکعت پڑھے تو ہر گروہ کو دو دو رکعت پڑھائے اور دو دو اپنے طور پر پڑھ لیں، اور مغرب میں ایک گروہ کو دو رکعت پڑھائے اور ایک گروہ کو ایک رکعت)۔

---

❶ النساء: [۱۰۲]

فائدہ: غور کرو نماز کس درجہ ضروری چیز ہے کہ ایسی کشاکشی میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی، مگر ہماری مصلحت کے لیے اس کی صورت بدل دی۔

آیت ⑥: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ ❶

اے ایمان والو! جب تم نماز کو اٹھنے لگو (آگے وضو اور غسل کا حکم ہے، پھر ارشاد ہے کہ) اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو، آگے اور عذروں کا بیان ہے، جن میں پانی نہ ملنے کی بھی ایک صورت ہے) تو (ان سب میں) تم پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔

فائدہ: دیکھو اگر بیماری میں پانی سے نقصان ہو یا پانی نہ ملتا ہو تب تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم ہوگیا، ایسے ہی نماز میں آسانی ہوگئی کہ اگر کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھنا جائز ہوگیا، اگر بیٹھنے سے بھی تکلیف ہو تو لیٹنا جائز ہوگیا، لیکن نماز معاف نہیں ہوئی۔

آیت ⑦: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ﴾ ❷

(شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی وجہ میں یہ بھی فرمایا) اور (شیطان یوں چاہتا ہے کہ اس شراب اور جوئے کے ذریعہ سے) اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے (جو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے افضل طریقہ ہے) تم کو باز رکھے۔

فائدہ: دیکھو! نماز کی کس قدر شان ظاہر ہوتی ہے کہ جو چیز اس سے روکنے والی تھی، اس کو حرام کردیا تاکہ نماز میں خلل نہ ہو۔

آیت ⑧: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ﴾ ❸

(ایک ایسی جماعت کے بارے میں جنہوں نے ہر طرح سے اسلام کو ضرر اور

---

❶ المائدہ: [۶]

❷ المائدہ: [۹۱]

❸ براءۃ: [۱۱]

اہل اسلام کو اذیت پہنچائی تھی ارشاد ہے کہ) اگر یہ لوگ (کفر سے) توبہ کرلیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) اور (اس اسلام کو ظاہر بھی کردیں، مثلاً) نماز پڑھنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں وہ تمہارے دینی بھائی ہو جائیں گے (اور پچھلا کیا ہوا سب معاف ہو جائے گا)۔

فائدہ: اس آیت میں نماز کو اسلام کی علامت فرمایا ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کافر کو کسی نے کلمہ پڑھتے نہ سنا ہو مگر نماز پڑھتے دیکھے تو سب علماء کے نزدیک واجب ہے کہ اس کو مسلمان سمجھیں اور زکوۃ کی کوئی خاص صورت نہیں، اس لیے وہ اس درجے کی علامت نہیں۔

آیت ⑨: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ ❶

(ایک جماعت انبیاء کا ذکر فرما کر ان کے بعد کے ناخلف لوگوں کا ذکر فرماتے ہیں کہ) ان کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کر دیا (اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے (مراد عذاب ہے)۔

فائدہ: دیکھو! نماز کے ضائع کرنے والوں کے لیے عذاب کی کیسی وعید سنائی؟

آیت ⑩: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ ❷

اور اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے۔

فائدہ: یہ حکم ہے جناب رسالت مآب ﷺ کو تاکہ دوسرے سننے والے سمجھیں کہ جب آپ کو نماز معاف نہیں تو اوروں کو کیسے معاف ہو سکتی ہے؟ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا جیسا خود پابند رہنا ضروری ہے اسی طرح اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید رکھنا ضروری ہے۔ اور بہت آیتیں ہیں، اس وقت ان ہی پر کفایت کی گئی ہے۔

① عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أرأيتم لو أن نهراً بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء؟)) قالوا: لا يبقى من درنه شيء قال:

---

❶ مریم: [۵۹]

❷ طہ: [۱۳۲]

((فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتلاؤ تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور اس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کیا کرے تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ: کچھ بھی میل کچیل نہ رہے گا! آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہی حالت ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس سے کتنی بڑی فضیلت نماز کی ثابت ہوتی ہے، اور مسلم کی ایک حدیث میں اجتناب کبائر کو شرط فرمایا ہے، مگر کیا تھوڑی دولت ہے؟

④ عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((بين العبد و بين الكفر ترك الصلوة)) ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بندے کے اور کفر کے درمیان بس ترک نماز کی کسر ہے، (جب ترکِ نماز کیا وہ کسر مٹ گئی اور کفر آ گیا، چاہے بندے کے اندر نہ آئے، پاس ہی آ جائے مگر دوری تو نہ رہی)۔

فائدہ: دیکھو! نماز چھوڑنے پر کتنی بڑی وعید ہے کہ وہ بندے کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

③ عن عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر الصلوٰة يومًا فقال: ((من حافظ عليها كانت له نورًا وبرهانًا ونجاةً يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورًا ولا برهانًا

---

❶ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلوة، باب الصلوٰة الخمس كفارة، رقم الحديث: [٥٢٨]: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، رقم الحديث: [١٠٧١]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في رد الإرجاء، رقم الحديث: [٤٦٧٨]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، رقم الحديث [٢٥٧]: سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوة والسنة فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلاة، رقم الحديث: [١٠٧٨]: جامع الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، رقم الحديث: [٢٦٢٠]

ولانجاةً وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان وأبي بن خلف)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس پر محافظت رکھے، وہ قیامت کے روز اس کے لیے روشنی اور دستاویز اور نجات ہوگی اور جو شخص اس پر محافظت نہ کرے وہ اس کے لیے نہ روشنی ہوگی اور نہ دستاویز اور نہ نجات، اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا، (یعنی دوزخ میں اگر چہ ان کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نہ رہے، مگر ان کے ساتھ ہونا ہی بڑی سخت بات ہے)۔

③ عن بريدة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((العهد الذي بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر)) ❷

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہمارے اور لوگوں کے درمیان جو ایک عہد کی چیز (یعنی عہد کا سبب) ہے وہ نماز ہے، پس جس شخص نے اس کو ترک کر دیا، وہ (برتاؤ کے حق میں) کافر ہو گیا (یعنی ہم اس کے ساتھ کافروں کا برتاؤ کریں گے، کیونکہ اور کوئی علامت اس میں اسلام کی نہیں پائی جاتی، کیونکہ وضع، لباس و گفتگو سب مشترک تھے تو ہم کافر ہی سمجھیں گے)۔

فائدہ: اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ ترک نماز بھی ایک علامت ہے کفر کی، گو کوئی دوسری

---

❶ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمر، رقم الحديث: [٦٥٧٦]: بيهقي في شعب الإيمان، الصلوة، فصل في الصلوات ومافي ادائهن من الكفارات، رقم الحديث: [٢٥٦٥]

❷ جامع الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلوٰة، رقم الحديث: [٢٦٢١]: سنن النسائي، كتاب الصلاة، باب الحكم في ترك الصلوٰة و ذكر الاختلاف في ذلك، رقم الحديث: [٤٥٩]: سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوة والسنة فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلوٰة، رقم الحديث: [١٠٧٩]: مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث بريدة الأسلمي، رقم الحديث: [٢٢٩٣٧]

اسلامی علامت ہونے سے ترکِ نماز سے کافر نہ سمجھیں، مگر کفر کی کسی علامت کو اختیار کرنا کیا تھوڑی بات ہے؟

⑤ عن عمرو بن شعیبؒ عن أبیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ((مروا أولادکم بالصلوٰة وهم أبناء سبع سنین واضربو هم علیها وهم أبناء عشر)) ❶

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں، اور اس پر ان کو مارو جب وہ دس برس کے ہوں۔

⑥ عن أبي هریرة رضی الله عنه قال: کان رجلان من حيّ خزاعة أسلما مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستشهد أحدهما وأخر الآخر سنة. قال طلحة بن عبیدالله: فرأیت المؤخر منهما أدخل الجنة قبل الشهید فتعجبت لذلك فأصبحت فذکرت ذلك للنبي صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ((ألیس قد صام بعده رمضان وصلی ستة آلاف رکعةٍ أوکذا اوکذا رکعةً صلوٰة السنة؟)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص قبیلۂ خزاعہ کے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسلمان ہوئے، ان میں ایک شہید ہو گیا اور دوسرا برس روز پیچھے

---

❶ سنن ابي داؤد، کتاب الصلوة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم الحديث: [٤٩٥]

❷ مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابي هريرة، رقم الحديث: [٨٣٩٩]: سنن ابن ماجه، كتاب تعبير الرؤيا، باب تعبير الرؤيا، رقم الحديث: [٣٩٢٥]: صحيح ابن حبان، فصل في إعمار هذه الأمة، ذكر البيان بان من طال عمره وحسن عمله قديفوق الشهيد في سبيل الله تعالیٰ، رقم الحديث: [٢٩٨٢]: سنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب طوبى لمن طال عمره وحسن عمله، رقم الحديث: [٦٥٣٠]

(موت طبعی سے مرا)، حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے مرنے والے کو (خواب میں) دیکھا کہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا، مجھ کو بہت تعجب ہوا، صبح کو میں نے اس کا جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس (مرنے والے) نے اس (شہید) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور برس روز تک ہزاروں رکعتیں پڑھیں (اگر صرف فرض وواجب وسنت مؤکدہ ہی لی جائیں تو دس ہزار رکعات کے قریب ہوتی ہیں، یعنی اس لیے وہ شہید سے بڑھ گیا)۔

فائدہ: ابن ماجہ و ابن حبان نے اتنا اور زیادہ روایت کیا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ان دونوں کے درجوں میں اتنا فرق ہے کہ آسمان وزمین کے فاصلے سے بھی زیادہ، فقط۔ اور ظاہر ہے کہ زیادہ دخل اس فضیلت میں نماز کو ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اسی کی کثرت کا بیان بھی فرمایا، تو نماز ایسی چیز ٹھہری کہ اس کی بدولت شہید سے بھی بڑا رتبہ مل جاتا ہے۔

⑦ عن جابرِ بن عبدالله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((مفتاح الجنة الصلوٰة)) ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے۔

فائدہ: نماز ہی کا نام لینا صاف بتلا رہا ہے کہ وہ سب عبادات سے بڑھ کر جنت میں لے جانے والی ہے۔

⑧ عن عبدالله بن قرطٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أول ما يحاسب به العبد يوم القيمة الصلوٰة ينظر في صلوته فإن صلحت فقد أفلح وإن فسدت خاب وخسر)) ❷

---

❶ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند جابر بن عبدالله، رقم الحديث:[١٤٦٦٢]: جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ماجاء أن مفتاح الصلوٰة طهور، جامع الترمذي، رقم الحديث: [٤]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف من اسمه أحمد، رقم الحديث: [١٨٥٩]: الترغيب والترهيب للمنذري، كتاب الصلاة، الترغيب في الآذان وماجاء في فضله، رقم الحديث: [٥٥٢]

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اول جس چیز کا بندہ سے قیامت میں حساب ہوگا وہ نماز ہے، اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے عمل ٹھیک اتریں گے، اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے عمل خراب نکلیں گے۔

فائدہ: معلوم ہوتا ہے نماز کی برکت سب عبادات میں اثر کرتی ہے، اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی بڑا عمل ہونے کی۔

⑨ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ولا دين لمن لا صلوة له إنما موضع الصلوٰة من الدين كموضع الرأس من الجسد)) ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک حدیث میں یہ بھی) فرمایا کہ جس کے پاس نماز نہیں (یعنی نماز نہ پڑھتا ہو) اس کے پاس دین نہیں۔ نماز کو دین سے وہ نسبت ہے جیسے سر کو دھڑ سے نسبت ہے (کہ سر نہ ہو تو دھڑ مردہ ہے، اس طرح نماز نہ ہو تو تمام اعمال بے جان ہیں)۔

فائدہ: جس چیز پر دین کا اتنا بڑا دارومدار ہو اس کو چھوڑ کر کسی نیک عمل کو کافی سمجھنا کتنی بڑی غلطی ہے۔

⑩ عن حنظلة رضي الله عنه الكاتب قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ((من حافظ على الصلوات الخمس ركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وعلم أنهن حقٌّ من عند الله دخل الجنة أو قال وجبت له الجنة)) أو قال: ((حرم على النار)) ❷

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف: من اسمه أحمد، رقم الحديث: [٢٢٩٢]: المعجم الصغير، باب الألف: من اسمه أحمد، رقم الحديث: [١٦٢]

❷ مسند أحمد، مسند الكوفيين، حديث حنظلة الكاتب الأسيدي، رقم الحديث: [١٨٣٤٥]: الترغيب والترهيب للمنذري، كتاب الصلاة، الترغيب في الاذان وماجاء في فضله، رقم الحديث: [٥٥٧]

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کاتب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: جو شخص پانچ نمازوں کی محافظت کرے یعنی رکوع کی بھی ان کے سجدے کی بھی اور ان کے ان وقتوں کی بھی (یعنی ان میں کوتاہی نہ کرے) اور اس کا اعتقاد رکھے کہ سب نمازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا، یا فرمایا کہ جنت اس کے لیے واجب ہوگی یا یہ فرمایا کہ وہ دوزخ پر حرام ہو جائے گا (ان سب کا ایک ہی مطلب ہے)۔

یہ حدیثیں ترغیب میں ہیں، یہ دس آیتیں اور دس حدیثیں سب مل کر بیس ہوئیں، اے مسلمانو! اتنی آیتیں، حدیثیں سن کر بھی نماز کی پابندی نہ کرو گے؟

رُوح دوازدہم ... ﴿۱۲﴾

مسجد بنانا

(اس میں اس کے بنانے میں مدد مال سے یا جان سے اور اس کے لیے زمین دینا، اس کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرنا سب آ گیا) اور اس کے حقوق ادا کرنا (ان حقوق میں یہ سب باتیں آ گئیں) یعنی، ⊙ اس میں نماز پڑھنا، خاص کر جماعت کے ساتھ ⊙ اس کو صاف رکھنا ⊙ ادب کرنا ⊙ اس کی خدمت کرنا ⊙ وہاں کثرت سے حاضر رہنا (اس کے متعلق کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں)۔

آیت ①: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدائے تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کا ذکر (اور عبادت) کیے جانے سے بندش کرے، اور ان کے ویران ہونے میں کوشش کرے۔

آیت ②: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ ❷

ہاں! اللہ کی مسجدوں کو (حقیقۃً) آباد کرنا، ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز کی پابندی کرتے ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈرتے ہوں، سو ایسے لوگوں کے لیے توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ اپنے مقصود (یعنی جنت ونجات) تک پہنچ جائیں۔

---

❶ البقرہ: [۱۱۴]

❷ التوبہ: [۱۸]

فائدہ: اس آیت میں مسجد کے آباد کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے ایمان اور جنت کی۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ کسی شخص کو دیکھو کہ مسجد کا خیال رکھتا ہے (اس میں اس کی خدمت کا خیال اور وہاں حاضر باشی کا خیال سب آ گیا) تو تم لوگ اس کے ایمان کی گواہی دے دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿انما یعمر مسجد الله...... الآیة﴾ (یہ وہی آیت ہے جس کا ترجمہ ابھی لکھا گیا)۔

آیت ③: ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ﴾ ❶

وہ (اہل ہدایت) ایسے گھروں میں (جا کر عبادت کرتے) ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

فائدہ: مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں اور ان کا ادب یہ ہے جو آگے حدیثوں میں آتا ہے۔

① عن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من بنى مسجدًا يبتغي به وجه الله بنى الله له بيتًا وفي رواية بنى الله له مثله في الجنة)) ❷

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہو (اور کوئی بری غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل (اس کا گھر) جنت میں بنا دے گا۔

فائدہ: اس حدیث سے نیت کی درستی کی تاکید بھی معلوم ہوئی اور اگر نئی مسجد نہ بنائے بلکہ بنی ہوئی کی مرمت کر دے اس کا ثواب بھی اس سے معلوم ہوا، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی مرمت کر کے یہ حدیث بیان کی تھی اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

---

❶ النور: [٣٦]

❷ صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب من بنى مسجدا، رقم الحديث: [٤٥٠]: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل بناء المساجد، رقم الحديث: [٥٣٣]

چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من بنى مسجد اكمفحص قطاة أو أصغر بنى الله له بيتا في الجنة)) ❶

جو شخص کوئی مسجد بنا دے (بنانے میں مال خرچ کرنا، یا جان خرچ کرنا دونوں آگئے۔ چنانچہ جمع الفوائد میں رزین رحمہ اللہ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کے بننے کے وقت خود بھی اینٹیں اٹھا رہے تھے) خواہ وہ قطاۃ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں بنتی ہوئی مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت بھی معلوم ہوئی، کیونکہ گھونسلے کے برابر بنانے کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ پوری مسجد نہیں بنا سکا، اس کے بننے میں تھوڑی سی شرکت کر لی جس سے اس کی رقم کے مقابلے میں اس مسجد کا اتنا ذرا حصہ آگیا۔ اور اوپر کی حدیث میں جو آیا ہے کہ اس کی مثل جنت میں گھر بنے گا، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس صورت میں گھونسلے کے برابر گھر بن جائے گا، کیونکہ مثل کا یہ مطلب نہیں کہ چھوٹے بڑے ہونے میں اس کی مثل ہوگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسا اس شخص کا اخلاص ہوگا، اسی کی مثل گھر بنے گا، لیکن لمبائی چوڑائی میں بہت بڑا ہوگا، چنانچہ

عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من بنى لله مسجدا بنى له بيت أوسع منه في الجنة)) ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنا دے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا جو

---

❶ صحيح ابن خزيمة، باب فضل وإن صغر المسجد وضاق، رقم الحديث: [١٢٩٢]: سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب من بنى لله مسجداً، رقم الحديث: [٧٣٨]

❷ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمرو بن العاص، رقم الحديث: [٧٠٥٦]

اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا۔

② عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((من بنى بيتاً يعبد الله فيه من مالٍ حلالٍ بنى الله له بيتًا في الجنة من دُرٍّ ويا قوت)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عبادت کے لیے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنا دے گا۔

فائدہ: یہ بھی مسجد کا ادب ہے کہ اس میں حرام مال نہ لگائے خواہ وہ حرام روپیہ پیسہ ہو، خواہ ملبہ ہو، خواہ زمین ہو، جیسا بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ دوسرے زمین دار کی زمین میں بدون اس کی اجازت کے مسجد بنا لیتے ہیں، پھر اس کے روک ٹوک کرنے پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کو اسلام کی بڑی طرف داری و خدمت سمجھتے ہیں، خاص کر اگر زمین دار غیر مسلم ہو تب تو اس کو کفر و اسلام کا مقابلہ سمجھتے ہیں، سو خوب سمجھ لو کہ اس زمین میں جو مسجد بنائی جائے وہ شرع سے مسجد ہی نہیں ہے البتہ زمین دار کی خوشی سے اپنی مِلک کرا کر پھر اس میں مسجد بنا لے۔

③ عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: كانت سوداءُ تقمّ المسجد فتوفيت ليلاً فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبر بها فقال: ((ألا آذنتموني فخرج بأصحابه فوقف على قبرها فكبر عليها والناس خلفه و دعالها ثم انصرف)) ❷

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، فصل المشي إلى المساجد، رقم الحديث: [٥٠٥٩]: وبيهقي في شعب الإيمان، كتاب الصلاة، فصل المشي إلى المساجد، رقم الحديث: [٢٩٣٧]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في الصلاة على القبر، رقم الحديث: [١٥٣٣]: صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب تقميم المساجد والتقاط العيدان والخرق منها وتنظيفها، رقم الحديث: [١٢٩٩]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید حبشن ہو) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، ایک رات وہ مرگئی، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی، آپ نے فرمایا: تم نے مجھ کو اس کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس پر تکبیر فرمائی (مراد نماز جنازہ ہے) اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ

عن عبيدالله بن مرزوق قال كانت امرأة بالمدينة.......... ثم قال: أي العمل وجدت أفضل؟ قالوا: يا رسول الله! أتسمع قال: ((ما أنتم بأسمع منها فذكر أنها أجابته قم المسجد)) ❶

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے کس عمل کو زیادہ فضیلت کا پایا؟ اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے والے کو۔

فائدہ: دیکھیے! مسجد میں جھاڑو دینے کی بدولت ایک غریب گمنام حبشن جس کی مسکنت وگمنامی کے سبب اس کی وفات کی بھی اطلاع حضور اقدس ﷺ کو نہیں کی گئی، حضور اقدس ﷺ نے کتنی بڑی قدر فرمائی کہ اس کی وفات کی خبر نہ دینے کی شکایت بھی فرمائی، پھر قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر جنازے کی نماز پڑھی اور یہ حضور اقدس ﷺ کی خصوصیت تھی اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر حضور اقدس ﷺ کے پوچھنے پر خود اس نے اس عمل کی کتنی بڑی فضیلت بیان کی۔ افسوس! اب مسجد میں جھاڑو دینے کو لوگ عیب اور ذلت سمجھتے ہیں۔

④ عن أبي قرصافة رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((وإخراج القمامة منها مهور الحور العين)) ❷

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ الترغيب والترهيب، كتاب الصلاة، الترغيب في تنظيف المساجد وتطهيرها، رقم الحديث: [٤٣٧]

❷ المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، جندرة بن خشنه أبو قرصافه الليثي مولى بني ليث بن بكر بن عبد مناة بن كنانه، رقم الحديث: [٢٥٢١]

نے فرمایا ہے: مسجد سے کوڑا کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔

⑤ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أخرج أذى من المسجد بنى الله له بيتًا في الجنة)) ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کردی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ کانٹا اصلی فرش سے الگ کنکر پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

⑥ عن عائشة رضي الله عنها قالت: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناءِ المساجد في الدور وأن تنظف وتطيب ❷۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے محلہ محلہ میں مسجدیں بنانے کا اور ان کو صاف پاک رکھنے کا حکم فرمایا۔

فائدہ: پاک رکھنا یہ کہ اس میں کوئی ناپاک آدمی یا ناپاک کپڑا یا ناپاک تیل وغیرہ نہ جانے پائے اور صاف رکھنا یہ کہ اس میں سے کوڑا کباڑ نکالتے رہیں۔

⑦ عن واثلة رضي الله عنه بن الأسقع أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((جمروها في الجمعه)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجامعات، باب تطهير المساجد وتطيبها، رقم الحديث: [٧٥٧]

❷ مسند أحمد، الملحق المستدرك من مسند الأنصار بقية خامس عشر الأنصار، مسند الصديقة عائشه بنت الصديق، رقم الحديث: [٢٦٣٨٦]: جامع الترمذي، أبواب السفر، باب ماذكر في تطيب المساجد، رقم الحديث: [٥٩٣]: سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد في الدور، رقم الحديث: [٤٥٥]: سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب تطهير المساجد وتطيبها، رقم الحديث: [٧٥٩]: صحيح ابن خزيمة، باب الأمر ببناء المساجد في الدور، رقم الحديث: [١٢٩٤]

❸ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب مايكره في المساجد، رقم الحديث: [٧٥٠]: المعجم الكبير لطبراني، باب الواو، ما اسند واثلة مكحول الشامي عن واثلة، رقم الحديث: [١٣٦]

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔

فائدہ: جمعہ کی قید نہیں، صرف یہ مصلحت ہے کہ اس روز نمازی زیادہ ہوتے ہیں جن میں ہر طرح کے آدمی ہوتے ہیں، کبھی کبھی دھونی دے دینا اور کسی طرح خوشبو لگا دینا، چھڑک دینا سب برابر ہے۔

⑧ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد فقولوا لا أربح الله تجارتك وإذا رأيتم من ينشد ضالة فقولوا لا رد الله عليك ۔ وفي رواية۔ قبلها فإن المساجد لم تبن لهذا)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو: ''اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔'' اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ کھوئی ہوئی چیز کو مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دو کہ: ''اللہ تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچائے۔''

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ: مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

فائدہ: مراد اس چیز کا تلاش کرنا ہے جو باہر کھوگئی اور مسجد میں اس لیے پکار رہا ہے کہ مختلف لوگوں کا مجمع ہے شاید کوئی پتہ دے دے، اور یہ بددعا دینا تنبیہ کے لیے ہے، لیکن اگر لڑائی دنگے کا ڈر ہو تو دل میں کہہ لے۔ اس حدیث میں باطنی ادب مسجد کا مذکور ہے کہ وہاں دنیا کے کام نہ کرے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد ومايقوله من سمع الناشد، رقم الحديث: [۸۸۰]: سنن ابي داؤد، كتاب الصلوة، باب في كراهية إنشاد الضالة في المسجد، رقم الحديث: [۴۷۳]: سنن ابن ماجه، كتاب المساجد و الجماعات، باب النهي عن إنشاد الضوال في المسجد، رقم الحديث: [۵٦۸]

⑨ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((خصالٌ لا ينبغين في المسجد لايتخذ طريقًا ولا يشهر فيه سلاحٌ ولا ينبض فيه بقوسٍ ولا ينشر فيه نبلٌ ولا يمر فيه بلحمٍ نيءٍ و لايضرب فيه حدٌ ولا يقتص فيه ولا يتخذ سوقًا)) ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند امور ہیں جو مسجد میں مناسب نہیں، اس کو رستہ نہ بنایا جائے (جیسا بعض لوگ چکر سے بچنے کے لیے مسجد کے اندر سے ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں) اور اس میں ہتھیار نہ سونتے جائیں اور نہ اس میں کمان کھینچی جائے اور نہ اس میں تیروں کو بکھیرا جائے (تاکہ کسی کو چبھ نہ جائیں) اور نہ کچا گوشت لے کر اس میں سے گزرے اور نہ اس میں کسی کو سزا دی جائے اور نہ اس میں کسی سے بدلہ لیا جائے (جس کو شرع میں حدود و قصاص کہتے ہیں) اور نہ اس کو بازار بنایا جائے۔

فائدہ: یہ سب باتیں مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔

⑩ عن عبدالله بن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((سيكون في آخر الزمان قومٌ يكون حديثهم في مساجد هم ليس لله فيهم حاجةٌ)) ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اخیر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی، اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی (یعنی ان سے خوش نہ ہوگا)۔

فائدہ: دنیا کی باتیں کرنا ہی مسجد کی بے ادبی ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب مايكره في المساجد، رقم الحديث: [٧٤٨]

❷ صحيح ابن حبان، باب إخباره صلى الله عليه وسلم عمايكون في أمته، باب ذكر الأخبار بان من أمارة اخر الزمان اشتغال الناس بحديث الدنيا في مساجدهم، رقم الحديث: [٦٧٦١]

⑪ عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من راحَ إلى مسجد الجماعة فخطوةٌ تمحو سيئةً وخطوة تكتب له حسنةً ذاهبًا وراجعًا)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جماعت کے لیے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لیے نیکی لکھتا ہے، جاتے میں بھی لوٹتے میں بھی۔

فائدہ: کیا ٹھکانہ ہے رحمت کا کہ جاتے ہوئے تو ثواب ملتا ہے، لوٹنے میں بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔

⑫ عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من مشى في ظلمة الليل إلى المسجد لقي الله عزوجل بنورٍ يوم القيمة)) ❷

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔

⑬ ((عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله

---

❶ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمرو بن العاص، رقم الحديث: [٦٥٩٩]: صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب الإمامة والجماعة، فصل في فضل الجماعة، ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات بالخطى من اتى الصلاة حتى يرجع الى بيته، رقم الحديث: [٢٠٣٩]

❷ صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب الإمامة والجماعات، فصل في فضل الجماعة، ذكر تفضل الله جل وعلا على الماشي في الظلم إلى المساجد بنور يوم القيامة......الخ، باب الإمامة والجماعة، رقم الحديث: [٢٠٤٦]: مصنف ابن أبي شيبه، كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة، باب في ثواب صلاة العتمة في الليلة المظلمة، رقم الحديث: [٦٢٣٨]: المعجم الأوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عبدالرحمن، رقم الحديث: [٣٦٩٧]

علیه وسلم یقول: ((سبعةٌ یظلهم الله فی ظله یوم لاظل إلا ظله -إلی قوله- و رجلٌ قلبه معلقٌ بالمساجد)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس روز سوائے اس کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے۔

⑭ عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ((إیاکم وهاتین البقلتین المنتنتین أن تأکلوها وتدخلوا مساجدنا فإن کنتم لابد آکلوهما فاقتلوهما بالنار قتلاً)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان بدبودار ترکاریوں سے (یعنی پیاز، لہسن سے جیسا اور حدیثوں میں آیا ہے) بچو کہ ان کو کھا کر ہماری مسجدوں میں آؤ، اگر تم کو ان کے کھانے کی ضرورت ہے تو ان (کی بدبو) کو آگ سے ماردو (یعنی پکا کر کھاؤ، کچی کھا کر مسجد میں نہ آؤ)۔

⑮ عن أبي أمامة رضی اللہ عنہ عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: ((من غدا إلی المسجد لا یرید إلا أن یتعلم خیرًا أویعلمه کان له کأجر حاجٍ تامًا حجته)) ❸

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے، اس کو حج کرنے والے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔

---

❶ صحیح البخاري، کتاب الأذان، باب من جلس في المسجد لینتظر الصلاة و فضل المساجد، رقم الحدیث:[٦٦٠]: صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل إخفاء الصدقة، رقم الحدیث: [١٧١٢]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب السین، من اسمه سلیمان، رقم الحدیث: [٣٦٥٥]

❸ المعجم الکبیر، باب الصاد، خالد بن معدان عن أبي امامة، رقم الحدیث: [٧٤٧٣]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد جیسے نماز کے لیے ہے ایسے ہی علم دین سیکھنے سکھانے کے لیے بھی ہے، سو مسجد میں ایسے شخص کو رہنا چاہیے جو دین کی باتیں بتلایا کرے۔ یہ سب حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں، بجز دو حدیثوں کے کہ اس میں مشکوٰۃ، جمع الفوائد کا نام لکھ دیا ہے۔

دستور العمل:

جو ان سب آیات اور احادیث سے ثابت ہوا، یہ ہے:

- کہ ہر بڑی چھوٹی بستی میں وہاں کی ضرورت کے موافق مسجد بنانا چاہیے۔
- مگر وہ حلال مال سے اور حلال زمین میں ہو۔
- مسجد کا ادب کرے، یعنی اس کو پاک صاف رکھے، اس میں جھاڑو دیا کرے، اس کی ضروری خدمت کا خیال رکھے، بدبودار چیز جیسے تمباکو وغیرہ کھا کر یا لے کر اس میں نہ جائے، وہاں دنیا کا کوئی کام یا بات نہ کرے۔
- مردوں کو نماز مسجد میں پڑھنا چاہیے اور بدون عذرِ شدید کے جماعت نہ چھوڑنا چاہیے، مسجد میں اور جماعت سے نماز پڑھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ آپس میں تعلق بڑھے، ایک دوسرے کا حال معلوم رہے۔ مالک رحمہ اللہ کی حدیث سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے، چنانچہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی خیثمہ کو صبح کی نماز میں نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا تو سلیمان کی ماں سے پوچھا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا...... الخ۔ اس حدیث کے ذیل میں علماء نے یہ فائدہ بھی ذکر کیا ہے:
- مسجد میں ایسے شخص کو رکھیں کہ وہ بستی والوں کو مسئلے مسائل بھی بتلاتا رہے۔
- جب فرصت ملا کرے مسجد میں جا کر بیٹھ جایا کرے مگر وہاں جا کر دین کے کاموں میں دین کی باتوں میں لگا رہے، اگر سب آدمی اس کی پابندی رکھیں تو علاوہ ثواب کے جماعت کو بھی قوت پہنچے۔ فقط۔

تنبیہ: حدیثوں میں صاف آیا ہے کہ عورتوں کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجدوں میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔

روح سیزدہم ... (۱۳)

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

یعنی جس قدر ہو سکے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے رہنا، قرآن وحدیث میں اس کا حکم بھی آیا ہے اور فضیلت وثواب بھی، اور کچھ مشکل کام بھی نہیں، تو ایسے آسان کام میں بے پروائی یا سستی کر کے حکم کے خلاف کرنا اور اتنا بڑا ثواب کھو کر اپنا نقصان کیسی بے جا اور بری بات ہے، پھر اللہ کا نام لیتے رہنے میں نہ کسی گنتی کی قید ہے اور نہ وقت کی اور نہ تسبیح رکھنے کی، نہ پکار کر پڑھنے کی، نہ وضو کی، نہ قبلے کی طرف منہ کرنے کی، نہ کسی خاص جگہ کی، نہ ایک جگہ بیٹھنے کی، ہر طرح سے آزادی اور اختیار ہے، پھر کیا مشکل ہے؟ البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے تسبیح پر پڑھنا چاہے خواہ گنتی یاد رکھنے کے لیے یا اس لیے کہ تسبیح ہاتھ میں ہونے سے پڑھنے کا خیال آ جاتا ہے، خالی ہاتھ یاد نہیں رہتا، تو اس مصلحت کے لیے تسبیح رکھنا بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے، اور اس کا خیال نہ کرے کہ تسبیح رکھنے سے دکھلاوا ہو جائے گا، دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہے، یعنی جب یہ نیت ہو کہ دیکھنے والے مجھ کو بزرگ سمجھیں گے، اور اگر یہ نیت نہ ہو تو دکھلاوا نہیں، اس کو دکھلاوا سمجھنا اور ایسے وہموں سے ذکر چھوڑ دینا یہ شیطان کا دھوکا ہے، وہ اس طرح بہکا کر ثواب سے محروم رکھنا چاہتا ہے، اور وہ ایک دھوکا یہ بھی دیتا ہے کہ جب دل تو دنیا کے کام میں پھنسا رہا اور زبان سے اللہ کا نام لیتے رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ سو خوب سمجھ لو کہ یہ بھی غلطی ہے، جب دل سے ایک دفعہ یہ نیت کر لی کہ ہم ثواب کے واسطے اللہ کا نام لینا شروع کرتے ہیں، اس کے بعد اگر دل دوسری طرف بھی ہو جائے مگر نیت نہ بدلے، برابر ثواب ملتا رہے گا، البتہ جو وقت اور کاموں سے خالی ہو اس میں دل کو ذکر کی طرف متوجہ رکھنے کی بھی کوشش کرے، فضول

قصوں کی طرف خیال نہ لے جائے تا کہ اور زیادہ ثواب ہو۔ اب ذکر کے بارے میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں:

آیت①: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ ❶

پس تم مجھ کو یاد کرو میں (عنایت سے) تم کو یاد رکھوں گا۔

آیت②: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ ❷

ایسے لوگ جو (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی۔

آیت③: ﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ ❸

اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر (خواہ) اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز سے) عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ (یعنی عاجزی اور خوف کے ساتھ) صبح اور شام (یعنی ہمیشہ) اور (ہمیشہ کا مطلب یہ ہے کہ) غفلت والوں سے مت ہونا۔

فائدہ: اور بہت زور زور سے ذکر کرنا کوئی ثواب نہیں، لیکن اگر کوئی بزرگ جو شریعت کے پابند ہوں علاج کے طور پر بتلا دیں تو جائز ہے، اور وہ علاج یہ ہے کہ اس سے بعضوں کے دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اس کا خیال رکھے کہ کسی کی عبادت یا کسی کی نیند میں خلل نہ پڑے، نہیں تو گناہ ہوگا۔

آیت④: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ ❹

(جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف رسائی دیتا ہے) وہ لوگ ہیں جو ایمان

---

❶ البقرۃ: [۱۵۲]

❷ آل عمران: [۱۹۱]

❸ الاعراف: [۲۰۵]

❹ الرعد: [۲۸]

لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے، خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر میں ایسی ہی خاصیت ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے (اس طرح سے کہ اس سے حق تعالیٰ میں اور بندے میں تعلق بڑھ جاتا ہے اور ایمان کی جڑ یہی تعلق ہے)۔

آیت⑤: ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾ ❶

(مسجدوں میں ایسے لوگ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ) ان کو نہ (کسی چیز کا) خریدنا غفلت میں ڈالتا ہے اور نہ (کسی چیز کا) بیچنا، اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے۔

آیت⑥: ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾ ❷

اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے (یعنی اس میں بہت بڑی فضیلت ہے)۔

آیت⑦: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ ❸

اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو۔

آیت⑧: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَآ أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ❹

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں۔

آیت⑨: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ ❺

اور اپنے رب کا نام لیتے رہو اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو جاؤ (الگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کا علاقہ سب علاقوں پر غالب رہے)۔

آیت⑩: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۞ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ ❻

مراد کو پہنچا جو شخص (برے عقیدوں اور برے اخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے

---

❶ النور: [۳۶]

❷ العنکبوت: [۴۵]

❸ الأحزاب: [۴۱]

❹ المنافقون: [۹]

❺ المزمل: [۸]

❻ الأعلیٰ: [۱۴، ۱۵]

رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

① عن أبي هريرة رضي الله عنه وأبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا يقعد قومٌ يذكرون الله إلا حفتهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة)) ❶

حضرت ابوہریرہ وابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھیں ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر چین کی کیفیت اترتی ہے۔

② عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:((مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر مثل الحي والميت)) ❷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہو، اور جو شخص ذکر نہ کرتا ہو، ان کی حالت زندہ اور مردہ کی سی حالت ہے، (یعنی پہلا شخص مثل زندہ کے ہے اور دوسرا مثل مردہ کے کیونکہ روح کی زندگی یہی اللہ کی یاد ہے، یہ نہ ہو تو روح مردہ ہے۔

③ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يقول الله عزوجل -الى قوله- أنا معه إذا ذكرني فإن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وإن ذكرني في ملاءٍ ذكرته في ملاءٍ خيرٍ منهم)) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبه والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، رقم الحديث: [٦٨٦٨]

❷ صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم الحديث: [٦٤٠٧]: صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب إستحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، رقم الحديث: [١٢٩٩]

❸ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ ويحذركم الله نفسه آل عمران: رقم الحديث: [٧٤٠٥]: صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالىٰ، رقم الحديث: [٦٨٥١]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کے (یعنی اپنے بندے کے) ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، پھر اگر وہ اپنے جی میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا ذکر اپنے جی میں کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا ذکر ایسے مجمع میں کرتا ہوں جو اس مجمع سے بہتر ہوتا ہے یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے مجمع میں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے جی کا یہ مطلب نہیں جیسا ہمارا جی ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس یاد کی کسی کو خبر نہیں ہوتی، جیسے دوسری حالت میں مجمع کو خبر ہوگئی۔ اور وہاں کے مجمع کے یہاں کے مجمع سے اچھا ہونا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مجمع کے زیادہ شخص اس مجمع کے زیادہ شخصوں سے اچھے ہوتے ہیں، یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر شخص سے اچھا ہو، سو اگر دنیا میں کوئی مجمع ذکر کا ایسا ہو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہوں، جیسا کہ آپ کے زمانے میں تھا، تو کسی فرشتے یا پیغمبر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا لازم نہ آئے گا۔

④ عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا)) قالوا: وما رياض الجنة؟ قال: ((حلق الذكر)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں گزرا کرو تو اس سے میوے منہ چھوٹ کھایا کرو! لوگوں نے عرض کیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کے حلقے (اور مجمعے)۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قعد مقعدًا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترةٌ ومن اضطجع مضجعًا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترةٌ)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، رقم الباب ٨٣، رقم الحديث: [٣٥١٠]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم الحديث: [٤٨٥٦]

کا ذکر نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر گھاٹا ہوگا۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ کوئی موقع اور کوئی حالت ذکر سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

⑥ عن عبدالله ابن بسرٍ رضي الله عنه أن رجلاً قال: يا رسول الله! إن شرائع الإسلام كثرت علي فاخبرني بشيءٍ اتشبث به قال: ((لايزال لسانك رطباً من ذكر الله)) ❶

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! اسلام کے شرعی اعمال مجھ پر بہت سے ہو گئے (مراد نفلی اعمال ہیں کیونکہ تاکیدی اعمال تو بہت نہیں ہیں، مطلب یہ کہ ثواب کے اتنے کام ہیں، سب کا یاد رکھنا اور عمل کرنا مشکل ہے) اس لیے آپ مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ اس کا پابند ہو جاؤں (اور وہ سب کے بدلے میں کافی ہو جائے)، آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کی پابندی کرلو کہ) تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی چلتی رہے)۔

⑦ عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أي العباد أفضل درجةً عند الله يوم القيمة؟ قال: ((الذاكرون كثيرًا والذاكرات)) قيل: يا رسول الله! ومن الغازي في سبيل الله؟ قال: ((لو ضرب بسيفه في الكفار والمشركين حتى ينكسر و يختضب دماً لكان الذاكرون الله كثيرا أفضل منه درجةً)) ❷

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑ تر کون ہے؟

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الذكر، رقم الحديث: [٣٣٧٥]: سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، رقم الحديث: [٣٧٩٣]

❷ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابه، مسند أبي سعيد الخدري، رقم الحديث: [١١٧٢٠]: جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الذكر، رقم الحديث: [٣٣٧٦]

آپ ﷺ نے فرمایا: جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اسی طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے (کیا یہ) اس سے بھی (افضل ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کفار و مشرکین میں اس قدر تلوار مارے کہ تلوار بھی ٹوٹ جائے اور یہ شخص بھی تمام خون میں (اپنے زخموں سے) رنگین ہو جائے، اللہ کا ذکر کرنے والا درجے میں اس سے بھی افضل ہے۔

فائدہ: وجہ ظاہر ہے کہ جہاد خود اللہ ہی کی یاد کے لیے مقرر ہوا ہے، جیسے وضو نماز کے لیے مقرر ہوا ہے۔ (سورۂ حج) آیت: ﴿الذین ان مکنهم فی الارض﴾ میں اس کا صاف ذکر ہے تو یاد اصل ہوئی اور اصل کا افضل ہونا ظاہر ہے۔

⑧ عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول: ((لكل شيءٍ صقالةٌ وصقالة القلوب ذكر الله)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: ہر شے کی ایک قلعی ہے اور دلوں کی قلعی اللہ کا ذکر ہے۔

⑨ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((الشيطان جاثمٌ على قلب ابن آدم فإذا ذكر الله خنس وإذا غفل وسوس)) ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان آدمی کے قلب پر چمٹا بیٹھا رہتا ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب (یاد سے) غافل ہوتا ہے، وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

---

❶ بيهقي في شعب الإيمان، محبة الله عزوجل، فصل في أدامة ذكر الله عزوجل ويذكر سقالة بالسين، رقم الحديث: [٥١٩]

❷ مصنف ابن أبي شيبه، كتاب الزهد، باب كلام ابن عباس، رقم الحديث: [٣٤٧٤]: جامع الأصول في أحاديث الرسول لابن أثير، الركن الثاني في المقاصد، حرف التاء، الكتاب الأول، في تفسير القرآن وأسباب نزوله، سورة المعوذتين. رقم الحديث: [٨٩٩]

⑩ عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فإن كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وإن أبعد الناس من الله القلب القاسي)) ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر اللہ کے سوا بہت کلام مت کیا کرو، کیونکہ ذکر اللہ کے سوا بہت کلام کرنا قلب میں سختی پیدا کرتا ہے اور سب سے زیادہ اللہ سے دور وہ قلب ہے جس میں سختی ہو۔

فائدہ: اخیر کی تین حدیثوں کا مجموعی حاصل یہ ہے کہ اصل صفائی اچھے عملوں سے ہوتی ہے اور اصل سختی بُرے عملوں سے ہے، اور دونوں عملوں کی جڑ قلب کا ارادہ ہے اور ارادہ کی جڑ خیال ہے، پس جب ذکر میں کمی ہوتی ہے شیطان بُرے بُرے خیال قلب میں پیدا کرتا ہے جس سے بُرے ارادوں کی نوبت آجاتی ہے اور نیک ارادوں کی ہمت نہیں رہتی، پس نیک کام نہیں ہوتے اور بُرے ہونے لگتے ہیں اور جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے تو بُرے خیال قلب میں پیدا نہیں ہوتے۔ پس برا ارادہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتے اور نیک کاموں کا ارادہ اور نیک کام ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح سے صفائی اور نظافت قلب میں پیدا ہو جاتی ہے مگر یہ باتیں خود بخود نہیں ہوتیں، کرنے سے ہوتی ہیں، سو اگر کوئی خالی ذکر کیا کرے اور نیک کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کا ارادہ اور ہمت نہ کرے، وہ دھوکے میں ہے۔ یہاں تک کی حدیثیں مشکوۃ کی ہیں۔

⑪ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((ليذكرن الله أقوامٌ في الدنيا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلىٰ)) ❷

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الزهد، تحت باب ماجاء في حفظ اللسان، رقم الحديث: [٢٤١١]

❷ صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب الإخلاص وأعمال السر، ذكر الخبر الدال على أن المرء قد ينال بحسن السريرة وصلاح القلب مالاينال بكثرة الكد في الطاعات، رقم الحديث: [٣٩٨]: موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان كتاب الأذكار، باب فضل الذكر والذاكرين، رقم الحديث: [٢٣١٩]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت لوگ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو اونچے اونچے درجوں میں داخل فرمائے گا۔

فائدہ: یعنی کوئی یوں نہ سمجھے کہ جب تک امیری سامان کو نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوتا۔

⑫ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((أكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنونٌ)) ❶

ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں۔

⑬ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اذكروا الله ذكراً يقول المنافقون إنكم مراءون)) ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اتنا ذکر کرو کہ منافق (یعنی بددین) لوگ تم کو ریاکار (مکار) کہنے لگیں۔

⑭ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ليس يتحسر أهل الجنة إلا على ساعةٍ مرت بهم لم يذكروا الله تعالى فيها)) ❸

---

❶ مسند أبي يعلى الموصلي، مسند أبي سعيد الخدري، رقم الحديث: [١٣٧٦]: صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأذكار، ذكر استحباب الاستهزاء للمرء بذكر ربه، رقم الحديث: [٨١٧]: مسند أحمد مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبي سعيد الخدري، رقم الحديث: [١١٦٧٤]

❷ المعجم الكبير للطبراني، باب العين، أبو الجوزاء عن ابن عباس، رقم الحديث: [١٢٧٨٦]: شعب الإيمان للبيهقي، محبة الله عزوجل، فصل في أدامة ذكر الله عزوجل، رقم الحديث: [٥٢٣]

❸ المعجم الكبير للطبراني، باب الميم، جبير بن نفير عن معاذ بن جبل، رقم الحديث: [١٨٢]: شعب الإيمان في البيهقي، محبة الله عزوجل، فصل في ادامة ذكر الله عزوجل، رقم الحديث: [٥١٠]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کو کوئی حسرت نہ ہوگی، مگر جو گھڑی ان پر ایسی گزری ہوگی جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا اس گھڑی پر ان کو حسرت ہوگی۔

فائدہ: مگر اس حسرت میں دنیا کی سی تکلیف نہ ہوگی، پس یہ شبہ نہ رہا کہ جنت میں تکلیف کیسی۔

⑮ عن عائشة رضي الله عنها بنت سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن أبيها أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرءة و بين يديها نوى أو حصى تسبح به❶۔

حضرت عائشہ بنت ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی کے ہاں گئے اور اس بی بی کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ "سبحان اللہ، سبحان اللہ" پڑھ رہی تھیں...... الخ (اور آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا)۔

فائدہ: یہ اصل ہے تسبیح پر گننے کی (کما قرر الشامی) یہ پانچ حدیثیں ترغیب کی ہیں۔ یہاں تک تو عام ذکر کا بیان تھا، بعض خاص خاص ذکروں کا بھی ثواب آتا ہے ان میں سے بعضے آسان اور مختصر بطور نمونہ بتلاتا ہوں، جیسے:

⊙ لا إله إلا الله" یا مع "محمدٌ رسول الله صلى الله عليه وسلم" ⊙ سبحان الله ⊙ الحمد لله ⊙ الله أكبر ⊙ لا حول ولا قوة إلا بالله ⊙ أستغفر الله وأتوب إليه۔

درود شریف جو کئی طرح سے ہے، ایک ہلکا سا یہ ہے:

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب التسبيح بالحصى، رقم الحديث: [١٥٠٠]: جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم و تعوذه في دبر كل صلاة، رقم الحديث: [٣٥٦٨]: صحيح ابن حبان، باب الأذكار، ذكر الأمر بالتسبيح والتحميد والتهليل والتكبير عدد ماخلق الله وما هو خالقه، رقم الحديث: [٨٣٧]

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ"

خلاصہ یہ کہ ذکر سے غافل مت ہو، خواہ کوئی خاص ذکر کرو یا عام، پھر خواہ ہر وقت ایک ہی یا کسی وقت کوئی، کسی وقت کوئی، پھر خواہ بے گنتی، خواہ انگلیوں یا تسبیح پر گنتی سے۔ اور بعض دعائیں خاص وقتوں کی بھی ہیں، اگر شوق ہو تو کسی دین دار عالم سے پوچھ لو، ورنہ نمونہ کے طور پر جو بھی لکھ دی ہیں یہ بھی کافی ہیں، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(کتبہ اشرف علی عفی عنہ)

رُوح چہاردہم ... ﴿۱۴﴾

مال داروں کو زکوٰۃ کی پابندی کرنا

یہ بھی مثل نماز کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازم حکم ہے۔ بہت سی آیتوں میں زکوٰۃ دینے کا حکم اور اس کے دینے کا ثواب اور اس کے نہ دینے کا عذاب مذکور ہے اور زیادہ آیتیں ایسی ہیں جن میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم ہے، یہ سب آیتیں قرآن مجید میں آسانی سے مل سکتی ہیں، اور جو شخص عربی نہ جانتا ہو اس کو ترجمے والے قرآن میں مل سکتی ہیں، اس لیے اس جگہ صرف حدیثیں لکھتا ہوں۔

① عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((الزكوٰة قنطرة الإسلام)) [1]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ اسلام کا پل ہے یا بلند عمارت ہے (کہ اگر زکوٰۃ نہ دے تو اسلام پر چل نہیں سکتا، یا اسلام کے نیچے کے درجے میں رہا)۔

فائدہ: اس سے زکوٰۃ کا کتنا بڑا درجہ ثابت ہوا اور اس کے نہ دینے سے مسلمانی میں کتنا بڑا نقصان معلوم ہوا۔

② عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أدى زكوٰة ماله فقد ذهب عنه شره)) [2]

---

[1] المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من اسمه: مقدام، رقم الحديث: [۸۹۳۷]

[2] المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، من اسمه أحمد، رقم الحديث: [۱۵۷۹]: صحيح ابن خزيمة، كتاب الزكاة، باب في التغليظ في الاعتداء في الصدقة و تمثيل المعتدي فيها بما نعها، رقم الحديث: [۲۳۳۶]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اس سے اس کی برائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو اس مال میں نحوست اور گندگی آجاتی ہے وہ نہیں رہی)۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں برکت نہیں رہتی، اس کی کچھ تفصیل نمبر ۱۳ و نمبر ۱۴ میں آتی ہے۔

③ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من كان يؤمن بالله ورسوله فليؤد زكوٰة ماله)) ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: جو شخص تم میں سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے سے ایمان میں کمی رہتی ہے۔

④ عن عبدالله بن معاوية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ثلثٌ من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان من عبدالله وحده وعلم أن لا إله إلا الله وأعطى زكوٰة ماله طيبة بها نفسه رافدةً عليه كل عامٍ)) ❷

حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا، صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو (یعنی اس کو روکتا نہ ہو)۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني، باب العين، مجاهد عن ابن عمر، رقم الحديث: [١٣٥٦١]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، رقم الحديث: [١٥٨٢]؛ شعب الإيمان للبيهقي، باب الزكاة، رقم الحديث: [٣٠٢٦]

فائدہ: زکوۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا کہ اس کو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس کا اثر اس سے ظاہر ہوا کہ اس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مامن صاحب ذهبٍ ولا فضةٍ لا يؤدي منها حقها إلا إذا كان يوم القيمة صفحت له صفائح من نارٍ فأحمي عليه في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت أعيدت له في يومٍ كان مقداره خمسين ألف سنةٍ)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کوئی سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (یعنی زکوۃ) نہ دیتا ہو مگر (اس کا حال یہ ہوگا کہ) جب قیامت کا دن ہوگا اس شخص کے (عذاب کے) لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان (تختیوں) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا، جب وہ (تختیاں) ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا (اور) یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن کی)...... الخ۔

⑥ عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الله فرض علي أغنياء المسلمين في أموالهم بقدر الذي يسع فقراء هم ولن تجهد الفقراء إذا جاعوا وعروا إلا بما يصنع أغنياؤهم إلا وأن الله يحاسبهم يوم القيامة حساباً شديدًا ثم يعذبهم عذاباً أليماً)) ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمان مال داروں پر ان کے مال میں اتنا حق (یعنی زکوۃ) فرض کیا ہے جو ان کے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، باب إثم مانع الزكاة، رقم الحديث: [٩٨٧]:
عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الزكاة: [٢٤٢/١٣]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب الدال، من اسمه دليل، رقم الحديث: [٣٥٧٩] وفي المعجم الصغير، رقم الحديث: [٤٥٣]

غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے مال داروں ہی کی (اس کرتوت) کی بدولت ہوتی ہے (کہ زکوٰۃ نہیں دیتے)، یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے (اس پر) سخت حساب لینے والا اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے ❶۔

ایک حدیث میں اس کی تفصیل میں یہ بھی ارشاد ہے:

⑦ عن عبداللہ بن مسعودؓ قال: أمرنا باقام الصلوۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزک فلا صلوٰۃ لہ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی۔

اور ایک روایت میں ان کا ارشاد ہے کہ:

عن عبداللہ بن مسعودؓ: قال: "من أقام الصلوۃ ولم یؤت الزکاۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ" ❸

جو شخص نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ (پورا) مسلمان نہیں (کہ اس کا نیک عمل اس کو نفع دے)۔

فائدہ: لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ نماز بھی چھوڑ دیں، اگر ایسا کریں گے تو اس کا عذاب الگ ہوگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ بھی دینے لگیں۔

---

❶ المعجم الصغیر للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبید، رقم الحدیث: [٢٩٣]: المعجم الأوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبید، رقم الحدیث: [٣٨١٣]

❷ المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، باب من روی عن ابن مسعود......الخ، رقم الحدیث: [١٠٠٩٥]: بھذہ الألفاظ "من أقام الصلاۃ ولم یؤت الزکاۃ فلا صلاۃ لہ" رقم الحدیث: [٨٩٧٤]: المعجم الصغیر للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبید، رقم الحدیث: [٣٨١٣]

❸ الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب الصدقات، الترغیب فی أداء الزکاۃ وتاکید وجوبھا، رقم الحدیث: [١١٣٥]

⑧ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من أتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيمة شجاعاً أقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيمة ثم يأخذ بلهزمتيه۔ يعني بشدقيه۔ ثم يقول: أنا مالك أنا كنزك ثم تلاهذه الآية: ﴿ولا يحسبن الذين يبخلون﴾ الآية ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اس کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی: ﴿ولايحسبن الذين يبخلون...... الآية﴾ اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔

⑨ عن عماره بن حزم رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أربعٌ فرضهن الله في الإسلام فمن جاء بثلاث لم يغنين عنه شيئا حتى ياتي بهن جميعًا الصلوة والزكوٰة و صيام رمضان و حج البيت)) ❷

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (علاوہ "لآ إله إلا الله محمد رسول الله" پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں، پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، رقم الحديث: [١٤٠٣]: سنن للنسائي، كتاب الزكاة، باب مانع الزكوة ماله، رقم الحديث: [٢٤٣٦]: صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، رقم الحديث: [٩٨٨]

❷ مسند أحمد، مسند الشامين، حديث زياد بن نعيم الحضرمي، رقم الحديث: [١٧٧٨٩]

دیں گے جب تک سب کو ادا نہ کرے، نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ شریف کا حج۔

⑩ عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مانع الزكوٰة يوم القيمة في النار)) ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا۔

⑪ عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ظهرت لهم الصلوٰة فقبلوها وخفيت لهم الزكوٰة فأكلوها أولئك هم المنافقون)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اس کو تو قبول کر لیا، اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھالیا (حق داروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں۔

فائدہ: یعنی بعضے لوگ نماز اسی لیے پڑھتے ہیں کہ نہ پڑھیں گے تو سب کو خبر ہوگی اور زکوٰۃ اس لیے نہیں دیتے کہ اس کی خبر کسی کو نہیں ہوتی، اور منافق ایسا ہی کرتے تھے، ورنہ خدا کے حکم تو دونوں ہیں۔

⑫ عن بريدة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مامنع قوم الزكوٰة إلا ابتلاهم الله بالسنين وفي روايةٍ إلاحبس الله عنهم القطر)) ❸

---

❶ المعجم الصغير للطبراني، باب الميم، من اسمه محمد، رقم الحديث: [۹۳۵]

❷ مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة، رقم الحديث: [۴۳۳۲]

❸ المعجم الأوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عبدان، رقم الحديث: (۲۶/۵) [۴۵۷۷]: شعب الإيمان للبيهقي، الزكوٰة، باب التشديد على منع زكاة المال، رقم الحديث: [۳۰۴۰]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جس قوم نے زکوۃ دینا بند کرلیا اللہ تعالی ان کو قحط میں مبتلا کرتا ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ: اللہ تعالی ان سے بارش کو روک لیتا ہے۔

⑬ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما خالطت الصدقة أو قال الزكوٰة مالاً إلا أفسدته)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس مال میں زکوۃ ملی ہوئی رہی وہ اس کو برباد کردیتی ہے۔

فائدہ: "زکوۃ ملنا" یہ ہے کہ اس میں زکوۃ فرض ہوجائے اور نکالی نہ جائے، اور "برباد ہونا" یہ ہے کہ وہ مال جاتا رہے یا اس کی برکت جاتی رہے، جیسا اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

⑭ عن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما تلف مالٌ في برٍ ولا بحرٍ إلا بحبس الزكوٰة)) ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مال خشکی یا دریا میں تلف ہوتا ہے، زکوۃ نہ دینے سے ہوتا ہے۔

⑮ عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها قالت: دخلت أنا وخالتي على النبي صلى الله عليه وسلم وعلينا أسورةٌ من ذهبٍ فقال لنا: ((اتعطيان زكوٰته؟)) فقلنا لا فقال: ((أما تخافان أن يسوركما الله أسورةً من نارٍ؟ أديا زكوٰته)) ❸

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الزكاة، فصل في الاستعفاف عن المسألة، رقم الحديث: [٣٢٣٦]

❷ أخرجه الطبراني في الأوسط، كما في مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة بألفاظ ((لا أهلكته))، رقم الحديث: [٤٣٣٥]

❸ مسند أحمد، الملحق المستدرك من مسند الأنصار بقية خامس عشر الأنصار، من حديث أسماء بنت يزيد، رقم الحديث: [٢٧٦١٤]

حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ نبی ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھیں، آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم اس کی زکوۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو اس سے ڈر نہیں لگتا کہ تم کو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہناوے؟ اس کی زکوۃ ادا کیا کرو!

یہ سب روایتیں ترغیب وترہیب میں ہیں۔

فائدہ: ان حدیثوں سے یہ امور ثابت ہوئے:

- زکوۃ کی فرضیت اور فضیلت۔
- زکوۃ نہ دینے کا وبال اور عذاب دنیا میں تو مال کی بربادی یا بے برکتی اور آخرت میں دوزخ۔
- زکوۃ نہ دینے والے کی نماز وروزہ وغیرہ بھی مقبول نہ ہونا۔
- زکوۃ نہ دینے والے کی حالت کا منافق کے مشابہ ہونا، جس کا بیان نمبر ۱۱ کے ذیل میں گزرا۔
- زکوۃ کا حقوق العباد کے مشابہ ہونا جیسا کہ نمبر ۶ کے ذیل میں گزرا۔

اس سے اس کی تاکید دوسری عبادتوں سے اور زیادہ بڑھ گئی۔

اب چند ضروری مضامین زکوۃ کے متعلق لکھتا ہوں:

پہلا مضمون:

جن چیزوں میں زکوۃ فرض ہے، وہ کئی چیزیں ہیں، ایک چاندی سونا خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو، خواہ نوٹ کی شکل میں، پھر خواہ اپنے قبضے میں خواہ کسی کے ذمے ادھار ہو، جس کا ثبوت اپنے پاس ہو، یا ادھار لینے والا اقراری ہو، خواہ سونے چاندی کے برتن یا زیور یا سچا گوٹہ ٹھپہ ہو، اگر صرف چاندی کی چیزیں ہوں اور وزن میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے، اور اگر چاندی کے ساتھ کچھ سونے کی بھی چیزیں ہوں اور سونے کے دام چاندی کے وزن کے ساتھ مل کر وہی ساڑھے باون تولہ چاندی

کی قیمت کے برابر ہو جائے تو جس دن سے ان چیزوں کا مالک ہوا ہے اس دن سے اسلامی سال گزرنے پر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ اگر پچاس روپے کے برابر بھی مالیت ہو تب بھی سوا روپیہ زکوٰۃ کا دے دے۔

اور دوسری چیز جس میں زکوٰۃ فرض ہے، سوداگری کا مال ہے، جب وہ قیمت میں اتنے کا ہو جس کا ابھی بیان ہوا ہے اور اس کی قیمت کے مقدار سے بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمانوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ اتنے زیور سے یا سوداگری کی اتنی مالیت سے بہت کم گھر خالی ہوں گے مگر وہ اس سے غافل ہیں، سو اس کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔

تیسری چیز ایسے اونٹ یا گائے یا بھینس یا بھیڑ بکریاں ہیں جن کو صرف دودھ اور بچے حاصل کرنے کے لیے پالا ہو اور وہ جنگل میں چرتے ہوں چونکہ اس ملک میں اس کا رواج کم ہے لہٰذا ان کی تعداد جس میں زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے نہیں لکھی گئی۔ جس کو ضرورت ہو عالموں سے پوچھ لے۔

چوتھی چیز عشری زمین کی پیداوار ہے، اس کے مسائل بھی عالموں سے پوچھ لیے جائیں۔

پانچویں چیز صدقۂ فطر ہے، جو عید کے دن زکوٰۃ والوں پر تو سب پر واجب ہے، اور بعضے ایسے شخصوں پر بھی واجب ہے جن پر زکوٰۃ واجب نہیں، اس کو بھی کسی عالم سے پوچھ لیں۔ یہ اپنی طرف سے اور باپ کو نابالغ بچوں کی طرف سے بھی دینا چاہیے۔

سب سے زیادہ زکوٰۃ کے حق دار اپنے غریب رشتہ دار ہیں خواہ بستی میں ہوں یا دوسری جگہ، ان کے بعد اپنی بستی کے دوسرے غریب، لیکن اگر دوسری بستی کے لوگ زیادہ غریب ہوں تو پھر ان ہی کا حق زیادہ ہے، مگر جن کو زکوٰۃ دینا ہو وہ نہ بنی ہاشم ہوں، یعنی سید وغیرہ اور نہ زکوٰۃ دینے والے کے ماں باپ یا دادا دادی یا نانا نانی یا اولاد یا میاں بی بی لگتے ہوں، اور کفن یا مسجد میں لگانا بھی درست نہیں، البتہ میت والے کو اگر دے دے تو درست ہے، مگر پھر اس کو کفن میں لگانے نہ لگانے کا اختیار ہوگا، اور اسی طرح ہر انجمن یا مدرسے میں دینا درست نہیں، جب تک مدرسے والوں یا انجمن والوں سے پوچھ نہ لے کہ

تم زکوٰۃ کو کس طریقے سے خرچ کرتے ہو۔ اور پھر کسی عالم سے پوچھ لے کہ اس طریقے سے خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

مسلمانوں کی زیادہ پریشانی ظاہری و باطنی کا سبب افلاس ہے، اور زکوٰۃ اس کا کافی علاج ہے، اگر مال دار فضول خرچی نہ کریں اور ہٹے کٹے مزدوری کرتے رہیں اور معذور لوگوں کی زکوٰۃ سے امداد ہوتی رہے تو مسلمانوں میں ایک بھی ننگا بھوکا نہ رہے۔

حدیث نمبر ۶ میں خود حضور ﷺ کے ارشاد میں یہ مضمون صاف صاف مذکور ہے۔ فقط۔

رُوح پانزدہم...﴿۱۵﴾

علاوہ زکوٰۃ کے نیک کاموں میں خرچ کرنا اور ہمدردی کرنا

یعنی زکوٰۃ دے کر بے فکر اور بے رحم نہ ہو جائے کہ اب میرے ذمہ کسی کی کوئی ہمدردی لازم نہیں رہی۔ زکوٰۃ تو ایک بندھا ہوا حق ہے، باقی بہت سے متفرق کام ایسے بھی ہیں کہ موقع پر ان میں مال خرچ کرنا اور جس کے پاس مال نہ ہو یا اس میں مال کا کام نہ ہو تو جان سے مدد کرنا بھی ضروری ہے، باقی ضرورت کا درجہ، اس کی تحقیق علماء سے ہو سکتی ہے، اس کی اجمالی دلیل ایک آیت اور حدیث لکھ کر پھر کچھ تفصیل لکھی جائے گی۔

اجمالی دلیل:

① عن فاطمة بنت قيس رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن في المال لحقًا سوى الزكوٰة ثم تلا ليس البر أن تولوا)) ❶

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی کچھ حقوق ہیں، پھر (اس کی تائید میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿ليس البر أن تولوا......الآية﴾ (تائید اس طرح ہوئی کہ اس

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الزكاة، باب ماجاء ان في المال حق سوى الزكوٰة، رقم الحديث: [۶۵۹]: مسند دارمي، من كتاب الزكاة، باب مايجب في مال سوى الزكاة، رقم الحديث: [۱۶۳۷]

آیت میں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا اور خاص موقع پر مال دینے کا بھی ذکر فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ یہ موقعے مال دینے کے زکوۃ کے علاوہ ہیں)۔

فائدہ: یہ دعویٰ آیت اور حدیث دونوں سے ثابت ہو گیا، حاشیہ میں طیبی و مرقات سے اس کی تفصیل کی کچھ مثالیں لکھی جاتی ہیں، یعنی یہ کہ سائل کو اور قرض مانگنے والے کو محروم نہ کرے، برتنے کی چیز مانگی دینے سے انکار نہ کرے، پانی، نمک، آگ وغیرہ خفیف چیزیں ویسے ہی دے دے، آگے آیتوں اور حدیثوں سے زیادہ تفصیل معلوم ہوگی۔

تفصیلی دلیلیں:

﴿وَأَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ ❶

آیت②: فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور تم لوگ خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں۔

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ ❷

آیت③: کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا (یعنی اخلاص کے ساتھ...... الخ)۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾ ❸

آیت④: تم خیر کامل کو کبھی حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتے ہیں۔

﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ﴾ ❹

آیت⑤: (وہ جنت) تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے، ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت اور تنگی میں۔

---

❶ البقرۃ: [۱۹۵]

❷ البقرہ: [۲۴۵]

❸ ال عمران: [۹۲]

❹ ال عمران: [۱۳۴،۱۳۳]

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ ❶

آیت⑥: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

﴿وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ❷

آیت⑦: اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان (اللہ کی راہ میں) ان کو طے کرنے پڑے، یہ سب ان کے نام لکھا گیا، تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔

﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ﴾ ❸

آیت⑧: اور قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی۔

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ ❹

آیت⑨: اور جو چیز تم خرچ کرو گے سو وہ اس کا عوض دے گا۔

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ ❺

آیت⑩: اور وہ لوگ خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

فائدہ: اور بھی بہت آیتیں ہیں جن میں زکوٰۃ کی قید نہیں، دوسرے نیک کاموں میں خرچ کرنے کا مضمون مذکور ہے۔ آگے احادیث ہیں۔

① عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((قال الله تعالىٰ إنفق يا ابن ادم! أنفق عليك)) ❻

---

❶ التوبة: [١١١]

❷ التوبة: [١٢١]

❸ الأسرا: [٢٦]

❹ السباء: [٣٩]

❺ الدهر: [٨]

❻ صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، رقم الحديث: [٥٣٥٢] : صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، رقم الحديث: [٩٩٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے بیٹے آدم کے! تو (نیک کام میں) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

② عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اتقوا الشح فإن الشح أهلك من كان قبلكم)) ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ: حرص (حب مال) سے بچو! اس حرص نے پہلے لوگوں کو برباد کردیا۔

③ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لأن يتصدق المرءُ في حياته بدرهم خيرٌ له من أن يتصدق بمائة عند موته)) ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی حیات میں ایک درہم خیرات کرنا مرنے کے وقت سو درہم کے خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

④ عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((بادروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطاها)) ❸

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیرات کرنے میں (حتیٰ الامکان) جلدی کیا کرو، کیونکہ بلا اس سے آگے نہیں بڑھنے پاتی، بلکہ رُک جاتی ہے۔

فائدہ: ثواب کے علاوہ یہ دنیا کا بھی فائدہ ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، رقم الحديث: [٢٥٧٨]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الوصايا، باب ماجاء في كراهية الإضرار في الوصية، رقم الحديث: [٢٨٦٦]

❸ مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة، باب الإنفاق و كراهية الإمساك، الفصل الثالث، رقم الحديث: [١٨٨٧]: المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من اسمه: محمد، بألفاظ "باكروا بالصدقة" رقم الحديث: [٥٦٤٣]

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من تصدق بعدل تمرةٍ من كسبٍ طيبٍ ولايقبل الله إلا الطيب فإن الله يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے خیرات کرے گا اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے (داہنے ہاتھ کا مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے) پھر اس کو بڑھاتا ہے جیسا تم میں کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

⑥ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما نقصت صدقةٌ من مالٍ)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیرات دینا مال کو کم نہیں ہونے دیتا (خواہ آمدنی بڑھ جائے یا برکت بڑھ جائے خواہ ثواب بڑھتا رہے)۔

⑦ عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تحقرن من المعروف شيئًا ولو أن تلقى أخاك بوجهٍ طلقٍ)) ❸

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قسم کی

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة من كسب طيب لقوله: "ويربي الصدقات.....الخ" رقم الحديث: [١٤١٠]: صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقةمن الكسب الطيب وتربيتها، رقم الحديث: [١٠١٤]

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، رقم الحديث: [٦٥٨٩]

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والاداب، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، رقم الحديث: [٦٧٠٢]

بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا، گو اتنی ہی کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے خندہ پیشانی سے مل لو۔

⑨ عن أبي موسى رضي الله عنه الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((على كل مسلمٍ صدقةٌ)) قالوا: فإن لم يجد قال: ((فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق)) قالوا: فإن لم يستطع أولم يفعل؟ قال: ((فليعن ذا الحاجة الملهوف)) قالوا: فإن لم يفعله؟ قال: ((فيأمر بالخير)) قالوا: فإن لم يفعل؟ قال: ((فيمسك عن الشر فإنه له صدقةٌ)) ❶

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کے ذمے کچھ نہ کچھ صدقہ کرنا ضروری ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس (مال) موجود نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اپنے ہاتھوں سے کچھ محنت کرے (اور مال حاصل کرے) اپنے بھی کام میں لائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر (معذوری کی وجہ سے) یہ بھی نہ کر سکے، یا (اتفاق سے) ایسا نہ کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کسی حاجت مند کی مدد کرے (یہ بھی صدقہ ہے)۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو کوئی نیک بات بتلادے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو شر نہ پہنچائے، یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

فائدہ: ان سب کو صدقہ اس وجہ سے فرمایا جیسا کہ صدقہ سے خلق کو نفع پہنچتا ہے، ان کاموں سے بھی نفع پہنچتا ہے، ورنہ صدقہ کے اصل معنی تو اللہ کی راہ میں کچھ مال دینے کے ہیں، اور نقصان نہ پہنچانے کو نفع پہنچانے میں داخل فرمانا کتنی بڑی رحمت ہے!

⑨، ⑩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((كل سلامي من الناس عليه صدقةٌ كل يومٍ تطلع فيه

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب على كل مسلم صدقة، فمن لم يجد فليعمل بالمعروف، رقم الحديث: [١٤٤٥]: صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، رقم الحديث: [١٠٠٨]

الشمس يعدل بين اثنين صدقة ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها متاعه صدقة و الكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تخطوها إلى الصلوٰة صدقة ويميط الأذى عن الطريق صدقة)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ (لازم) ہے، دو شخصوں کے درمیان انصاف کر دے، یہ بھی صدقہ ہے، کسی شخص کو جانور پر سوار کرنے میں یا اس کا اسباب لادنے میں مدد کر دے یہ بھی صدقہ ہے، کوئی اچھی بات (جس سے کسی کا بھلا ہو جائے) یہ بھی صدقہ ہے، جو قدم نماز کی طرف اٹھائے وہ بھی صدقہ ہے، کوئی تکلیف کی چیز راستے سے ہٹا دے یہ بھی صدقہ ہے۔

فائدہ: مسلم کی ایک دوسری حدیث میں اس کی شرح آتی ہے کہ (گنتی کے قابل) انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، جس شخص نے روزمرہ اتنی نیکیاں کر لیں اس نے اپنے کو دوزخ سے بچا لیا۔

⑪ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((نعم الصدقة اللحقة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدوا بإناء وتروح بأخر)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ کوئی اونٹنی دودھ والی کسی کو مانگی دے دی جائے اور اسی طرح بکری دودھ والی کسی کو مانگی دے دی جائے (اس طرح کہ وہ اس کا دودھ پیتا رہے، جب دودھ نہ رہے لوٹا دے) جو ایک برتن صبح کو بھر دیوے، ایک برتن شام کو بھر دیوے۔

⑫ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من أخذ بالركاب ونحوه، رقم الحديث: [٢٩٨٩]: صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، رقم الحديث: [٢٣٨٢]

❷ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب شرب اللبن، رقم الحديث: [٥٦٠٨]

((مامن مسلم يغرس غرساً أويزرع زرعًا فيأكل منه إنسانٌ أوطيرٌ أوبهيمة إلاكانت له صدقة)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگادے یا کوئی کھیتی بودے، پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا چرندہ یا جانور کھائے وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوگا۔

اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مامن مسلم يغرس غرسا ـ إلى قوله ـ وما سرق منه صدقة)) ❷

''جو مسلمان درخت لگائے إلى قوله۔ اور جو اس میں سے چوری ہوجاوے وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

فائدہ حالانکہ مالک نے چور کو نفع پہنچانے کا ارادہ نہیں کیا، پھر بھی صدقے کا ثواب ملنا کتنی بڑی رحمت ہے۔

⑬ "عن أبي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((غفر لإمرأة مؤمنة مرت بكلبٍ على رأس ركيٍّ يلهث كاديقتله العطش فنزعت خفها فأوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفرلها بذالك)) قيل: إن لنا في البهائم أجراً؟ قال: ((في كل ذات كبد رطبةٍ أجرٌ)) ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، رقم الحديث: [٢١٩٥]: صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، رقم الحديث: [١٥٥٣]

❷ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، فضل الغرس والزرع، رقم الحديث: [١٥٥٢]

❸ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه فإن في إحدى جناحيه داء وفي الأخرى شفاء، رقم الحديث: [٣٣٢١]: مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقه، الفصل الأول، رقم الحديث: [١٩٠٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک بدچلن عورت کی اس پر بخشش ہوگئی کہ اس کا ایک کتے پر گزر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے زبان لٹکائے ہوئے تھا، پیاس سے ہلاک ہونے کو تھا، اس عورت نے اپنا چمڑے کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھا اور اس کے لیے پانی نکالا (اور اس کو پلایا) اس سے اس کی بخشش ہوگئی۔ عرض کیا گیا کہ: کیا ہم کو جانوروں (کی خدمت کرنے) میں ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنے تر کلیجے والے ہیں (یعنی جاندار ہیں) ان سب میں ثواب ہے۔

فائدہ: مگر جو موذی جانور ہیں جیسے سانپ، بچھو، ان کا حکم بخاری و مسلم کی دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کو قتل کردو ❶۔

⑭ عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اعبدوا الرحمان وأطعموا الطعام وأفشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام)) ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو (یعنی) ہر مسلمان کو سلام کرو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

⑮ عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((تبسمك في وجه أخيك صدقةٌ وأمرك بالمعروف ونهيك عن

---

❶ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم، رقم الحديث: [٣١٣٦، ٣١٣٧]: صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مايندب للمحرم وغيره قتله من الدواب، رقم الحديث: [٢٩٢٠، ٢٩٢٦، ٢٩٣٣]: سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب مايقتل المحرم من الدواب، رقم الحديث: [١٨٣٩]

❷ جامع الترمذي، أبواب الأطعمة، باب ماجاء في فضل إطعام الطعام، رقم الحديث: [١٨٥٥]

المنكر وإرشاد الرجل في أرض الضال لك صدقةٌ ونصرك الرجل الردي البصر لك صدقةٌ وإماطتك الحجر والشوكة والعظم عن الطريق لك صدقة وإفراغك من دلوك في دلو أخيك لك صدقة)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اپنے بھائی (مسلمان) کا سامنا (یعنی ملاقات) ہو، اس وقت مسکرانا (جس سے وہ سمجھے کہ مجھ سے مل کر اس کو خوشی ہوئی ہے) یہ بھی صدقہ ہے اور کسی کو اچھی بات کا حکم کردینا اور بری بات سے منع کردینا یہ بھی صدقہ ہے، اور راستہ بھول جانے کے مقام میں کسی کو راستہ بتلا دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے، اور کوئی پتھر، کانٹا، ہڈی راستے سے ہٹا دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے، اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) انڈیل دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔

⑯ عن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال: يا رسول الله! إن أم سعدٍ ماتت فأي الصدقة أفضل؟ قال: ((الماءُ)) فحفر بيراً وقال: هذه لأم سعدٍ. ❷

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: ام سعد رضی اللہ عنہا (یعنی میری والدہ) مرگئیں، سو کون سا صدقہ زیادہ فضیلت کا ہے (جس کا ثواب ان کو بخشوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور یہ کہہ دیا کہ یہ (یعنی اس کا ثواب) ام سعد رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔

⑰ عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أيما مسلمٍ كسا مسلمًا ثوباً على عري كساه الله من خضر الجنة وأيما مسلمٍ أطعم مسلماً على جوعٍ أطعمه الله من ثمار

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في صنائع المعروف، رقم الحديث: [١٩٥٦]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، رقم الحديث: [١٦٨٣]: سنن للنسائي، كتاب الوصايا، باب ذكر الاختلاف على سفيان، رقم الحديث: [٣٦٠٣]

الجنة وأيما مسلم سقى مسلمًا على ظمإ سقاه الله من الرحيق المختوم)) ❶

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے ننگے ہونے (یعنی کپڑا نہ ہونے) کی حالت میں کپڑا دے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز کپڑے دے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو (اس کے) بھوکے ہونے (یعنی کھانا نہ ہونے) کی حالت میں کھانا دے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل دے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلا دے، اللہ اس کو (جنت کی) مہر لگی ہوئی (یعنی نفیس) شراب پلائے گا۔

⑱ عن أنس رضي الله عنه بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((سبعٌ تجري للعبد بعد موته وهو في قبره من علم علمًا أوكرى نهراً أو حفر بيراً أوغرس نخلاً أو بنى مسجداً أو ورث مصحفاً أو ترك ولدًا يستغفرله بعد موته)) ❷

وذكر ابن ماجة موضعهما الصدقة وبيت السبيل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات چیزیں ہیں جن کا ثواب بندے کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا رہتا ہے، جس نے علم دین سکھایا، یا کوئی نہر کھودی یا کوئی کنواں کھدوایا، یا کوئی درخت

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، رقم الحديث: [١٦٨٢]: جامع الترمذي، ابواب صفة القيامة و الرقائق والورع، رقم الباب ١٨، رقم الحديث: [٢٤٤٩]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الزكاة، فصل في الإختيار في صدقة التطوع، رقم الحديث: [٣١٧٥]: مسند بزار، مسند أبي ذرالغفاري، مسند أبي حمزة انس بن مالک، رقم الحديث: [٧٢٨٩]: سنن ابن ماجه، افتتاح الكتاب في الإيمان و فضائل في الصحابة والعلم، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم الحديث: [٢٤٢]

لگایا، یا کوئی مسجد بنائی، یا کوئی قرآن چھوڑ گیا یا کوئی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔

اور ابن ماجہ نے بجائے درخت لگانے اور کنواں کھدوانے کے صدقہ کا اور مسافر خانے کا ذکر کیا ہے۔

اس حدیث سے دینی مدرسہ کی اور رفاہ عامہ کے کاموں کی بھی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۹) عن سعد رضي الله عنه أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم عطاءً فقلت: مالك عن فلان قال: ((إني لأعطي الرجل وغيره أحب منه خشية أن يكب في النار على وجهه)) ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ (مال) تقسیم فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلانے کو بھی دے دیجیے، (حدیث کے اخیر میں ہے کہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں (بعض اوقات) کسی شخص کو دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا شخص مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، (مگر) اس اندیشے سے (دیتا ہوں) کہ اس کو اگر نہ ملے تو وہ اسلام پر قائم نہ رہے گا، اور (اس وجہ سے) اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دے کیونکہ بعضے نو مسلم اول میں مضبوط نہیں ہوتے اور تکلیف کی سہار نہیں کر سکتے، ان کے اسلام سے پھر جانے کا شبہ رہتا ہے، تو ان کو آرام دینا ضروری ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے نو مسلموں کی امداد کرنے کی اور ان کو آرام پہنچانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۲۰) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تألف قلب من يخاف، على ايمانه لضعفه والنهي عن القطع بالإيمان من غير دليل قاطع، رقم الحديث: [۱۵۰]: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالىٰ ﴿لا يسألون الناس إلحافاً﴾ رقم الحديث: [۱۴۰۸]

وسلم: ((والذي بعثني بالحق لا يعذب الله يوم القيمة من رحم اليتيم ولان له في الكلام ورحم يتمه وضعفه)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا دین دے کر بھیجا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہ دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرمی کیساتھ بات کی اور اس کی یتیمی اور بے چارگی پر ترس کھایا۔

فائدہ: اس حدیث سے یتیم خانوں کی امداد کی بھی فضیلت ہوئی۔

خلاصہ: یہ دس آیتیں اور بیس حدیثیں ہیں، جو مشکوۃ سے لی گئی ہیں، بجز دو تین کے ان میں دوسری کتاب کا نام لکھ دیا ہے، ان سے بہت سے مواقع مخلوق کو نفع پہنچانے کے معلوم ہوئے، اور ایسے ہی اور بہت کام ہیں جو سب ایک آیت اور ایک حدیث میں جمع ہیں۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ ❷

آیت: ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قيل يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)! أي الناس أحب إلى الله؟ قال: ((أنفع الناس للناس)) ❸

فائدہ: حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا وہ ہے جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من اسمه مقدام، رقم الحديث: [٨٨٢٨]

❷ المائدہ: [٢]

❸ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد، مالك ابن أنس فمنهم إمام الحرمين: [٣٤٨/٦]

رُوح شانز دہم ... ﴿۱۶﴾

روزے رکھنا

روزے رکھنا خاص کر فرض روزے رمضان کے اور واجب روزے رکھنا، روزہ بھی مثل نماز و زکوٰۃ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے، چنانچہ:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ ❶

① فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔

عن عمار بن حزم رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أربعٌ فرضهن الله في الإسلام فمن جاء بثلاث لم يغنين عنه شيئا حتى ياتي بهن جميعًا الصلوة والزكوٰة و صيام رمضان و حج البيت)) ❷

حضرت عمار بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (علاوہ "لآ اله الا الله محمد رسول الله" پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں، پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ دیں گے جب تک سب کو ادا نہ کرے، نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ شریف کا حج۔

② یہ وہ حدیث ہے جو رُوح چہاردہم کے نمبر ۹ میں گزر چکی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز و زکوٰۃ و حج سب کرتا ہو مگر روزہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نجات کے لیے کافی نہیں، روزے میں ایک خاص بات ایسی ہے جو کسی عبادت میں نہیں، وہ یہ ہے کہ چونکہ

---

❶ البقرة: [۱۸۳]

❷ مسند أحمد، مسند الشامين، حديث زياد بن نعيم الحضرمي، رقم الحديث: [۱۷۷۸۹]

روزہ ہونے یا نہ ہونے کی بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں ہو سکتی اس لیے روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت یا اللہ کا ڈر ہوگا، اور اگر فی الحال کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربے سے ثابت ہے کہ محبت و عظمت کے کام کرنے سے محبت و عظمت پیدا ہو جاتی ہے، اس لیے روزہ رکھنے سے یہ کمی پوری ہو جائے گی، اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں خدا کا خوف اور محبت ہوگی وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا، تو روزہ رکھنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی، اگلی دو حدیثوں میں اسی بات کو اس طرح فرمایا ہے۔

③ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((قال الله عزوجل كل عمل ابن أدم له إلا الصوم فإنه لي)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی کے سب عمل اس کے لیے ہیں، مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے۔

④ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((يترك طعامه وشرابه وشهوته من أجلي الصيام لي)) ❷

ایک اور روایت میں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ: روزہ دار اپنا کھانا، اپنا پینا، اپنی نفسانی خواہش (جو بی بی کے متعلق ہے) میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔

اور اس حدیث کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں آئی ہے۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((يدع الطعام من أجلي ويدع الشراب من أجلي ويدع لذته من أجلي ويدع زوجته من أجلي)) ❸

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کا ارشاد نقل فرمایا کہ وہ کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور پینا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی لذت میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی

---

❶ صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب مايذكر في المسك، رقم الحديث: [۵۹۲۷]

❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب فضل الصوم، رقم الحديث: [۱۸۹۴]

❸ صحيح ابن خزيمه، كتاب الصيام، باب ذكر إعطاء الرب عزوجل الصائم أجره بغير حساب إذ الصيام من الصبر، رقم الحديث: [۱۸۹۷]

بی بی کو میرے لیے چھوڑ دیتا ہے (یعنی اپنی خواہش اس سے پوری نہیں کرتا)۔

فائدہ: ان حدیثوں سے اوپر والی بات ثابت ہوگئی اور اسی لیے روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمایا، جیسا نمبر ۳ میں گزرا، اور اسی خصوصیت مذکورہ کے سبب روزے کو اگلی حدیث میں بڑی تاکید سے سب عملوں میں بے نظیر فرمایا، چنانچہ:

⑥ عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله! مرني بعملٍ قال: ((عليك بالصوم فإنه لا عدل له)) قلت: يا رسول الله! مرني بعمل قال: ((عليك بالصوم فإنه لاعدل له)) قلت: يارسول الله! مرني بعملٍ قال: ((عليك بالصوم فإنه لاعدل له)) ❶

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجیے! فرمایا: روزہ کو لو! کیونکہ کوئی عمل اس کے مثل نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کسی بڑے عمل کا حکم دیجیے۔ فرمایا: روزہ رکھ کیونکہ کوئی عمل اس کی مثل نہیں۔ میں نے (تیسری بار) پھر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجیے! فرمایا: روزہ کو لو! کیونکہ کوئی عمل اس کی مثل نہیں۔

فائدہ: یعنی بعض خصوصیتوں میں بے مثل ہے مثلاً خصوصیت مذکورہ میں اور روزے میں جو حق تعالیٰ کی محبت اور خوف کی خاصیت ہے، روزہ دار اگر اس کا خیال رکھے تو ضرور گناہوں سے بچے گا، کیونکہ گناہ محبت اور خوف کی کمی ہی سے ہوتا ہے، اور جب گناہوں سے بچے گا تو دوزخ سے بھی بچے گا، اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

⑦ روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((الصيام جنةٌ وحصنٌ حصينٌ من النار)) ❷

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے اور ایک

---

❶ سنن للنسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب من حديث أبي امامة في فضل الصيام، رقم الحديث: [۲۲۲۳]: صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب فضل الصيام وأنه لاعدل له من الأعمال، رقم الحديث: [۱۸۹۳]

❷ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبي هريرة، رقم الحديث: [۹۲۲۵]: شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الصيام، رقم الحديث: [۳۲۹۳]

مضبوط قلعہ ہے دوزخ سے (بچانے کے لیے)۔ اور جس طرح روزہ گناہوں سے بچاتا ہے جو کہ باطنی بیماریاں ہیں، اسی طرح بہت سی ظاہری بیماریوں سے بھی بچاتا ہے، کیونکہ زیادہ تر یہ بیماریاں کھانے پینے کی زیادتی سے ہوتی ہیں، روزے سے ان میں کمی ہوگی تو ایسی بیماریاں بھی نہ آئیں گی۔ (اگلی حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے)۔

⑧ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لكل شيءٍ زكوة وزكوٰة الجسد الصوم)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شے کی ایک زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے۔

فائدہ: یعنی جس طرح زکوۃ میں مال کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح روزے میں بدن کا میل کچیل یعنی مادۂ فاسدہ جس سے بیماری پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے، اور اگلی حدیث میں یہ مضمون بالکل صاف آیا ہے۔

⑨ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((صوموا تصحوا)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھا کرو، تندرست رہوگے۔

اور روزے سے جس طرح ظاہری و باطنی مضرت زائل ہوتی ہے اسی طرح اس سے ظاہری و باطنی مسرت حاصل ہوتی ہے، چنانچہ:

⑩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((للصائم فرحتان يفرحهما إذا أفطر فرح وإذا لقي ربه فرح بصومه)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، رقم الحديث: [١٧٤٥]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى، رقم الحديث: [٨٣١٢]

❸ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، رقم الحديث: [١٩٠٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں (نصیب) ہوتی ہیں، ایک تو جب افطار کرتا ہے (یعنی روزہ کھولتا ہے تو اپنے افطار پر خوش ہوتا ہے، چنانچہ ظاہر ہے) اور جب اپنے پروردگار سے ملے گا (اس وقت) اپنے روزے پر خوش ہوگا۔

اور رمضان میں ایک دوسری عبادت بھی مقرر کی گئی ہے یعنی تراویح میں قرآن پڑھنا اور سننا جو سنت مؤکدہ ہے، بعضی باتیں اس میں روزے کی سی ہیں، مثلاً نیند جو کھانے پینے کی طرح نفس کو پیاری چیز ہے، تراویح سے اس میں کسی قدر کمی ہوتی ہے اور مثلاً اس کم سونے کی بھی پوری خبر کسی کو نہیں ہوسکتی، چنانچہ بہت دفعہ آدمی نماز میں سو جاتا ہے اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ جاگ رہا ہے اور مثلاً بعض دفعہ سجدے میں نیند آجانے سے بدن ایسی وضع پر ہوجاتا ہے کہ اس وضع پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جب وضو نہ رہا، نماز بھی نہ رہی، مثلاً وضو بھی نہ ٹوٹا مگر سوتے ہوئے جس قدر حصہ نماز کا ادا ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہوا تو ایسی حالت میں نیند جیسی پیاری چیز کو دفع کرنا یا تازہ وضو کرکے اس نماز کو لوٹانا یا نماز کے اس حصے کو لوٹانا جو سوتے میں ادا ہوا ہے، وہی شخص کرسکتا ہے جس کے دل میں خدائے تعالیٰ کی محبت اور خوف ہوگا۔ پس روزے کی طرح اس عبادت یعنی تراویح میں قرآن پڑھنے اور سننے میں بھی زیادہ دکھلاوا نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے ایک شان کی دو عبادتیں جمع فرمادیں، ایک دن میں، ایک رات میں، اگلی دو حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے۔

⑪ وفي رواية قال: ((إن الله فرض صيام رمضان و سننت لكم قيامه فمن صامه وقامه إيماناً و احتساباً خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه)) ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح و قرآن کے لیے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (جو مؤکدہ ہونے کے سبب وہ بھی ضروری ہے)، جو

---

❶ سنن للنسائي، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير والنضر بن شيبان فيه، رقم الحديث: [٢٢١٠]

شخص ایمان سے اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

⑭ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((الصیام والقران یشفعان للعبد یوم القیمۃ یقول الصیام أي رب! منعتہ الطعام والشہوۃ فشفعني فیہ ویقول القران: منعتہ النوم باللیل فشفعني فیہ فیشفعان)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کی شفاعت (یعنی بخشش کی سفارش) کریں گے، روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش سے روکے رکھا، سو اس کے حق میں میری سفارش قبول کیجیے۔ اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو پورا سونے سے روکے رکھا، سو اس کے حق میں میری سفارش قبول کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ان دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔

فائدہ: دونوں حدیثیں ملانے سے صیام و قیام میں مناسبت جس کی تفصیل ابھی اوپر آئی ہے، ظاہر ہے۔ یہاں تک مضمون کا ایک سلسلہ تھا، آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے۔

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ- الی- وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ- الی أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ ❷

آیت⑬: ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ایک لمبی آیت میں): اور روزے رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (اخیر میں ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور

---

❶ مسند أحمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم الحدیث: [٦٦٢٦]: طبراني کما في مجمع الزوائد، رقم الحدیث: [٥٠٨١]: مستدرک حاکم، کتاب فضائل القرآن، باب أخبار في فضائل القرآن جملۃً، رقم الحدیث: [٢٠٣٦]

❷ الأحزاب: [٣٥]

بڑا ثواب تیار کیا ہے۔

⑭ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((فالذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عندالله من ريح المسك)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو فاقہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔

فائدہ: اس بدبو کا اصلی سبب چونکہ معدہ ہے، اس لیے یہ مسواک سے بھی نہیں جاتی، ہاں کچھ کم ہو جاتی ہے۔

⑮ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((والصيام لله عزوجل لايعلم ثواب عامله إلا الله عزوجل)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک لمبی حدیث جس میں اعمال کے ثواب کی مختلف مقداریں آئی ہیں) ارشاد فرمایا کہ: روزہ خاص اللہ ہی کے لیے ہے، اس پر عمل کرنے والے کا ثواب (غیر محدود ہے اس کو) کوئی شخص نہیں جانتا بجز اللہ کے۔

⑯ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا كان أول ليلةٍ من رمضان فتحت أبواب السماءِ فلا يغلق منها باب حتى يكون آخر ليلةٍ في رمضان وليس عبدٌ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، رقم الحديث: [١٩٠٤]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب ألف، من اسمه أحمد: (٢٦٥/١)، رقم الحديث: [٨٦٥]: شعب الإيمان للبيهقي، الصيام، فضائل الصوم، رقم الحديث: [٣٣١٢]

مومنٌ يصلي في ليلةٍ فيها إلا كتب الله له ألفاً وخمسمائةِ حسنةٍ بكل سجدةٍ وبنى له بيتاً في الجنة من ياقوتٍ حمراء لها ستون ألف بابٍ لكل بابٍ منها قصرٌ من ذهبٍ موشحٌ بياقوتة حمراءَ فإذا صام أول يومٍ من رمضان غفر له ما تقدم إلى مثل ذلك اليوم من شهر رمضان واستغفر له كل يومٍ سبعون ألف ملكٍ من صلوٰة الغداة إلى أن توارى بالحجاب وكان له بكل سجدةٍ يسجدها في شهر رمضان بليلٍ أو نهار شجرةٌ يسير الراكب في ظلها خمسمائة عامٍ)) ❶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ان میں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، یہاں تک کہ رمضان کی آخیر رات ہو جاتی ہے اور کوئی ایمان دار بندہ ایسا نہیں جو ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب ہو، جیسے تراویح) مگر اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت سے بناتا ہے، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے، ان میں سے ہر دروازے کے متعلق ایک محل سونے کا ہوگا، جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا، پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (جو رمضان گزشتہ کے ایسے ہی دن تک ہوئے ہوں، یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان کی پہلی تاریخ تک) اور ہر روز صبح کی نماز سے لے کر آفتاب کے چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور یہ جتنی نمازیں رمضان کے مہینے میں پڑھے گا خواہ دن کو خواہ رات کو ہر سجدے کے عوض ایک درخت ملے گا، جس کے سائے میں سوار پانچ سو برس تک چل سکے گا۔

⑰ عن سلمان رضي الله عنه قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر يومٍ من شعبان فقال: ((يا أيها الناس! قد أظلكم شهرٌ عظيمٌ مباركٌ شهرٌ فيه ليلةٌ خيرٌ من ألف شهرٍ جعل الله صيامه

❶ شعب الإيمان للبيهقي، فضائل شهر رمضان، رقم الحديث: [٣٣٦٢]

فرضاً وقيام ليله تطوعًا من تقرب فيه بخصلةٍ كان كمن أدى فريضةً فيما سواه ومن أدى فريضةً فيما سواه. إلى أن قال. من فطر فيه صائماً كان مغفرةً لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيءٌ)) قالوا: يا رسول الله! ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يعطي الله هذا الثواب من فطر صائمًا على تمرةٍ أو شربة ماءٍ أو مذقة لبنٍ)) ❶

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا اور برکت والا مہینہ آپہنچا۔ (یعنی رمضان)، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو (ایسی ہے جس میں عبادت کرنا) ایک ہزار مہینے (تک عبادت کرنے) سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کو فرض کیا ہے اور اس کی شب بیداری (تراویح) کو فرض سے کم (یعنی سنت) کیا ہے، جو شخص اس میں کسی نیک کام سے (جو فرض نہ ہو) خدا تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانے میں ایک فرض ادا کرے، اور جو کوئی اس میں فرض ادا کرے وہ ایسا ہوگا جیسا اس کے سوا کسی دوسرے زمانے میں ستر فرض ادا کرے۔ (آگے ارشاد ہے کہ) جو شخص اس میں کسی روزے دار کا روزہ کھلوا دے گا (یعنی کچھ افطاری دے دے) یہ اس کے گناہوں کی بخشش کا اور دوزخ سے اس کے چھٹکارے کا ذریعہ ہو جائے گا اور اس کو بھی اس روزے دار کے برابر ثواب ملے گا اس طرح کہ اس کا ثواب بھی نہ گھٹے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں ہر شخص کو تو اتنا میسر نہیں جس سے روزے دار کا روزہ کھلوا سکے (یہ پوچھنے والے روزہ کھلوانے کا مطلب یہ سمجھے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ثواب اس شخص کو بھی دیتا ہے جو کسی کا روزہ ایک چھوارے پر یا پیاس بھر پانی پر یا دودھ کی لسی پر (جو دودھ میں پانی ملا کر

---

❶ صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان إن صح الخبر، رقم الحديث: [١٨٨٧]: شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان، رقم الحديث: [٣٣٣٦]

بنائی جاتی ہے) کھلوادے ....الخ۔

اور رمضان کے متعلق ایک تیسری عبادت اور بھی ہے یعنی اعتکاف۔ رمضان کے اخیر دس دن میں جو ایسی سنت ہے کہ سب کے ذمے ہے لیکن اگر بستی میں ایک بھی کر لے تو سب کی طرف سے کافی ہے، اور اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ یہ ارادہ کر کے مسجد میں پڑا رہے کہ اتنے دن تک بدون پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی مجبوری کے یہاں سے نہ نکلوں گا، اور روزہ اور تراویح کی طرح اس میں بھی نفس کی ایک پیاری چیز چھوٹتی ہے یعنی کھلے مہار پھرنا اور اسی طرح اس میں بھی دکھلاوا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی کو کیا خبر کہ مسجد میں کسی خاص نیت سے بیٹھا ہے یا ویسے ہی آ گیا ہے۔ آگے اس کی فضیلت کا ذکر ہے۔

(۱۸) عن علي بن حسين رضي الله عنه عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من اعتكف عشرًا في رمضان كان كحجتين و عمرتين)) (1)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے، دو حج اور عمرے جیسا ثواب ہوگا۔

(۱۹) عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف ((هو يعكف الذنوب ويجزي له من الحسنات كعامل الحسنات كلها)) (2)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا کہ وہ تمام گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کوئی تمام نیکیاں کر رہا ہو۔

اور ایک فضیلت اس میں یہ بھی ہے کہ اس کو مسجد میں رہنا پڑتا ہے اور مسجد میں

---

(1) شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الصيام، باب الإعتكاف، رقم الحديث: [٣٦٨٠]

(2) سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في ثواب الإعتكاف، رقم الحديث: [١٧٨١]

حاضر رہنے کی فضیلت روحِ دوازدہم میں گزر چکی ہے۔ البتہ عورتیں گھر ہی میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ اعتکاف کریں اور یہ سب عبادتیں جس دن ختم ہوتی ہیں یعنی عید کے دن اس کی بھی فضیلت آتی ہے۔ چنانچہ:

۲۰ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((فإذا كان يوم عيدهم ـإلى أن قال ـ ملائكتي عبيدي وإمائي قضوا فرضي عليهم ثم خرجوا يعجون إلي بالدعاء وعزتي وجلالي وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لأجيبنهم فيقول! ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت سيئاتكم حسناتٍ فيرجعون مغفوراً لهم)) [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہوں نے میرا فرض ادا کیا، پھر دعا کے لیے نکلے ہیں، اپنی عزت وجلال اور کرم و شانِ بلندی کی قسم میں ضرور ان کی عرض قبول کروں گا، پھر فرماتا ہے کہ: واپس جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا، پس وہ بخشے بخشائے واپس آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ از بیہقی) آخر کی دو حدیثیں تو مشکوٰۃ کی ہیں، باقی سب ترغیب سے ہیں۔

(اشرف علی عفی عنہ)

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الصيام فصل في ليلة العيدين ويومهما، رقم الحديث: [۳۴۴۳]

رُوح ہفدہم ... ﴿۱۷﴾

حج کرنا

حج کرنا (جس شخص میں تین شرطیں پائی جائیں اس پر فرض ہے اور دوسروں کے لیے نفل) اور حج بھی مثل نماز و زکوۃ و روزہ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے، چنانچہ:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ❶

① فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمے اس مکان (یعنی کعبہ) کا حج کرنا ہے، یعنی اس شخص کے ذمے جو کہ طاقت رکھے وہاں تک (پہنچنے) کی سبیل (یعنی سامان) کی۔

② اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے...... الخ۔ یہ وہ حدیث ہے جو روح چہاردہم کے نمبر ۹ میں گزر چکی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز و زکوۃ سب کرتا ہو مگر حج فرض نہ کیا ہو تو اس کی نجات کے لیے کافی نہیں۔ اور حج میں ایک خاص بات ایسی ہے جو اور عبادتوں میں نہیں، وہ یہ ہے کہ اور عبادتوں کے افعال میں کچھ عقلی مصلحتیں بھی سمجھ میں آسکتی ہیں مگر حج کے افعال میں عاشقانہ شان ہے تو حج وہی کرے گا جس کا عشق عقل پر غالب ہوگا اور فی الحال اس میں کچھ کمی ہوگی، تو تجربے سے ثابت ہے کہ عاشقانہ کام کرنے سے عشق پیدا ہو جاتا ہے اس لیے حج کرنے سے یہ کمی پوری ہو جائے گی، اور خاص کر جب ان کاموں کو اسی خیال سے کرے اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا! تو حج کرنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی (ایسی

---

❶ ال عمران: [۹۷]

ہی تقریر روزے کے بیان میں گزری ہے) اگلی حدیثوں سے اس کا پتہ چلتا ہے۔

③ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إنما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا والمروة و رمي الجمار لإقامة ذكر الله)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بیت اللہ کے گرد پھرنا اور صفا و مروہ کے درمیان پھیرے کرنا، اور کنکریوں کا مارنا یہ سب اللہ کی یاد کے قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

فائدہ: یعنی گو ظاہر والوں کو تعجب ہو سکتا ہے کہ اس گھومنے، دوڑنے، کنکریاں مارنے میں عقلی مصلحت کیا ہے، مگر تم مصلحت مت ڈھونڈو، یوں سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، اس کے کرنے سے اس کی یاد ہوتی ہے اور اس سے علاقہ بڑھتا ہے اور محبت کا امتحان ہوتا ہے کہ جو بات عقل میں بھی نہیں آئی حکم سمجھ کر اس کو بھی مان لیا، پھر محبوب کے گھر کے بل بل قربان ہونا، اس کے کوچے میں دوڑے دوڑے پھرنا کھلم کھلا عاشقانہ حرکات ہیں۔

④ عن زيد بن أسلم رضي الله عنه عن أبيه قال: سمعت عمر رضي الله عنه بن الخطاب يقول: "فيم الرملان اليوم والكشف عن المناكب؟ وقد أطا الله الإسلام و نفي الكفر وأهله ومع ذلك لاندع شيئاً كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔" ❷

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ: (اب طواف میں) شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو چادرہ سے باہر نکال لینا کس وجہ سے ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو (مکہ میں) قوت دی اور کفر کو اور کفر والوں کو مٹا دیا (اور یہ فعل شروع ہوا تھا ان ہی کو اپنی قوت دکھلانے کے لیے جیسا روایات میں آیا ہے) اور باوجود اس کے (کہ اب مصلحت نہیں رہی مگر) ہم اس فعل کو نہ چھوڑیں گے جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں آپ کے

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب في الرمل، رقم الحديث: [١٨٩٠]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب في الرمل، رقم الحديث: [١٨٨٧]

اتباع اور حکم سے کرتے تھے (کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اس پر حجۃ الوداع میں عمل فرمایا جبکہ مکہ میں ایک بھی کافر نہ تھا)۔

فائدہ: اگر حج میں عاشقی کا رنگ غالب نہ ہوتا تو جب عقلی ضرورت ختم ہو گئی تھی یہ فعل بھی موقوف کر دیا جاتا۔

⑤ عن عابس بن ربيعة رضي الله عنه عن عمر رضي الله عنه أنه جاء إلى الحجر فقبله فقال: "إني أعلم إنك حجرٌ لا تنفع ولا تضر ولو لا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك ماقبلتك"❶

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کی طرف آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نہ (کسی کو) نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھتا کہ تجھ کو بوسہ دیتے تھے تو میں (کبھی) تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔

فائدہ: محبوب کے علاقے کی چیز کو چومنے کا سبب بجز عشق کے اور کون سی مصلحت ہو سکتی ہے؟ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول سے یہ بات ظاہر کر دی کہ مسلمان حجر اسود کو معبود نہیں سمجھتے، کیونکہ معبود تو وہی ہے جو نفع و ضرر کا مالک ہو۔

⑥ عن ابن عمر رضي الله عنه قال: استقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجر ثم وضع شفتيه عليه يبكي طويلاً ثم التفت فإذا هو بعمرؓ بن الخطاب يبكي فقال: ((ياعمرؓ! ههنا تسكب العبرات))❷

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب في تقبيل الحجر، رقم الحديث: [١٨٧٣]

❷ صحيح ابن خزيمه، كتاب المناسك، باب البكاء عند تقبيل الحجر، رقم الحديث: [٢٧١٢]: شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، فصل في فضيلة الحجر الأسود والمقام والاستلام والطواف بالبيت والسعي بين الصفاء والمروة، رقم الحديث: [٣٧٦٥]: مستدرك حاكم، أول كتاب المناسك، رقم الحديث: [١٦٧٠]: سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب استلام الحجر، رقم الحديث: [٢٩٤٥]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اَسود کی طرف رخ کیا پھر اس پر اپنے دونوں لب (مبارک) ایسی حالت میں رکھے کہ بڑی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔

فائدہ: محبوب کی نشانی کو پیار کرتے ہوئے رونا صرف عشق سے ہوسکتا ہے، خوف وغیرہ سے نہیں ہوسکتا، اور افعال عاشقانہ تو ارادے سے بھی ہو سکتے ہیں مگر رونا بدون جوش کے نہیں ہوسکتا، پس حج کا تعلق عشق سے ہے، اس حدیث سے اور زیادہ ثابت ہوا ہے۔

(۷) عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا كان يوم عرفة فإن الله تبارك و تعالىٰ يباهي بهم الملئكة فيقول: انظروا إلى عبادي اتوني شعثًا غبراً ضاحين من كل فج عميق أشهد كم أني قد غفرت لهم)) [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جس میں حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پراگندہ بال ہیں اور غبار آلود بدن ہے اور دھوپ میں چل رہے ہیں، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔

فائدہ: اس صورت کا عاشقانہ ہونا ظاہر ہے اور فخر کے ساتھ اس کا ذکر فرمانا اس عاشقانہ صورت کے پیارے ہونے کو بتلا رہا ہے، یہ چند حدیثیں حج میں عاشقی کی شان ہونے کی تائید میں بطور نمونے کے لکھ دی گئیں ورنہ حج کے سارے افعال کھلم کھلا اسی عاشقانہ رنگ کے ہیں، یعنی مزدلفہ، عرفات کے پہاڑوں میں پھرنا، لبیک کہنے میں چیخنا

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، الوقوف يوم عرفة بعرفات وما جاء في فضله والأصل في رمي الجمار والذبح، رقم الحديث: [۳۷۷۴]: صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، باب تباهي أهل السماء بأهل عرفات، رقم الحديث: [۲۸۴۰]

پکارنا، ننگے سر پھرنا، اپنی زندگی کو موت کی شکل بنا لینا، یعنی مُردوں کا لباس پہننا، ناخن، بال تک نہ اکھاڑنا، جوں تک نہ مارنا، جس سے دیوانوں کی سی بھی صورت ہو جاتی ہے، سر نہ منڈانا، کسی جانور کا شکار نہ کرنا، خاص حد کے اندر درخت نہ کاٹنا، گھاس تک نہ توڑنا، جس میں کوچہ محبوب کا ادب بھی ہے۔ یہ کام عاقلوں کے ہیں یا عاشقوں کے؟ اور ان میں بعض افعال جو عورتوں کے لیے نہیں ہیں، اس میں ایک خاص وجہ ہے، یعنی پردے کی مصلحت۔ اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا اور صفا ومروہ کے بیچ میں دوڑنا اور خاص نشانوں پر کنکر پتھر مارنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا اور زار وزار رونا اور خاک آلودہ دھوپ میں چلتے ہوئے عرفات میں حاضر ہونا، ان کے عاشقانہ افعال ہونے کا ذکر اوپر حدیثوں میں آچکا ہے اور جس طرح حج میں عشق ومحبت کا رنگ ہے اس کے آداب کا جس مقام سے تعلق ہے یعنی مکہ معظمہ مع اپنے متعلقات کے، اس میں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے، جس سے حج کا وہ رنگ اور تیز ہو جائے، چنانچہ آیت میں ہے:

⑧ ﴿رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ﴾ ❶

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ: میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب آباد کرتا ہوں، آپ کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیجیے۔

فائدہ: اس دعا کا وہ اثر آنکھوں سے نظر آتا ہے کہ جس کو ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے۔

⑨ أخرج ابن أبي حاتم عن السدي ليس من مومنٍ إلا وقلبه معلقٌ بحب الكعبة قال ابن عباسؓ: "لو أن إبراهيم عليه السلام حين دعا قال اجعل أفئدة الناس تهوي إليهم لأزدحمت عليه اليهود والنصرى ولكنه خص حين قال أفئدة من الناس فجعل ذلك أفئدة المومنين" ❷

کوئی مومن ایسا نہیں جس کا دل کعبہ کی محبت میں پھنسا ہوا نہ ہو، حضرت ابن

---

❶ إبراهيم: [۳۷]

❷ درمنثور: [۴۸/۵]

عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ دیتے کہ لوگوں کے قلوب، تو یہود و نصاریٰ کی وہاں بھیڑ ہو جاتی، لیکن انہوں نے اہل ایمان کو خاص کر دیا کہ کچھ لوگوں کے قلوب کہہ دیا۔ (عین در منثور) اور حدیث میں ہے۔ چنانچہ:

⑩ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة: ((ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ولولا أن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے وقت مکہ معظمہ کو خطاب کر کے) فرمایا: تو کیسا کچھ صاف ستھرا شہر ہے اور میرا کیسا محبوب ہے، اور اگر میری قوم مجھ کو تجھ سے جدا نہ کرتی تو میں اور جگہ جا کر نہ رہتا۔

فائدہ: اور جب ہر مومن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مکہ معظمہ سے ضرور محبت ہوگی، تو مکہ سے محبت دو پیغمبروں کی دعا کا اثر ہوا۔ یہ تو حج کی اور مقام کی دینی فضیلت تھی جو کہ اصل فضیلت ہے اور بعض دنیوی منفعتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہیں، گو حج میں ان کی نیت نہ ہونا چاہیے مگر وہ خود حاصل ہو جاتی ہیں، چنانچہ آگے دو آیتوں میں اس طرح اشارہ ہے:

⑪ ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ ❷

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے: خدائے تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مقام ہے لوگوں (کی مصلحت) قائم رہنے کا سبب قرار دیا...... الخ۔

فائدہ: مصلحت عام لفظ ہے، سو کعبہ کی دینی مصلحتیں تو ظاہر ہیں اور دنیوی مصلحتیں بعض یہ ہیں: اس کا جائے امن ہونا، وہاں پر ہر سال مجمع ہونا، جس میں مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہو سکتا ہے اور اس کے بقاء تک عالم کا باقی رہنا، حتیٰ کہ کفار جب اس کو منہدم کر دیں گے قریب ہی قیامت آ جائے گی، جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے ❸۔

---

❶ جامع الترمذي، أبواب المناقب، باب في فضل مكة، رقم الحديث: [٣٩٢٦]

❷ المائدة: [٩٧]

❸ بيان القرآن بحاصله: [٣/ ٦٢]

⑫ ﴿لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ ❶

اللہ تعالیٰ نے (حج کے لیے لوگوں کے آنے کی حکمت میں یہ) ارشاد فرمایا: تاکہ اپنے (دینی و دنیوی) فوائد کے لیے آموجود ہوں۔ (مثلاً) آخرت کے منافع یہ ہیں: حج وثواب ورضائے حق، اور دنیوی فوائد یہ ہیں: قربانی کا گوشت کھانا، تجارت وشل ذالک، چنانچہ:

⑬ أخرج ابن حاتم عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال في الاية: منافع في الدنيا و منافع في الآخرة أما منافع الآخرة فرضوان الله، وأما منافع الدنيا فما يصيبون من لحوم البدن في ذلك اليوم والذبائح والتجارات۔ ههنا عبادةٌ على لون الحج يعني العمرة وهي سنة موكدةٌ وحقيقتها بعض أفعال الحج العشقية ولذا لقب بالحج الأصغر" ❷

حضرت ابن ابی حاتم نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے (کذا فی روح بیان القرآن) اور حج کے رنگ کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ جو کہ سنت مؤکدہ ہے، جس کی حقیقت حج ہی کے بعض عاشقانہ افعال ہیں، اسی لیے اس کا لقب حج اصغر ہے۔ چنانچہ۔

⑭ عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه وابن عباسٍ رضي الله عنهما قالا: العمرة الحجة الصغرى ❸"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمرہ حج صغریٰ ہے (درمنثور عن ابی شیبہ) مگر یہ حج کے زمانے میں بھی ہوتا ہے جس سے دو عبادتیں ایک شان کی جمع ہو جاتی ہیں اور دوسرے زمانے میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں تک

---

❶ الحج: [۲۸]

❷ تفسير ابن أبي حاتم، رقم الحديث: [۱۳۷۲۳]، سورة الحج

❸ درمنثور: [۱/۵۰۲]: مصنف ابن أبي شيبه، كتاب الحج، باب من كان يرى العمرة فريضة، رقم الحديث: [۱۳۶۵۹]

مضمون کا ایک سلسلہ تھا، آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے۔

⑮ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور (جب حج یا عمرہ کرنا ہو تو اس) حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے (خوش کرنے کے) واسطے پورا پورا ادا کرو (کہ افعال و شرائط بھی سب بجالاؤ اور نیت بھی خالص ثواب کی ہو)۔

⑯ عن أبي أمامة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة أو سلطان جائر أو مرض حابس فمات ولم يحج فليمت إن شاء يهودياً وإن شاء نصرانياً)) ❷

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی معذور کر دینے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بے حج کیے مر جائے، اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

فائدہ: فرض حج نہ کرنے میں کتنی سخت دھمکی ہے۔

⑰ عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أراد الحج فليعجل)) ❸

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہیے۔

⑱ عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ البقرة: [١٩٦]

❷ مسند دارمي، من كتاب المناسك، باب من مات ولم يحج، رقم الحديث: [١٨٢٦]

❸ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخروج إلى الحج، رقم الحديث: [٢٨٨٣]؛ مسند أحمد، ومن مسند بني هاشم، مسند عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب، رقم الحديث: [١٩٧٣]؛ سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب التجارة......الخ، رقم الحديث: [١٧٣٢]

وسلم: ((تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثوابٌ إلا الجنة)) ❶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ میں اتصال کرلیا کرو (جبکہ زمانہ حج کا ہو) دونوں افلاس کو اور گناہوں کو دور کرتے ہیں، جیسا بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے (بشرطیکہ کوئی دوسرا امر اس کے خلاف اثر کرنے والا نہ پایا جائے) اور جو حج احتیاط سے کیا جائے اس کا عوض بجز جنت کے کچھ نہیں۔

فائدہ: اس میں حج وعمرہ کا دینی نفع مذکور ہے اور ایک دنیوی نفع اور گناہ سے مراد حقوق اللہ ہیں، کیونکہ حقوق العباد تو شہادت سے بھی معاف نہیں ہوتے ❷۔

⑲ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ((الحجاج والعمار وفد الله إن دعوه إجابهم وإن استغفروه غفر لهم)) ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت چاہتے ہیں تو وہ ان کی مغفرت فرماتا ہے۔

⑳ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في ثواب الحج والعمره، رقم الحديث: [٨١٠]: سنن للنسائي، كتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، رقم الحديث: [٢٦٣١]

❷ لحديث: عن عبدالله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((يغفر للشهيد كل ذنب إلا الدين)): صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين، رقم الحديث: [١٨٨٦]

❸ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، رقم الحديث: [٢٨٩٢]

وسلم ((من خرج حاجاً أو معتمراً أو غازياً ثم مات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحجاج والمعتمر)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے چلا، پھر وہ راستے ہی میں (ان کاموں کے کرنے سے پہلے) مرگیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھے گا۔ (عین مشکوۃ از بیہقی) اور حج کے متعلق ایک تیسرا عمل اور بھی ہے، یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ شریفہ کی زیارت جو اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے، اور جس طرح حج میں عشق الٰہی کی شان تھی، اس زیارت میں عشق نبوی کی شان ہے اور جب حج سے عشق الٰہی میں ترقی ہوئی اور زیارت سے عشق نبوی میں، جس کے دل میں اللہ ورسول کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا؟ اس شانِ عشق کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے:

(21) "عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعاً ((من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حيوتي)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کرے۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں زیارتوں کو برابر فرمایا اور جب کسی خاص بات کی تخصیص نہیں تو ہر اثر میں برابر ہوں گی، اور ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تو کس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق قلب میں پیدا ہوتا، تو وفات کے بعد زیارت کرنے کا بھی وہی اثر ہوگا۔ اور حدیث تو اس دعوے کی تائید کے لیے لکھ دی ورنہ اس زیارت کا یہ اثر ترقی عشق نبوی کھلم کھلا آنکھوں سے نظر آتا ہے اور جس طرح حج کے مقام یعنی مکہ معظمہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اسی طرح اس

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، فضل الحج والعمرة، رقم الحديث: [٣٨٠٦]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، فضل الحج والعمرة، رقم الحديث: [٣٨٥٨]

زیارت کے مقام یعنی مدینہ منورہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے، چنانچہ:

(22) عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعًا ((وأنه دعاك لمكة وأني أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث) میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انہوں نے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی ہے اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں وہ بھی اور اتنی ہی اور بھی .... الخ۔

فائدہ: نمبر ۸ میں گزرا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کے لیے محبوبیت کی دعا فرمائی ہے تو مدینہ منورہ کے لیے دُگنی محبوبیت کی دعا ہوگی۔

(23) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد)) ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم مکہ سے (محبت) کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ...... الخ۔

(24) عن أنسٍ رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفرٍ فنظر إلى جدرات المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حركها من حبها ❸۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، رقم الحديث: [۱۳۷۳]

❷ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب كراهية النبي صلى الله عليه وسلم أن تعرى المدينة، رقم الحديث: [۱۸۸۹]: صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الترغيب في سكن المدينة والصبر على لاوائها، رقم الحديث: [۱۳۷٦]

❸ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب المدينة تنفي الخبث، رقم الحديث: [۱۸۸٦]

مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو سواری کو تیز کردیتے، مدینہ کی محبت کے سبب۔

فائدہ: محبوب کا محبوب جب محبوب ہوتا ہے تو ضرور سب مسلمانوں کو مدینہ سے محبت ہوگی۔

(25) عن يحيىٰ بن سعيدٍ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما على الأرض بقعةٌ أحب إلى أن يكون قبري بها من ههنا)) ثلث مراتٍ[1]

حضرت یحییٰ بن سعید ﷫ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مجھ کو اپنی قبر ہونا مدینہ سے زیادہ پسند ہو، یہ بات تین بار دہرائی۔ (مشکوۃ از مالک) اس میں یہ بھی تقریر ہے کہ جو اس سے پہلی حدیث میں تھی اور حج وزیارت سے محبت کا بڑھ جانا اور خود حج وزیارت کی اور ان مقاموں کی محبت ہر ایمان والے کے دل میں ہونا دلیل کی محتاج نہیں اور اس محبت کا جو اثر دین پر پڑتا ہے اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے، پس اے مقدور والے مسلمانو! اس دولت کو نہ چھوڑو![2]

---

[1] موطا لمالک، کتاب الجهاد، باب الشهداء في سبيل الله، رقم الحديث: [١٦٧٨]

[2] والروايات ماخوذة من كتب مختلفة وصرح باسمائها عند كل.
(یہ وہ عبارت ہے جو حضرت تھانوی ﷫ نے اختتام باب پر فرمائی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ روایات مختلف کتب سے لی گئی ہیں ہر ایک کے نام کی تصریح کردی ہے۔

رُوح ہشدہم ... ﴿۱۸﴾

قربانی کرنا

قربانی کرنا، جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر قربانی کرنا واجب ہے، اور اس کا بیان کہ زکوٰۃ کس پر فرض ہوتی ہے، روحِ چہاردہم کے اخیر حصے کے پہلے مضمون میں گزر چکا ہے۔ اور بعضے ایسے شخص پر بھی واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض نہیں، اس کو کسی عالم سے زبانی پوچھ لے اور جس پر قربانی واجب نہ ہو، اگر وہ بھی کرے یا اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی کرے تو اس کو بھی بہت ثواب ملتا ہے اور اگر کسی مرے ہوئے کی طرف سے کرے تو اس مرے ہوئے کو بھی بہت ثواب ملتا ہے۔ اب اس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ ❶

﴿ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ﴾ ❷

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ﴾ ❸

﴿وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ الى قوله وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾

---

❶ الحج: [۳۴]

❷ الأنعام: [۱۴۳، ۱۴۴]

❸ الحج: [۳۶]

آیات ① فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ہر امت کے لیے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر (یعنی گائے، اونٹ، بکری، بھیڑ پر) اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا فرمائے تھے۔ (اور یہ وہ جانور ہیں جن کا ذکر دوسری آیت میں مع ان کے کھانے کے حلال ہونے کے اس طرح آیا ہے کہ) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم یعنی نر و مادہ، اور بھیڑ میں دُنبہ بھی آ گیا، اور بکری میں وہی دو قسم اور اونٹ میں وہی دو قسم اور گائے میں وہی دو قسم (اور گائے میں بھینس بھی آ گئی)۔ (سورۃ الانعام) پھر ارشاد ہے: اور قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے (کہ ان کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور دین کی رفعت ظاہر ہوتی ہے اور حکمت کے علاوہ) ان جانوروں میں تمہارے اور بھی فائدے ہیں (مثلاً دنیوی فائدہ کھانا اور کھلانا، اور اُخروی فائدہ ثواب۔ پھر ارشاد فرمایا) اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے، اور نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ (اور اخلاص) پہنچتا ہے۔ (پھر ارشاد ہوتا ہے) اور اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ الخ

فائدہ ①: اس سے معلوم ہوا کہ قربانی پہلی امتوں پر بھی تھی۔

فائدہ ②: اگرچہ بکری بھیڑ بھی قربانی کے جانور ہیں اور اس لیے وہ بھی دین کی یادگار ہیں مگر آیت میں خاص اونٹ اور گائے کا ذکر فرمانا اس لیے ہے کہ ان کی قربانی بھیڑ بکری کی قربانی سے افضل ہے، اور اگر پوری گائے یا اونٹ نہ ہو بلکہ اس کا ساتواں حصہ قربانی میں لے لے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ ساتواں حصہ اور پوری بکری یا بھیڑ قیمت اور گوشت کی مقدار میں برابر ہوں تو جس کا گوشت عمدہ ہو وہی افضل ہے، اور اگر قیمت اور گوشت میں برابر نہ ہوں تو جو زیادہ ہو وہ افضل ہے ❶۔

فائدہ ③: قربانی میں اخلاص یہ ہے کہ خاص حق تعالیٰ کے لیے اور اس سے ثواب لینے کے لیے کرے۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ❷

---

❶ كذا في الشامي عن التاتار خانية، حاشية ابن عابدين: [۲/ ۵۳۲]

❷ الكوثر: [۲]

آیت②: آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجیے۔

فائدہ: یہ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا ہے جب آپ کو اس کی تاکید ہے تو ہم کو کیسے معاف ہوگی، جیسے اس کے ساتھ کی چیز ہے، یعنی نماز کہ امت پر بھی فرض ہے۔

① عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((ما عمل ابن أدم من عملٍ يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وإن الدم ليقع من الله بمكانٍ قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفسا)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قربانی کے دن میں آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملے گا) اور (قربانی کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص درجے میں پہنچ جاتا ہے، سو تم لوگ جی خوش کر کے قربانی کرو! (زیادہ داموں کے خرچ ہو جانے پر جی بُرا مت کیا کرو!)

② عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: قال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله! ماهذه الأضاحي؟ قال: ((سنة أبيكم إبراهيم)) قالوا: فمالنا فيها يا رسول الله؟ قال: ((بكل شعرةٍ حسنة)) قالوا: فالصوف؟ قال: ((بكل شعرةٍ من الصوف حسنةٌ)) ❷

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ!

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الأضاحي، باب ثواب الأضحية، رقم الحديث: [٣١٢٦]: جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في فضل الأضحية، رقم الحديث: [١٤٩٣]: مستدرک حاکم، كتاب الأضاحي، رقم الحديث: [٧٥٢٣]

❷ مستدرک حاکم، كتاب التفسير، تفسير سورة الحج، رقم الحديث: [٣٣٦٧]

یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے، انہوں نے عرض کیا کہ: ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی! انہوں نے عرض کیا کہ: اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر اون کے بدلے بھی ایک نیکی۔

③ عن عمران بن حصين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا فاطمة! ((قومي فاشهدي أضحيتك فإن لك بأوّل قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنبٍ إما أنه يجاء بدمها ولحمها فيوضع في ميزانك سبعين ضعفًا)) فقال عمران: يا رسول الله! هذا لآل محمدٍ خاصةً فإنهم أهلٌ لما خصوا به من الخير أو لآل محمدٍ وللمسلمين عامةً؟ قال: ((لآل محمدٍ خاصةً وللمسلمين عامةً)) ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اٹھ اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہ، کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یاد رکھ کہ (قیامت کے دن) اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیری میزان (عمل) میں ستر حصے بڑھا کر رکھ دیا جائے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جائیں گی)۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آل محمدؐ کے لیے ہے؟ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے جائیں یا آل محمد اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: آل محمد کے لیے (ایک طرح سے) خاص بھی ہے، اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور بھی ہے۔

فائدہ: ایک طرح سے خاص ہونے کا مطلب ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا قرآن مجید

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، باب من اسمه إبراهيم، رقم الحديث: [٢٥٠٩]: مستدرك حاكم، كتاب الأضاحي، رقم الحديث: [٧٥٢٤]: بيهقي، القرابين والأمنة عن معنا وعرضها جملته الهدى والأضحيه والعقيقة، رقم الحديث: [٦٩٥٧]

میں رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے لیے فرمایا ہے کہ نیک کام کا ثواب بھی اوروں سے دُگنا ہے اور گناہ کا عذاب بھی دونا ہے۔ سو قرآن مجید سے آپ ﷺ کی بیبیوں کے لیے اور اس حدیث سے آپ کی اولاد کے لیے بھی یہ قانون ثابت ہوتا ہے اور اس کی بنا پر زیادہ بزرگی ہے۔

④ عن حسين بن علي رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من ضحى طيبة نفسه محتسبًا لأضحيته كانت له حجابًا من النار)) ❶

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو (اور) اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو، وہ قربانی اس شخص کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی۔

⑤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من وجد سعةً لأن يضحي فلم يضح فلا يحضر مصلانا)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ (حاکم)

فائدہ: اس سے کس قدر ناراضی ٹپکتی ہے! کیا کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ناراضی کی سہار کر سکتا ہے؟ اور یہ ناراضی اسی سے ہے جس کے ذمے قربانی واجب ہو، اور جس کو گنجائش نہ ہو اس کے لیے نہیں۔ یہ حدیثیں ترغیب میں ہیں۔

⑥ عن جابرؓ قال: نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه في حجة الوداع بقرةً وفي رواية نحر عن عائشةؓ بقرة يوم النحر ❸۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني، باب الحاء، حسن بن حسن بن علي عن ابيه، رقم الحديث: [٢٧٣٦]

❷ مستدرک حاکم، تفسير سورة الحج، كتاب التفسير، رقم الحديث: [٣٤٦٨]

❸ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاشتراک فی الهدي واجزاء البقرة والبدنة كل منهما من سبعة، رقم الحديث: [١٣١٩]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

فائدہ: یہ ضروری نہیں کہ ایک گائے سب بیبیوں کی طرف سے کی ہو، بلکہ ممکن ہے کہ سات کے اندر اندر کی ہو اور اونٹ بکری کثرت سے ملتے ہوئے گائے کی قربانی فرمانا، اگر اتفاقی طور پر نہ سمجھا جائے تو ممکن ہے کہ یہود جو بچھڑے کی پوجا کرتے تھے اس شرک کے مٹانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اہتمام فرمایا ہو۔ اور بعض روایتوں میں جو گائے کے گوشت کا مرض (یعنی مضر) ہونا آیا ہے وہ شرعی حکم نہیں ہے بطور پرہیز کے ہے، جیسا کہ روح دہم نمبر ۹ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کھانے سے ممانعت فرمانے کا مضمون گزر چکا ہے ❶۔ چنانچہ حلیمی نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاز خشک ملک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے، ❷ (مقاصد حسنة في عليكم وفي لحوم البقر، ۱/ ۷۱۳) اور مقاصد والے نے کہا ہے کہ گویا یہ حجاز والوں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ معنی پسند کیے گئے ہیں یعنی سب علماء نے اس کو پسند کیا ہے۔

④ عن حنش رأيت علياً ضحى بكبشين وقال أحدهما عني و الآخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له: فقال أمرني به يعني النبي صلى الله عليه وسلم أوقال أوصاني به فلا أدعه أبدًا ❸۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ دو دنبے قربانی کیے اور فرمایا: ان میں ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

❶ حديث عليكم بألبان البقر، مستدرك حاكم، كتاب الطب، رقم الحديث: [۸۲۳۲]

❷ فيض القدير: [۳۵۸/۴]

❸ سنن أبي داؤد، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، رقم الحديث: [۲۷۹۰]: جامع الترمذي، أبواب ضاحي، باب ماجاء في الأضحية عن الميت، رقم الحديث: [۱۴۹۵]

طرف سے ہے، میں نے ان سے (اس کے متعلق) گفتگو کی، انہوں نے فرمایا کہ: حضور ﷺ نے مجھ کو اس کا حکم دیا ہے، میں اس کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کا ہم پر بڑا حق ہے، اگر ہم ہر سال حضور ﷺ کی طرف سے بھی ایک حصہ کر دیا کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔

⑧ عن أبي طلحة رضي الله عنه أنه صلى الله عليه وسلم قال في ذبح الثاني: ((هذا عمن آمن بي و صدّقني من أمتي)) ❶

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دنبے کی اپنی طرف سے قربانی کی اور) دوسرے دنبے کے ذبح میں فرمایا کہ: یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں سے مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔ (موصلی و کبیر و اوسط) یہ حدیثیں جمع الفوائد میں ہیں۔

فائدہ: غور کرنے کی بات ہے، جب حضور ﷺ نے قربانی میں امت کو یاد رکھا تو افسوس ہے کہ امتی حضور ﷺ کو یاد نہ رکھیں اور ایک حصہ بھی آپ ﷺ کی طرف سے نہ کریں۔

⑨ "عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((استفرهوا ضحايا كم فإنها حطاياكم على الصراط)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی قربانیوں کو خوب قوی کیا کرو! (یعنی کھلا پلا کر) کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔

---

❶ مسند أبي يعلى الموصلي، مسند عبدالرحمن بن حسنة الجهني، مسند أبي طلحة، رقم الحديث: [١٤١٧]

❷ كنز العمال، حرف الجيم، كتاب الحج والعمرة الباب الثاني، الفصل السابع: في الأضاحي والهدايا والعتائر و فيه فروع ستة، النوع الثالث: في الآداب:[٥/٨٨]:رقم الحديث: [١٢١٧٧]: مسند ديلمي، رقم الحديث: [٢٦٨]

فائدہ: عالموں نے سواریاں ہونے کے دو مطلب بیان کیے ہیں، ایک یہ کہ قربانی کے جانور خود سواریاں ہو جائیں گے اور اگر کئی جانور قربانی کیے ہوں یا تو سب کے بدلے میں ایک بہت اچھی سواری مل جائے گی اور یا ایک ایک منزل میں ایک ایک جانور پر سواری کریں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ قربانیوں کی برکت سے پل صراط پر چلنا آسان ہو جائے گا جیسے گویا خود ان پر سوار ہو کر پار ہو گئے ❶۔ اور کنز العمال میں ایک حدیث اس مضمون کی یہ ہے کہ: ((إن أفضل الضحايا أعلاها وأسمنها)) ❷ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجے کی ہو اور خوب موٹی ہو۔ اور ایک حدیث یہ ہے کہ ((إن أحب الضحايا إلى الله أعلاها وأسمنها)) اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیاری قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجے کی ہو اور خوب موٹی ہو ❸۔

قربانی سے روکنے کا مسئلہ:

بعضے ظالم لوگ قربانی کرنے پر خاص کر گائے کی قربانی پر مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور کبھی عین قربانی کے وقت مسلمانوں پر چڑھ آتے ہیں اور قربانی جو کہ ان کا حق جائز بلکہ واجب ہے اس کے چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں، جو سراسر ان کی زیادتی ہے اور چونکہ اوپر آیتوں اور حدیثوں میں خاص گائے کا حلال ہونا اور اس کی قربانی کی فضیلت اور خود پیغمبر ﷺ کا گائے کی قربانی فرمانا بھی مذکور ہے اس لیے مسلمان اس مذہبی دست اندازی کو گوارا نہیں کرتے اور اپنی جان دے دیتے ہیں جس میں وہ بالکل بے قصور ہیں، سو اس کے متعلق مسئلہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح ایسی مضبوطی کرنا جائز ہے، اگر کہیں ایسی مضبوطی کرنا خلاف مصلحت ہو تو شرع سے دوسری بات بھی جائز ہے، وہ

---

❶ فیض القدیر: [۱/۶۳۴]

❷ كنز العمال، حرف الجيم، كتاب الحج والعمرة، الباب الثاني: في مناسك الحج وجوبه وآدابه، الفصل السابع، في الأضاحي والهدايا والعتائر وفيه فروع ستة، الفرع الثالث، في الآداب، رقم الحديث: [۱۲۱۷۶]

❸ ایضاً، رقم الحديث: [۱۲۱۷۵]

یہ کہ اس وقت صبر کریں اور قربانی نہ کریں، اور فوراً حکام کو اطلاع کر کے ان سے مدد لیں اور اگر قربانی کی مدد میں یعنی بارہ تاریخ تک اس کا کافی انتظام کر دیا جائے، قربانی کر لیں اور اگر اس کے بعد انتظام ہو تو اگلے سال سے قربانی کریں اور اس سال قربانی کے اس حصے کی قیمت محتاجوں کو دے دیں اور اگر پہلے سے معلوم ہو جائے کہ جھگڑا ہوگا تو اس وقت وہ طریقہ اختیار کریں جو روحِ دہم میں لکھا گیا ہے، اس کا یہ مضمون ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے کوئی سازش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعے سے اس کی مدافعت کرو، خواہ وہ خود انتظام کر دیں خواہ تم کو انتظام کی اجازت دے دیں، اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آئے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کر دو، اگر پھر بھی حسبِ مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری مصیبت دور ہو۔ اور اگر کہیں ظالم لوگ چھوڑ دینے پر نہ مانیں، اور جان ہی لینے پر آمادہ ہوں تو مسلمانوں کو مقابلے پر مضبوط ہو جانا ہر حال میں فرض ہے، گو کمزور ہی ہوں، خلاصہ یہ کہ حتی الامکان فتنہ و فساد کو امن کے ساتھ دفع کریں اور جو کوئی اس پر بھی سر ہی ہو جائے تو پھر مرتا کیا نہ کرتا، بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

چو دست از ہمہ حیاتی در گشست
حلال ست بردن بشمشیر دست
اگر صلح خواہد عدو سر میپچ
وگر جنگ جوید عناں بر میپچ (1)

---

(1) جب ہر طرح کے مکر و حیلے سے ہاتھ روک دیا۔ تو پھر ہاتھ میں تلوار کو لینا جائز ہے۔ یعنی (جب کوئی توافق کام نہ آیا پھر تو تلوار اٹھانا پڑے گا۔) اور اگر دشمن تم سے صلح چاہے تو پھر صلح کر لیں صلح سے پہلو تہی نہ کر اور اگر دشمن لڑائی چاہے تو پھر گھوڑے کی لگام نہ موڑ بلکہ ان کی طرف اپنے گھوڑے متوجہ کر۔

رُوح نوزدہم... ﴿۱۹﴾

آمدنی اور خرچ کا انتظام رکھنا

(یعنی مال کمانے میں بھی کوئی بات دین کے خلاف نہ ہو اور اس کے خرچ کرنے میں بھی کوئی بات دین کے خلاف نہ ہو)۔

① عن ابن مسعودٍ ﷺ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تزول قدم ابن آدم يوم القيامة حتى يسئل عن خمسٍ (و من الخمس) وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه))❶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم (حساب کے موقع سے) نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا اور (ان پانچ میں دو یہ بھی ہیں کہ) اس کے مال کے متعلق بھی (سوال ہوگا) کہ کہاں سے کمایا؟ (یعنی حلال سے یا حرام سے) اور کاہے میں خرچ کیا؟......الخ۔

فائدہ: تفصیل اس کی یہ ہے کہ کمانے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نہ کرے جیسے سود لینا اور رشوت لینا اور کسی کا حق دبا لینا، جیسے کسی کی زمین چھین لینا یا موروثی کا دعویٰ کرنا یا کسی کا قرض مار لینا یا کسی کا حصہ میراث کا نہ دینا جیسے بعضے آدمی لڑکیوں کو نہیں دیتے یا اس کے کمانے میں اتنا کھپ جانا کہ نماز کی پروا نہ رہے یا آخرت کو بھول جائے یا زکوٰۃ و حج ادا نہ کرے یا دین کی باتیں سیکھنا یا بزرگوں کے آس پاس آنا جانا چھوڑ دے اور اسی طرح خرچ کرنے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نہ کرے جیسے گناہوں کے کام میں

❶ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة، باب في القيامة، رقم الحديث: [۲۴۱۷]

خرچ کرنا یا شادی غمی کی رسموں میں یا نام کے لیے خرچ کرنا یا محض نفس کے خوش کرنے کو ضرورت سے زیادہ کھانے، کپڑے یا مکان کی تعمیر یا سجاوٹ یا سواری شکاری یا بچوں کے کھلونوں میں خرچ کرنا، سو ان سب احتیاطوں کے ساتھ اگر مال کمائے یا جمع کرے کچھ ڈر نہیں بلکہ بعضی صورتوں میں ایسا کرنا بہتر بلکہ ضروری ہے، جیسے بیوی بچوں کا ساتھ ہے اور ان کے کھانے پینے یا ان کو دین سکھلانے میں روپے کی حاجت ہے یا دین کی حفاظت میں روپے کی ضرورت ہے جیسے علم دین کے مدرسے میں یا مسلمانوں کی خدمت یا اسلام کی تبلیغ کی انجمنیں ہیں یا اسلامی یتیم خانے ہیں یا مسجدیں ہیں خاص کر جب دشمنان دین ان چیزوں کے مٹانے کے لیے روپے خرچ کرتے ہیں اور حالات ایسے ہوں کہ روپے کا مقابلہ روپے ہی سے ہوسکتا ہو، جیسا اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع کے لیے پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھنے کا حکم فرمایا۔ ❶

اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی گھوڑوں کے رکھنے میں خاص درجے کے ثواب کا اور ان گھوڑوں کی ہر حالت میں بہت بہت نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے ❷۔ پس ایسی حالتوں میں دنیا اور دین کی موجودہ اور آئندہ حاجتوں کی کفایت کی قدر روپیہ حاصل کرنا عبادت ہوگا، اگلی حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے۔

② عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ)) ❸

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حلال کمائی کی تلاش کرنا فرض ہے بعد فرض (عبادت) کے۔

③ عن أبي کبشۃ الأنماريؓ أنہ سمع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ((إنما الدنیا لأربعۃ نفرٍ عبدٌ رزقہ اللہ مالاً وعلماً فھو یتقي

❶ سورۃ الأنفال: [٦٠]

❷ صحیح البخاري، کتاب الجھاد والسیر، باب من احتبس فرساً، رقم الحدیث: [٢٨٥٣]

❸ شعب الإیمان للبیھقي، حقوق الأولاد والأھلین، رقم الحدیث: [٨٣٦٧]

فیه ربه و یصل رحمه ویعمل لله فیه بحقه فهذا بافضل المنازل)) ❶

ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا چار شخصوں کے لیے (ان میں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی، سو وہ اس میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے حقوق پر عمل کرتا ہے، یہ شخص سب سے افضل درجے میں ہے...... الخ۔

④ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إن هذه المال خضرة حلوةٌ فمن أخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو)) ❷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ مال خوشنما، خوش مزہ چیز ہے، جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے...... الخ۔

⑤ عن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((نعم المال الصالح للرجل الصالح)) ❸

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء مثل الدنيا مثل اربعة نفرٍ، رقم الحديث: [٢٣٢٥]

❷ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم هذا المال خضرة حلوة، رقم الحديث: [٦٤٢١]: صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب تخوف مايخرج من زهرة الدنيا، رقم الحديث: [١٠٥٢]

❸ أحمد، مسند الشاميين، حديث عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [١٧٧٦٣]: شعب الإيمان للبيهقي، التوكل بالله عزوجل، رقم الحديث: [١١٩٠]

اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا مال اچھے آدمی کے لیے اچھی چیز ہے۔

⑥ عن مقدام بن معديكرب رضي الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((لياتين على الناس زمانٌ لاينفع فيها إلا الدينار و الدرهم))❶

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں صرف اشرفی اور روپیہ ہی کام دے گا۔

⑦ عن سفيان الثوريؒ قال: "كان المال فيما مضى يكره فأما اليوم فهو ترس المومن وقال لو لا هذه الدنا نير لتمندل بنا هولاء وقال من كان في يده من هذه شيٌ فليصلحه فإنه زمانٌ إن احتاج كان أول من يبذل دينه وقال الحلال لايحتمل السرف"❷

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ: مال پہلے زمانے میں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں) ناپسند کیا جاتا تھا (کیونکہ قلب میں دین کی قوت ہوتی تھی، اس لیے مال سے قوت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کی خرابیوں پر نظر کر کے اس سے دور رہنا پسند کرتے تھے) لیکن اس زمانے میں وہ مال مومن کی ڈھال ہے (یعنی اس کو بددینی سے بچاتا ہے کیونکہ قلب میں وہ قوت نہیں، پس مال کے نہ ہونے سے پریشان ہو جاتا ہے اور پریشانی میں دین کو برباد کر لیتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ: اگر ہمارے پاس یہ اشرفیاں نہ ہوتیں تو یہ بڑے لوگ ہماری صافی بنا لیتے یعنی ذلیل و خوار سمجھتے (اور ذلت سے بعض دفعہ دین کا بھی نقصان ہو جاتا ہے، اب مال کے سبب ہماری عزت کرتے ہیں اور عزت کے سبب ہمارا دین محفوظ رہتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ

---

❶ مسند أحمد، مسند الشاميين، حديث مقدام بن معدي كرب، رقم الحديث: [١٧٢٠١]

❷ شرح السنة، كتاب الرقاق، باب استحباب طول العمر للطاعة وتمني المال للخير، رقم الحديث: [٤٠٩٨]

جس شخص کے ہاتھ میں کچھ روپیہ پیسہ ہو اس کی درستی کرتا رہے (یعنی اس کو بڑھاتا رہے، یا کم از کم اس کو برباد نہ کرے) کیونکہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی اس میں محتاج ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اپنے دین ہی پر ہاتھ صاف کرتا ہے (جیسا ؤ ھال ہونے کے مطلب میں ابھی گزرا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ: حلال مال فضول خرچی کو برداشت نہیں کر سکتا (یعنی اکثر وہ اتنا ہوتا ہی نہیں کہ اس کو بے موقع اڑایا جائے اور وہ پھر بھی ختم نہ ہو، اس لیے اس کو سنبھال کر ضرورت میں خرچ کرے تاکہ جلدی ختم ہونے میں پریشانی نہ ہو)۔

آگے حلال مال کے حاصل کرنے کے ذریعوں کی فضیلت کا ذکر ہے۔

⑧ عن أبي سعيدؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن التاجر الصدوق الأمين مع النبيين والصديقين والشهداء)) ❶

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: سچ بولنے والا، امانت والا تاجر (قیامت میں) پیغمبروں اور ولیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

فائدہ: اس میں حلال تجارت کی فضیلت ہے۔

⑨ عن مقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ما أكل احدٌ طعاماً قط خيرًا من أن يأكل من عمل يديه وأن نبي الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يديه)) ❷

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے اچھا نہیں کھایا کہ اپنی دستکاری سے کھائے اور اللہ

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البيوع، باب ماجاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [١٢٠٩]: مسند دارمي، كتاب البيوع، باب في التاجر الصدوق، رقم الحديث: [٢٥٨١]: دارقطني، كتاب البيوع، رقم الحديث: [٢٨١٣]

❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب كسب الرجل وعمله بيده، رقم الحديث: [٢٠٧٢]

تعالیٰ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے۔ (بخاری) اور وہ دستکاری زرہ بنانا ہے، جیسا قرآن مجید میں آیا ہے اور اس سے حلال دستکاری کی فضیلت معلوم ہوئی، البتہ حرام دستکاری گناہ کی چیز ہے جیسے جاندار کا فوٹو لینا یا تصویر بنانا، باجے بنانا۔

⑩ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ((مابعث الله نبيا إلا رعى الغنم)) فقال أصحابه رضي الله عنهم: وأنت؟ فقال: ((نعم كنت أرعىٰ على قراريط لأهل مكة)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اور آپ نے بھی چرائی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں اہل مکہ کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔

فائدہ: قیراط دینار کا چوبیسواں حصہ ہوتا ہے، اور دینار ہمارے سکے سے قریب پونے تین روپے کا ہوتا ہے تو قیراط دو پائی کم دو آنے کا ہوا، غالباً ہر بکری کی چرائی اتنی ٹھہر جاتی ہوگی اور اس سے ایسی مزدوری کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں کئی شخصوں کا کام کیا جائے۔

⑪ عن عتبة بن الندر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن موسى عليه السلام أجر نفسه ثماني سنين أو عشراً)) ❷

حضرت عتبہ بن الندر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کو آٹھ یا دس برس کے لیے نوکر رکھ دیا تھا (حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے پر)۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإجارة، باب رعي الغنم على قراريط، رقم الحديث: [۲۲۶۲]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الرهون، باب إجارة الأجير على طعام بطنه، رقم الحديث: [۲۴۴۴]

فائدۃ: یہ قصہ قرآن مجید میں بھی ہے، اسی لیے ایسی نوکری کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں ایک ہی شخص کا کام کیا جائے۔

۱۲ عن ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ((نهی عن المزارعة وأمر بالمواجرة وقال لابأس بها)) ❶

حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ اس کا کچھ حرج نہیں۔

فائدۃ: اس سے جائز کرایہ کی آمدنی کی اجازت معلوم ہوئی۔

۱۳ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مامن مسلم يغرس غرسا أو يزرع فيأكل منه إنسانٌ أوطيرٌ أو بهيمةٌ إلاكانت له صدقةٌ)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ کوئی درخت لگادے یا کچھ کھیتی کرے، پھر اس سے آدمی یا کوئی پرندہ یا کوئی مویشی کھائے مگر اس شخص کے لیے وہ (بجائے) خیرات ہوتا ہے (یعنی خیرات کا ثواب ملتا ہے)۔

فائدۃ: اس سے کھیتی کرنے کی اور اسی طرح درخت یا باغ لگانے کی کیسی فضیلت ثابت ہوتی ہے، تو یہ بھی آمدنی کا ایک پسندیدہ ذریعہ ہوا۔

۱۴ عن أنس رضی اللہ عنہ أن رجلاً من الأنصار أتى النبي صلى الله عليه وسلم يسئله (ثم قال بعد بيع أشيائه) ((اذهب فاحتطب وبع ـ إلى قوله ـ هذا خيرٌ لك من أن تجيء المسئلة نكتةً في

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب في المزارعه والمواجرة، رقم الحديث: [۱۵۴۹]

❷ صحيح البخاري، كتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، رقم الحديث: [۲۳۲۰]: صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب فضل الغرس والزرع، رقم الحديث: [۱۵۵۳]

وجهك يوم القيمة)) ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (ایک لمبی حدیث میں) کہ ایک شخص انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے گھر سے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ پانی پینے کا منگا کر اور اس کو نیلام کرکے اس کی قیمت میں سے کچھ اناج اور ایک کلہاڑی خرید کر اس کو دے کر) فرمایا کہ: جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو، پھر فرمایا: یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ مانگنے کا کام (قیامت کے دن) تمہارے چہرے پر (ذلت کا) ایک داغ ہو کر ظاہر ہو۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حلال پیشہ کیسا ❷ ہی گھٹیا ہو، اگرچہ گھاس ہی کھودنا ہو، مانگنے سے اچھا ہے، اگرچہ شان ہی بنا کر مانگا جائے، جیسے بہت لوگوں نے چندہ مانگنے کا پیشہ کرلیا ہے، جس سے اپنی ذات اور دوسرے پر گرانی ہوتی ہے، البتہ اگر دینی کام کے لیے عام خطاب سے چندہ کی ضرورت ظاہر کی جائے تو مضائقہ نہیں۔

⑮ عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((إن الله يحب المؤمن المحترف))

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ (حلال) پیشہ کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے۔

فائدہ: اس میں ہر حلال پیشہ آ گیا، کسی حلال پیشے کو ذلیل نہ سمجھنا چاہیے، آگے اس کا ذکر ہے کہ اپنی تسلی کے لیے حلال مال کا ذخیرہ رکھنا بھی مصلحت ہے۔

⑯ عن عمر فكانت هذه خالصة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق على أهله نفقة

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب ما تجوز فيه المسالة، رقم الحديث: [١٦٤١]: سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع المزايدة، رقم الحديث: [٢١٩٨]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، باب الميم، من اسمه مقدام، رقم الحديث: [٨٩٣٤]: المعجم الأوسط للطبراني، التوكل بالله عزوجل، رقم الحديث: [١١٨١]

سنتهم من هذا المال ثم يأخذ مابقي فيجعله مجعل مال الله❶۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ (یہود) بنی نضیر کے اموال (مراد زمینیں ہیں جو بذریعہ فتح مسلمانوں کے قبضے میں آئی تھیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (خرچ کے) لیے مخصوص تھے، آپ اس میں سے اپنی بیبیوں کا خرچ ایک سال کا دے دیتے تھے (اور) جو بچتا، اس کو ہتھیار اور گھوڑوں (یعنی جہاد کے سامان) میں لگا دیتے۔

⑰ عن كعب بن مالك رضي الله عنه قال: قلت يا نبي الله! إن من توبتي أن لا أحدث إلا صدقًا وأن أنخلع من مالى كله صدقةً إلى الله وإلى رسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ((أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك)) فقلت: اني أمسك سهمي الذي بخيبر❷۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنے کل مال کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر کے اس سے دست بردار ہو جاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مال تھام لینا چاہیے، یہ تمہارے لیے بہتر (اور مصلحت) ہے (وہ مصلحت یہی ہے کہ گزر کا سامان اپنے پاس ہونے سے پریشانی نہیں ہونے پاتی) میں نے عرض کیا: تو میں اپنا وہ حصہ تھامے لیتا ہوں جو خیبر میں مجھ کو ملا ہے۔

فائدہ: پہلی حدیث سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بقدر ضرورت ذخیرہ رکھنا اور دوسری حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لیے مشورہ دینا ثابت ہوتا ہے۔

⑱ عن ابن مسعود رضي الله عنه أنه قال: "إني لأكره الرجل فارغًا لا في عمل الدنيا ولا في الاخرة❸"

---

❶ صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، رقم الحديث: [٣٠٩٤]

❷ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبه، رقم الحديث: [٣١٠٢]

❸ المقاصد الحسنة، الباب الأول حرف الهمزه: [١/٢٠٩]: مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الزهد، كلام ابن مسعود، (بتغيير يسير) رقم الحديث: [٣٤٥٦٢]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایسے شخص سے نفرت رکھتا ہوں جو محض بیکار ہو، نہ کسی دنیا کے کام میں ہو اور نہ آخرت کے کام میں ہو۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے متعلق کوئی دینی کام نہ ہو اس کو چاہیے کہ معاش کے کسی جائز کام میں لگے، بیکار عمر نہ گزارے، باقی دینی کام کرنے والوں کا ذمہ دار خود خدا تعالیٰ ہے، وہ معاش کی فکر نہ کریں۔

یہاں تک آمدنی کا ذکر تھا، آگے خرچ کا ذکر ہے۔

⑲ عن المغيرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((إن الله كره لكم ثلاثاً قيل وقال و اضاعة المال وكثرة السوال)) ❶

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مال کے ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

فائدہ: ضائع کرنے کا مطلب بے موقع خرچ کرنا ہے، جس کی کچھ تفصیل حدیث نمبر ا کے ذیل میں مذکور ہے۔

⑳ "عن أنس رضي الله عنه وغيره: الاقتصاد نصف المعيشة وما عال امرءٌ في اقتصادٍ ولا يبقي على صرفٍ كثيرٍ ❷۔

حضرت انس وابو امامہ وابن عباس وعلی رضی اللہ عنہم سے (مجموعاً ومرفوعاً) روایت ہے کہ بیچ کی چال چلنا (یعنی نہ کنجوسی کرے اور نہ فضول اڑائے، بلکہ سوچ سمجھ کر اور سنبھال کر، ہاتھ روک کر کفایت شعاری اور انتظام واعتدال کے ساتھ ضرورت کے موقعوں میں صرف کرے تو اس طرح خرچ کرنا) آدھی کمائی ہے، جو شخص (خرچ کرنے میں اس طرح) بیچ کی چال چلے گا وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول اڑانے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالىٰ ﴿لا يسألون الناس إلحافاً﴾ البقرة: [٢٧٣]: رقم الحديث: [١٤٧٧]: صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب النهي من كثرة المسائل من غير حاجة......الخ، رقم الحديث: [٥٩٣]

❷ المقاصد الحسنة، رقم الحديث: [١٣٠]

فائدہ: اس میں خرچ کے انتظام کا گر بتلا دیا گیا اور دیکھا بھی جاتا ہے کہ زیادہ تر پریشانی و بربادی کا سبب یہی ہے کہ خرچ کا انتظام نہیں رکھا جاتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ہاتھ میں ہے وہ ختم ہو جاتا ہے، پھر قرض لینا شروع کر دیتے ہیں جس کے بُرے نتیجے بے شمار ہیں، دنیا میں بھی جو کہ دیکھے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی جیسا کہ:

㉑ عن محمد بن عبدالله بن جحش قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((والذي نفسي بيده لو قتل رجلٌ في سبيل الله ثم عاش ثم قتل وعليه دينٌ ما دخل الجنة حتى يقضي دينه)) ❶

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے بارے میں فرمایا: یعنی جو کسی کا مالی حق کسی کے ذمے آتا ہو، قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضے میں ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جائے، پھر زندہ ہو کر (سہ بارہ) شہید ہو جائے اور اس کے ذمے کسی کا دَین آتا ہو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کا دَین ادا نہ کیا جائے گا۔

فائدہ: البتہ جو دَین کسی ایسی ضرورت سے لیا کہ شرع کے نزدیک بھی وہ ضرورت ہے اور اس کے ادا کرنے کی دُھن میں بھی لگا رہا، اس کی اجازت ہے ❷۔

ان سب حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ مال کا آمد و خرچ اگر شرع کے موافق ہو تو وہ خدائے تعالیٰ کی ایک نعمت ہے، اس میں کوئی برائی نہیں اور جہاں برائی آتی ہے وہ اس صورت میں جب اس کا آمد و خرچ شرع کے خلاف ہو جیسے حدیثوں میں نکاح کرنے

---

❶ سنن للنسائي، كتاب البيوع، باب التغليظ في الدين، رقم الحديث: [٤٦٨٤]: المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، من اسمه أحمد، رقم الحديث: [٢٧٠]: مستدرك حاكم، كتاب البيوع، حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير، رقم الحديث: [٢٢١٢]

❷ الأحاديث في الترهيب من الدين من الترغيب، سنن إبن ماجه، كتاب الصدقات، باب من دان دينا وهو ينوي قضائه، رقم الحديث: [٢٤٠٨]

کی❶ اور نسل بڑھانے کی تاکید بھی آئی ہے❷ (کما فی الروح الآتی) پھر بی بی اور اولاد کو دشمن بھی فرمایا ہے (تغابن:۱۵) یعنی جب آخرت سے روکے (جلالین) پس ان سب کی ایک حالت ہوئی۔ سو خدا تعالیٰ کی نعمتیں خوب برتو! مگر غلام بن کر، نہ کہ باغی بن کر۔ یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی ہیں اور بعض حدیثیں جو دوسری کتابوں سے لی ہیں، ان کے نام کے ساتھ لفظ عین بڑھا دیا۔

---

❶ أتزوج النساء.....الخ، صحیح البخاري، کتاب النکاح، باب الترغیب في النکاح، رقم الحدیث:[۵۰۶۳]: صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إلیه ووجد مؤنته.....الخ، رقم الحدیث:[۱۴۰۱]

❷ تزوجوا الولود.....الخ، سنن أبي داؤد، کتاب النکاح، باب النهي عن تزویج من لم یلد من النساء، رقم الحدیث:[۲۰۵۰]

روح بستم...(۲۰)

نکاح کرنا اور نسل بڑھانا

(یعنی جس مرد یا عورت کو کوئی عذر نکاح سے روکنے والا نہ ہو، اس کے لیے کبھی مصلحت کے درجے میں اور کبھی ضرورت کے درجے میں اصلی حکم یہی ہے کہ نکاح کر لے) چنانچہ:

① عن ابن أبي نجيح قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مسكينٌ مسكينٌ رجلٌ ليست له امراةٌ)) قالوا: وإن كان كثير المال قال: ((وإن كان كثير المال مسكينةٌ مسكينةٌ امراةٌ ليس لها زوج)) قالوا: وإن كانت كثيرة المال قال: ((وإن كانت كثيرة المال)) ❶

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: محتاج ہے، محتاج ہے وہ مرد جس کی بی بی نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ: اگر چہ وہ بہت مالدار ہو (تب بھی وہ محتاج ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگر چہ وہ بہت مالدار ہو! (پھر فرمایا) محتاج ہے، محتاج ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو! لوگوں نے عرض کیا: اگر چہ وہ بہت مالدار ہو (تب بھی وہ محتاج ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگر وہ بہت مال والی ہو۔

فائدہ: کیونکہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت اور بے فکری، نہ اس مرد کو نصیب ہے

---

❶ المعجم الاوسط للطبراني، باب من اسمه محمد، رقم الحديث: [٦٥٨٩]: شعب الإيمان للبيهقي، فصل في الترغيب في النكاح لمافيه من العون على حفظ الفرج، رقم الحديث: [٥٤٨٣]

جس کی بی بی نہ ہو، اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جس کا خاوند نہ ہو، چنانچہ دیکھا بھی جاتا ہے۔ اور نکاح میں بڑے بڑے فائدے ہیں دین کے بھی اور دنیا کے بھی، چنانچہ:

② عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یامعشر الشباب! من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج)) ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! جو شخص تم میں گھر ہستی کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھتا ہو (یعنی بی بی کے حقوق ادا کرسکتا ہو) اس کو نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا ہے اور شرمگاہ بچانے والا ہے (یعنی حرام نگاہ سے اور حرام فعل سے آسانی کے ساتھ بچ سکتا ہے)۔

فائدہ: اس کا دینی فائدہ ہونا ظاہر ہے اور دنیوی فائدہ ایک تو نمبر ا میں مذکور ہو چکا ہے اور کچھ آگے مذکور ہوتے ہیں۔

③ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تزوجوا النساء فإنهن یأتینکم بالأموال)) ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: عورتوں سے نکاح کرو، وہ تمہارے لیے مال لائیں گی۔

فائدہ: یہ بات اس وقت ہے جب میاں بی بی دونوں سمجھ دار، ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں، ایسی حالت میں مرد تو یہ سمجھ کر کہ میرے ذمہ خرچ بڑھ گیا ہے کمانے کی زیادہ کوشش کرے گا اور عورت گھر کا ایسا انتظام کرے گی جو مرد نہیں کرسکتا، اور اس حالت میں راحت اور بے فکری لازم ہے اور مال کا یہی فائدہ ہے، یہ مطلب ہوا مال لانے کا۔

④ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح البخاري، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، رقم الحدیث: [٥٠٦٦]
صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إلیه ووجد مؤنه، رقم الحدیث: [١٤٠٠]

❷ مستدرک للحاکم، کتاب النکاح، رقم الحدیث: [٢٦٧٩]

أي النساء خيرٌ؟ قال: ((التي تسره إذا نظر و تطيعه إذا أمر و لا تخالفه في نفسها و مالها بما يكره)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے (دل) خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجا لائے اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے اس کے خلاف نہ کرے۔

فائدہ: خوشی اور فرمانبرداری اور موافقت کتنے بڑے فائدے ہیں۔

⑤ عن علي رضي الله عنه أنها (فاطمةَ) جرت بالرحا حتى أثر في يدها واستقت بالقربة حتى اثرت في نحرها كنست البيت حتى اغبرت ثيابها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم خدمٌ فقلت: لو أتيت أباك فسألته خادمًا فأتته فوجدت عنده حداثاً فرجعت فاتاها من الغد. الى قوله ((اتقي الله يا فاطمة! وأدى فريضة ربك واعملي عمل أهلك)) ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ اور سینے میں چکی پیسنے سے اور پانی ڈھونے سے نشان پڑ گئے اور جھاڑو کی گرد اور چولہے کے دھوئیں سے کپڑے میلے ہو گئے، کہیں سے کچھ لونڈیاں آئی تھیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو اور اپنے پروردگار کا فرض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو۔

فائدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑی کون ہوگی جو گھر کا کام نہ کرے؟ تو گھر کا انتظام رکھنا کتنا بڑا فائدہ ہے۔

---

❶ سنن النسائي، كتاب النكاح، باب أي النساء خير، رقم الحديث: [۳۲۳۱]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الخراج والإمارة والفيءِ باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، رقم الحديث: [۲۹۸۸]: مسند احمد، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن أبي طالب، رقم الحديث: [۱۳۱۳]

⑥ عن معقل بن يسارٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((تزوجوا الودود الولود فإني مكاثرٌ بكم الأمم)) ❶

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچے جننے والی ہو (اگر وہ بیوہ ہے تو پہلے نکاح سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے اور اگر کنواری ہے تو اس کی تندرستی سے اور اس کے خاندان کی نکاح کی ہوئی عورتوں سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے) کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کروں گا (کہ میری امت اتنی زیادہ ہے)۔

فائدہ: اولاد کا ہونا بھی کتنا بڑا فائدہ ہے، زندگی میں بھی کہ وہ سب سے بڑھ کر اپنے خدمت گزار و مددگار اور فرمانبردار اور خیر خواہ ہوتے ہیں، (کما هو مشاهد في الأكثر) اور مرنے کے بعد اس کے لیے دعا بھی کرتے ہیں ❷۔ اور اگر آگے نیک نسل چلی تو اس کے دینی راستے پر چلنے والے مدتوں تک رہتے ہیں۔ (روح دوم نمبر ۵) اور قیامت میں بھی اس طرح کہ جو بچپن میں مر گئے وہ اس کو بخشوائیں گے ❸۔ اور جو بالغ ہو کر نیک ہوئے وہ بھی سفارش کریں گے۔ (روح سوم نمبر ۶ و نمبر ۷) اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے جس سے دنیا میں بھی قوت بڑھتی ہے اور قیامت میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فخر فرمائیں گے۔ سو نکاح نہ کرنا اتنے فائدوں کو برباد کرنا ہے اور اگر کسی ملک میں شرع کے موافق باندی مل سکے، ان فائدوں کے حاصل کرنے میں

---

❶ سنن أبي داؤد، باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء، رقم الحديث: [٢٠٥٠]: سنن النسائي، كتاب النكاح، باب النهي عن تزويج المرأة التي لم تلد، رقم الحديث: [٣٢٢٧]

❷ صحيح مسلم، كتاب الوصيه، باب مايلحق الإنسان من الثواب، بعد وفاته، رقم الحديث: [١٦٣١]: مشكوٰة المصابيح، كتاب العلم، الفصل الأول، رقم الحديث: [٢٠٣]

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة و الآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه

وہ بھی بجائے بی بی کے ہے، پس بدون معقول عذر کے حلال عورت سے خالی رہنے کی برائی آئی ہے، چنانچہ:

⑥ عن أبي ذر رضي الله عنه دخل عكاف بن بشر التميمي على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ((يا عكاف! هل لك من زوجة؟)) قال: لا، قال: ((ولا جارية؟)) قال: ولا جارية قال: ((وأنت موسر بخير)) قال: وأنا موسر بخير قال: ((أنت إذا من إخوان الشياطين لوكنت من النصارى كنت من رهبانهم إن سنتنا النكاح شراركم عزابكم -إلى قوله- ماللشيطان سلاح أبلغ في الصالحين من النساء إلا المتزوجون أولئك المطهرون المبرء ون من الخنا)) ❶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عکاف بن بشیر تمیمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عکاف! کیا تمہارے پاس بی بی ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور باندی بھی نہیں؟ عرض کیا: باندی بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور خیر سے تم مالدار بھی ہو، وہ بولے: خیر سے میں مالدار بھی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم اس حالت میں شیطان کے بھائی ہو، اگر تم نصاریٰ میں سے ہوتے تو ان کے راہبوں میں سے ہوتے، ہمارا (یعنی اہل اسلام کا) طریقہ نکاح کرنا ہے (یا شرعی باندی رکھنا)، تم میں سب سے بدتر مجرد لوگ ہیں، شیطان کے پاس کوئی ہتھیار جو نیک لوگوں میں پورا اثر کرنے والا ہو، عورتوں سے بڑھ کر نہیں، مگر جو لوگ نکاح کیے ہوئے ہیں وہ گندی باتوں سے پاک وصاف ہیں۔

فائدہ: یہ اس حالت میں ہے جب نفس میں عورت کا تقاضا ہو، سو جب حلال نہ ہوگی، حرام کا ڈر ظاہر ہے، اور یہ سب فائدے دین ودنیا کے جو ذکر کیے گئے پورے طور سے اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب میاں بیوی میں محبت ہو اور محبت اس وقت ہوتی ہے جب ایک دوسرے کے حقوق کا ذکر کیا جاتا ہے، باقی حقوق اس سے سمجھ میں آجائیں گے، بی بی کے حقوق یہ ہیں:

---

❶ مسند أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري، رقم الحديث: [٢١٤٥٠]

⑧ عن أبي موسى الأشعري ﷺ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ثلثة لهم أجران - إلى قوله - ورجل كانت عنده أمة يطاها فأدبها فأحسن تاديبها وعلمها فأحسن تعليمها ثم أعتقها فتزوجها فله أجران)) ❶

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کی فضیلت فرمائی جس کے پاس کوئی باندی تھی اس نے اس کو (دینی) ادب اور علم اچھی طرح سکھلایا پھر اس کو آزاد کر دیا پھر اس کی شادی کروائی تو اس کے لیے دُہرا اجر ہے۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ بی بی کا حق باندی سے زیادہ ہی ہے، تو اس کو علم دین سکھانے کی کیسی کچھ فضیلت ہوگی، اور روح نمبر ۴ میں اس کا حکم قرآن سے مذکور ہوا ہے۔

⑨ عن أبي هريرة ﷺ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((استوصوا بالنساء خيرًا فإنهن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساءِ)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب العلم، باب تعليم الرجل منه وأهله، رقم الحديث: [۹۷]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، رقم الحديث: [۱۵۴]: صحيح البخاري، كتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة لربه ونصح سيده، رقم الحديث: [۲۵۴۷]: الأدب المفرد، باب إذا نصح العبد لسيده، رقم الحديث: [۲۰۳]

❷ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الوصلة بالنساء، رقم الحديث: [۵۱۸۶]: صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الوصية بالنساء، رقم الحديث: [۱۴۶۸]

حق میں (تم کو) اچھے برتاؤ کی نصیحت (کرتا ہوں، تم اس کو) قبول کرو، کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے، سو اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے، اور اگر اس کو اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لیے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت قبول کرو۔

فائدہ: سیدھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کوئی بات بھی تمہاری طبیعت کے خلاف نہ ہو، سو اس کوشش میں کامیابی نہ ہوگی، انجام کار طلاق کی نوبت آئے گی، اس لیے معمولی باتوں میں درگزر کرنا چاہیے۔ نیز زیادہ سختی یا بے پروائی کرنے سے بھی عورت کے دل میں شیطان دین کے خلاف باتیں پیدا کر دیتا ہے، اس کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

(۱۰) عن حكيم بن معاوية رضي الله عنه القشيري عن أبيه قال: قلت يا رسول الله! ماحق زوجة أحدنا عليه؟ قال: ((إن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت)) [1]

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جب کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو! (یعنی قصور پر بھی منہ پر مت مارو اور بے قصور مارنا تو سب جگہ بُرا ہے) اور نہ اس کو بُرا کوسنا اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑو مگر گھر کے اندر اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)۔

(۱۱) عن عبدالله بن زمعة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا يجلد أحدكم امراته جلد العبد ثم يجامعها في

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، رقم الحديث: [٢١٤٢]

آخر الیوم)) ❶

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی شخص اپنی بی بی کو غلام کی سی مار نہ دے، پھر شاید دن کے ختم ہونے پر اس سے ہم بستری کرنے لگے۔

فائدہ: یعنی پھر کیسے آنکھیں ملیں گی؟

⑫ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم و ذلك بعد أن أمرنا بالحجاب فدخل علينا فقال: ((احتجبا منه)) فقلنا: يا رسول الله! أليس أعمى؟ لا يبصرنا ولا يعرفنا قال: ((أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه؟)) ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں، اتنے میں حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) آئے اور یہ واقعہ ہم کو پردے کا حکم ہونے کے بعد کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردے میں ہو جاؤ! ہم نے عرض کیا: کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ ہم کو دیکھتے ہیں، نہ ہم کو پہچانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں؟

فائدہ: یہ بھی بی بی کا حق ہے، اس کو نامحرم سے ایسا پردہ کرا دے کہ نہ یہ اس کو دیکھے، نہ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب مايكره من ضرب النساء، رقم الحديث: [٥٢٠٤]: صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، رقم الحديث: [٢٨٥٥]: جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب عن سورة الشمس وضحها، رقم الحديث: [٣٣٤٣]

❷ جامع الترمذي، أبواب الأدب، باب ماجاء في احتجاب النساء من الرجال، رقم الحديث: [٢٧٧٨] سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في قوله عزوجل ﴿وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن﴾ رقم الحديث: [٤١١٢]

وہ اس کو دیکھے، اور اس میں بی بی کے دین کی بھی حفاظت ہے، اس لیے کہ تجربہ ہے کہ کسی سے جس قدر زیادہ خصوصیت ہوتی ہے اسی قدر اس سے زیادہ تعلق ہوتا ہے، اور جتنی کوئی چیز عام ہوتی ہے اس سے کم تعلق ہوتا ہے، اور پردے میں یہ خصوصیت ظاہر ہے، اس لیے تعلق بھی زیادہ ہوگا اور جتنا تعلق بی بی سے زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کا حق زیادہ ادا ہوگا، تو پردے میں بی بی کا دنیا کا نفع بھی زیادہ ہوگا۔ آگے خاوند کا حق مذکور ہوتا ہے۔

⑬ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لو كنت آمر أحدًا أن يسجد لأحدٍ لأمرت الزوجة أن تسجد زوجها)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو بی بی کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

فائدہ: اس سے کتنا بڑا حق شوہر کا ثابت ہوتا ہے۔

⑭ عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه مرفوعاً ((والذي نفس محمد بيده لا تؤدي المرأة حق ربها حتى تودي حق زوجها)) ❷

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے گی۔

فائدہ: یعنی صرف نماز و روزہ کر کے یوں نہ سمجھ بیٹھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا، وہ حق بھی پورا ادا نہیں ہوا۔

---

❶ سنن ابي داؤد، كتاب النكاح، باب في حق الزوج على المراءة، رقم الحديث: [٢١٤٢]: سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المرأة، رقم الحديث: ١٨٥٣، جامع الترمذي، أبواب الرضاع، باب ماجاء في حق الزوج على المرأة، رقم الحديث: [١١٥٩]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المرأة، رقم الحديث: [١٨٥٣]

⑮ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ رفعه ((اثنان لا تجاوز صلوٰتهما روسهما عبدٌ ابقٌ عن مواليه حتى يرجع إليهم وامرأةٌ عصت زوجها حتى ترجع)) ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کی نماز اس کے سر سے آگے نہیں بڑھتی (قبول نہیں ہوتی) جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور جب تک وہ اس سے باز نہ آجائے۔

یہاں تک نکاح کی تاکید اور حقوق کا مضمون ہو چکا، البتہ اگر نکاح سے روکنے والا کوئی عذر قوی ہو تو اس حالت میں نہ مرد کے لیے نکاح ضروری رہتا ہے، نہ عورت کے لیے، اگلی حدیثوں میں بعضے عذروں کا بیان ہے۔

⑯ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ أتى رجلٌ بابنته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إن ابنتي هذه أبتْ أن تتزوج فقال لها: ((اطيعي أباك)) قالت: والذي بعثك بالحق لا أتزوج حتى تخبرني ماحق الزوج على زوجته - إلى قولها - والذي بعثك بالحق لا أتزوج أبدًا فقال صلى الله عليه وسلم: ((لاتنكحوهن إلا باذنهن)) ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا کہ: یہ میری بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: (نکاح کے بارے میں) اپنے باپ کا کہنا مان لے، اس نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا، میں نکاح نہ کروں گی جب تک آپ مجھ کو یہ نہ بتلا دیں کہ خاوند کا حق بی بی کے ذمہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس میں

---

❶ المعجم الاوسط للطبراني، باب السين من اسمه سهل، رقم الحديث: [٣٦٢٨]: المعجم الصغير للطبراني، باب السين من اسمه سهل: [٤٧٨]

❷ صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، باب معاشر الزوجين، رقم الحديث: [٤١٦٣]: مصنف ابن أبي شيبه، باب ماحق الزوج على امرأته؟ رقم الحديث: [١٧١٢٣]

بعضے بڑے حقوق کا ذکر ہے) اس نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا، میں کبھی نکاح نہ کروں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح (جب وہ شرعاً با اختیار ہوں) بدون ان کی اجازت کے مت کرو۔

فائدہ: اس کا یہ عذر تھا کہ اس کو امید نہ تھی کہ خاوند کا حق ادا کر سکوں گی، آپ ﷺ نے اس کو مجبور نہیں فرمایا۔

⑰ عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أنا وامرأةٌ، سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة)) وأوما يزيد بن زريع بالوسطى والسبابة ((امرئةٌ امت من زوجها ذات منصبٍ وجمالٍ حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا او ماتوا)) ❶

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اور وہ عورت جس کے رخسار (محنت مشقت سے) بدرنگ ہو گئے ہوں، قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی۔ یعنی ایسی عورت جو اپنے خاوند سے بیوہ ہو گئی ہو اور شان و شوکت والی اور حسن و جمال والی ہے (جس کے طالب نکاح بہت سے ہو سکتے ہیں مگر) اس نے اپنے کو یتیموں (کی خدمت) کے لیے مقید کر دیا، یہاں تک کہ (سیانے ہو کر) جدا ہو گئے یا مر گئے۔

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب عورت کو یہ اندیشہ ہو کہ دوسرا نکاح کرنے سے بچے برباد ہو جائیں گے۔ پہلی حدیث میں پہلے نکاح کا اور دوسری حدیث میں دوسرے نکاح کا عذر ہے، یہ عذر عورت کے لیے تھے، آگے مردوں کے عذر کا ذکر ہے۔

⑱ عن يحيى بن واقد رضي الله عنه رفعه ((اذا كانت سنة ثمانين ومائة فقد أحللت لأمتي العزبة والترهب في رؤوس الجبال)) ❷

---

❶ سنن ابي داؤد، كتاب الأدب، باب في فضل من عال يتامى، رقم الحديث: [٥١٤٩]

❷ شرح صحيح البخارى لابن بطال، كتاب التعبير: [٢٠٥/١٠]: جامع الأصول في أحاديث الرسول بحواله زرين، رقم الحديث: [٩٣٨٥]

حضرت یحییٰ بن واقد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک سو اسی ۱۸۰ھ ہو (یعنی پیغمبر ﷺ کے زمانے سے پونے دوسو برس کے قریب گزر جائیں جس میں فتنوں کی کثرت ہوگی، اور بعض روایات میں دوسو برس آئے ہیں، کما في تخريج العراقي على الإحياء، عن أبي يعلىٰ والخطابي، سوالکی کسر کو شمار نہ کرنے سے دونوں کا ایک ہی مطلب ہوا) میں (اس وقت) اپنی امت کے لیے مجرد رہنے کی اور تعلقات چھوڑ کر پہاڑیوں کی چوٹیوں میں رہنے کی اجازت دیتا ہوں۔

فائدہ: اس کا مفصل مطلب آگے آتا ہے۔

⑲ عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه وأبي هريرة رضي الله عنه مرفوعًا ((يأتي على الناس زمانٌ يكون هلاك الرجل على يد زوجته وأبويه وولده يعيرونه بالفقر ويكلفونه مالا يطيق فيدخل المداخل التي يذهب فيها دينه فيهلك)) ❶

حضرت ابن مسعود و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بی بی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس کو ناداری سے عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی فرمائش کریں گے جس کو یہ اٹھا نہیں سکے گا، سو یہ ایسے کاموں میں گھس جائے گا جس میں اس کا دین جاتا رہے گا، پھر یہ برباد ہو جائے گا۔

فائدہ: حاصل اس عذر کا ظاہر ہے کہ جب دین کے ضرر کا قوی اندیشہ ہو اور بعضے آدمی کم ہمتی سے نکاح نہیں کرتے اور پرائے ٹکڑوں پر پڑے رہتے ہیں ان کی نسبت یہ حدیث آئی ہے۔

⑳ عن عياضٍ رضي الله عنه بن حمارٍ مرفوعًا ((وأهل النار خمسةٌ

---

❶ بيهقي، في الزهد الكبير، فصل في ترك الدنيا ومخالفة النفس والهوى، رقم الحديث: [۴۳۹]: تخريج أحاديث الإحياء، (۲/۹۴۴)، رقم الحديث: [۱۲۸۴]

الضعيف الذي لا زبر له الذين هم فيكم تبعٌ لا يبغون أهلاً ولا مالاً)) ❶

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ آدمی دوزخی ہیں (ان میں سے) ایک وہ کم ہمت ہے جس کو (دین کی) عقل نہیں، جو لوگ تم میں طفیلی بن کر رہتے ہیں، نہ اہل وعیال رکھتے ہیں، نہ مال رکھتے ہیں۔

اور بیبیوں کی طرح اولاد کے بھی حقوق ہیں، جن کا حکم بھی ہے اور ان کے ادا کرنے سے یہ بھی زیادہ امید ہے کہ وہ زیادہ خدمت کریں گے، ان میں دینی حقوق کا ذکر روح دوم کے نمبر ۴، ۶، ۷ میں اور روح سوم نمبر ۶، ۷ میں ہو چکا ہے، اور ان کا دنیوی حق یہ ہے کہ جن چیزوں سے دنیا کا نفع اور آرام ملتا ہے وہ بھی سکھلا دے۔

(21) عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعًا ((علموا أبناء كم السباحة والرمي والمرأة المغزل)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیرنا اور تیر چلانا سکھاؤ اور عورت کو کاتنا سکھلاؤ۔

فائدہ: ان تینوں کا نام مثال کے طور پر ہے، مراد سب ضرورت کی چیزیں ہیں۔ یہ سب حدیثیں جمع الفوائد سے لی گئیں اور بعض حدیثیں جو دوسری کتابوں سے لی گئی ہیں ان کے نام کے ساتھ لفظ عین بڑھا دیا گیا ہے، فقط۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، رقم الحديث: [۲۸۶۵]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، فصل في حقوق الأولاد والأهلين، رقم الحديث: [۸۲۹۷]

رُوح بست و یکم ... ﴿۲۱﴾

دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا

اس سے دین میں پختگی اور دل میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ہمیشہ یوں سوچا کرے کہ دنیا ایک ادنیٰ درجے کی چیز اور پھر ختم ہونے والی ہے (خاص کر اپنی عمر تو بہت جلد گزر جائے گی اور آخرت ایک شاندار چیز اور آنے والی ہے) جس میں موت تو بہت ہی جلد آ کھڑی ہو گی، پھر لگاتار یہ واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے، قبر کا ثواب و عذاب، قیامت کا حساب کتاب، جنت اور دوزخ کی جزا و سزا، اسی مضمون کی چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں:

آیت①: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ [1]

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی مثلاً عورتیں ہیں اور بیٹے ہیں اور لگے ہوئے ڈھیر ہیں سونے چاندی کے اور نشان لگے ہوئے گھوڑے ہیں اور دوسرے مواشی ہیں اور زراعت ہے (لیکن) یہ سب استعمال کی چیزیں ہیں دنیوی زندگی کی، اور انجام کار کی (خوبی کی چیز) تو اللہ ہی کے پاس ہے (جو بعد موت کے کام آوے گی جس کی خبر دینے کا آگے حکم ہے یعنی) آپ (ان لوگوں سے یہ) فرما دیجیے کیا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان (مذکورہ چیزوں سے؟ (سو سنو) ایسے لوگوں کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے ہیں ان کے

---

[1] ال عمران: [۱۴، ۱۵]

مالک (حقیقی) کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں (یعنی بہشت) جن کے پائیں میں نہریں جاری ہیں، ان (بہشتوں) میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور (ان کے لیے) ایسی بیبیاں ہیں جو (ہر طرح) صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کے لیے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

آیت ②: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: جو کچھ (دنیا میں) تمہارے پاس ہے وہ (ایک روز) ختم ہو جاوے گا (خواہ زوال سے یا موت سے) اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہے گا۔

آیت ③: ﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک یعنی (آخرت میں اس دنیا سے) ثواب کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہیں، یعنی اعمال صالحہ پر جو جو امیدیں وابستہ ہوئی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور ان سے بھی زیادہ ثواب ملے گا، بخلاف متاع دنیا کے کہ اس سے خود دنیا ہی میں امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور آخرت میں تو احتمال ہی نہیں۔

آیت ④: ﴿اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ﴾

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلے میں) دنیوی حیات (ہرگز قابل اشتغال مقصود نہیں کیونکہ) وہ محض لہو ولعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا (قوت و جمال میں اور دنیوی ہنر و کمال میں) اور اموال و اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بتلانا ہے (آگے دنیا کے زوال کو ایک مثال سے بیان

---

❶ النحل: [۹۶]

❷ الکہف: [۴۶]

کر کے فرماتے ہیں) اور آخرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں (کفار کے لیے) عذاب شدید ہے اور (اہل ایمان کے لیے) خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔

آیت⑤: ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو، حالانکہ آخرت دنیا سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔

⑥ عن المستورد بن شدادٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((والله ما الدنيا في الأخرة إلا مثل ما يجعل أحدكم أصبعه هذه في اليم فلينظر بم ترجع؟)) ❷

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ: خدا کی قسم! دنیا کی نسبت بمقابلے آخرت کے صرف ایسی ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے، پھر دیکھے کتنا پانی لے کر واپس آتی ہے (اس پانی کو جو نسبت تمام دریا سے ہے، وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے)۔

⑦ عن جابرٍ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرَّ بجدي ميتٍ قال: ((أيكم يحب أن هذا له بدرهم؟)) فقالوا: مانحب أنه لنا بشيءٍ فقال: ((فوالله للدنيا أهون على الله من هذا عليكم)) ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کان کٹے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جائے؟ لوگوں نے عرض کیا: (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ چیز کے بدلے بھی مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ کی! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے

---

❶ أعلیٰ: [١٦، ١٥]

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة، رقم الحديث: [٢٨٥٨]

❸ صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، رقم الحديث: [٢٩٥٧]

جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔

⑧ عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضةٍ ماسقى كافرًا منها شربةً)) ❶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی پینے کو نہ دیتا۔

⑨ عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أحب دنياه أضر بآخرته ومن أحب آخرته أضر بدنياه فآثروا مايبقى على ما يفنى)) ❷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کا ضرر کرے گا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کا ضرر کرے گا، سو تم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو) فانی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو!

⑩ عن كعب بن مالك رضي الله عنه عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ماذئبان جائعان أرسلا في غنمٍ بافسدلها من حرص المرء على المال والشرف لدينه)) ❸

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، رقم الحديث: [۲۳۲۰]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، رقم الحديث: [۴۱۱۰]

❷ مسند أحمد، اول مسند الكوفين، حديث أبي موسى الأشعرى، رقم الحديث: [۱۹۶۹۸]: شعب الإيمان للبيهقي، فصل في الزهد وقصر الأمل، رقم الحديث: [۹۸۵۴]

❸ جامع الترمذي، بواب الزهد، رقم الباب ۴۳، رقم الحديث: [۲۳۷۶]: مسند دارمي، كتاب الرقاق، باب ماذئبان جائعان، رقم الحديث: [۲۷۷۲]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اگر دو بھوکے بھیڑئیے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ نہ کریں گے جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے۔

فائدہ: یعنی ایسی محبت کہ اس میں دین کے تباہ ہونے کی بھی پروا نہ رہے اور یہ بڑائی چاہنا بھی دنیا کا ایک بڑا حصہ ہے، خواہ دینی سرداری ہو جیسے رئیس یا حاکم یا صدر انجمن وغیرہ بن کر اپنی شان وشوکت یا حکومت چاہتا ہو، قرآن مجید میں بھی اس کی برائی آئی ہے، چنانچہ:

آیت⑪: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: یہ عالم آخرت ہم ان لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ تو (نفس کے لیے) بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد (یعنی گناہ اور ظلم) کرنا چاہتے ہیں۔

البتہ اگر بے چاہے اللہ تعالیٰ کسی کو بڑائی دے دے اور وہ اس بڑائی سے دین میں کام لے، وہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جیسا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے قیامت کے دن فرمائے گا: کیا میں نے تجھ کو سرداری نہ دی تھی۔ (مسلم) اس سے بڑائی کا نعمت ہونا ظاہر ہے۔ اور جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو وجاہت والا فرمایا۔ (الاحزاب) اور جیسا عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا و آخرت میں وجاہت والا فرمایا۔ (آل عمران) یہاں تک کہ بعض حضرات انبیاء علیہم السلام کو سلطنت تک عطا فرمائی، جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام بادشاہ تھے (ص وغیرہ) بلکہ دین کی خدمت کے لیے خود سرداری کی خواہش کرنا بھی مضائقہ نہیں، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے ملکی خزانوں پر بااختیار ہونے کی خود خواہش کی۔ (یوسف) لیکن باوجود نعمت اور جائز ہونے کے پھر بھی اس میں خطرہ ہے، چنانچہ:

⑫ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مامن رجلٍ ولي عشرة إلا ياتي يوم القيمة مغلولةً يده إلى

---

❶ القصص: [۸۳]

عنقه حتى يقضى بينه و بينهم)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی، یہاں تک کہ یا تو اس کا انصاف (جو دنیا میں کیا ہوگا) اس کی مشکیں کھلوادے گا اور یا بے انصافی (جو اس نے دنیا میں کی ہوگی) اس کو ہلاکت میں ڈال دے گی۔

فائدہ: اس کا خطرہ ہونا ظاہر ہے۔

⑬ عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نام على حصير فقام وقد أثر في جسده فقال ابن مسعود: يا رسول الله! لو أمرتنا أن نبسط لك و نعمل فقال: ((ما لي و للدنيا وما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها)) ❷

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہو گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجیے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ، میری اور دنیا کی تو مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے پھر اس کو چھوڑ کر (آگے) چل دے۔

⑭ عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

---

❶ مسند دارمي، كتاب السير، باب في التشديد في الأمارة، رقم الحديث: [٢٥٥٧]: المعجم الاوسط للطبراني، باب الألف من اسمه أحمد رقم الحديث: [٢٨٦]

❷ مسند أحمد، مسند عبدالله بن مسعود، رقم الحديث: [٣٢٠٨]: جامع الترمذي، أبواب الزهد، رقم الباب ٣٤، رقم الحديث: [٢٣٧٧]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، رقم الحديث: [٤١٠٩]

((الدنیا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها یجمع من لا عقل له)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو، اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کو (حد ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔

⑮ عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ((حب الدنیا رأس كل خطیئة)) ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے خطبے میں یہ بھی فرماتے تھے کہ: دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

⑯ عن جابرٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((هذه الدنیا مرتحلة ذاهبة وهذه الأخرة مرتحلةٌ قادمةٌ ولكل واحدٍ منهما بنون فإن استطعتم أن لا تكونوا من بني الدنیا فافعلوا فإنكم اليوم في دار العمل ولا حساب وأنتم غدًا في دار الأخرة ولا عمل)) ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (ایک لمبی حدیث میں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا ہے جو سفر کرتی ہوئی جا رہی ہے اور یہ آخرت ہے جو سفر کرتی ہوئی آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند ہیں، سو اگر تم یہ کر سکو کہ دنیا کے فرزندوں میں نہ بنو تو ایسا کرو! کیونکہ آج دار العمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے، اور تم کل کو

---

❶ مسند أحمد، الملحق المستدرک من مسند الأنصار بقية خامس عشر الانصار، مسند الصديقه عائشة بنت الصديق، رقم الحديث: [۲۴۴۱۹]: شعب الإيمان للبيهقي، الزهد وقصر الأمل، فصل فيما بلغنا عن الصحابة، رقم الحديث: [۱۰۶۳۸]

❷ جامع الأصول، حرف الميم، الكتاب الأول في المواعظ والرقاق، رقم الحديث: [۸۳۸۰]

❸ شعب الإيمان للبيهقي، الزهد وقصر الأمل، فصل فيما بلغنا عن الصحابة، رقم الحديث: [۱۰۱۳۲]

آخرت میں ہوگے اور وہاں حساب ہوگا اور عمل نہ ہوگا۔

⑰ عن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للاسلام﴾ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن النور إذا دخل ألصدر إنفسخ)) فقيل: يا رسول الله ! هل لذلك من علمٍ يعرف؟ قال: ((نعم التجافي من دار الغرور و الإنابة إلى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله)) ❶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نور سینے میں داخل ہوتا ہے وہ کشادہ ہوجاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا اس کی کوئی علامت ہے جس سے (اس نور کی) پہچان ہوجائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! دھوکے کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی اور ہمیشہ رہنے کے گھر کی طرف (یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہو جانا، اور موت کے لیے اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جانا۔

یہاں تک دنیا سے دل ہٹانے کا مضمون تھا، آگے آخرت سے دل لگانے اور اس کے خیال رکھنے کا مضمون ہے۔

⑱ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اكثروا ذكر هاذم اللذات يعني الموت)) ❷

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي، الزهد وقصر الأمل، رقم الحديث: [١٠٠٦٨]: مستدرک حاکم، كتاب الرقاق، رقم الحديث: [٧٨٦٣]

❷ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، رقم الحديث: [٢٣٠٧]: سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، رقم الحديث: [١٨٢٤]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد، رقم الحديث: [٤٢٥٨]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کو۔

(۱۹) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تحفۃ المؤمن الموت))❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت تحفہ ہے مومن کا۔

فائدہ: سو تحفے سے خوش ہونا چاہیے، اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے یعنی اللہ و رسول کے احکام کو بجا لائے، کوتاہی پر توبہ کرے۔

(۲۰) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبي فقال: ((کن في الدنیا کأنك غریبٌ أو عابر سبیلٍ)) وکان ابن عمر یقول: "إذا أمسیت فلا تنتظر الصباح و إذا أصبحت فلا تنتظر المساء"❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑے، پھر فرمایا: دنیا میں اس طرح رہ جیسے گویا تو پردیسی ہے (جس کا قیام پردیس میں عارضی ہوتا ہے، اس لیے اس سے دل نہیں لگاتا) یا (بلکہ ایسی طرح رہ جیسے گویا تو) راستے میں چلا جارہا ہے (جس کا بالکل قیام ہی نہیں)۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: جب شام کا وقت آئے تو صبح کے وقت کا انتظار مت کر اور جب صبح کا وقت آئے تو شام کے وقت کا انتظار مت کر...... الخ۔

(۲۱) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً ((إن العبد المؤمن إذا کان في انقطاع من الدنیا وإقبالٍ من الآخرۃ نزل إلیه ملٰئکةٌ من

---

❶ شعب الإیمان للبیهقي، باب في الصبر علی المصائب، فصل ومایلحق بالصبر، رقم الحدیث: [۹۷۳۰]

❷ صحیح البخاري، کتاب الرقاق، باب قول النبي صلی اللہ علیه وسلم، کن في الدنیا کانک .... رقم الحدیث: [۶۴۱۶]

السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم كفنٌ من أكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجيُ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول: أيتها النفس الطيبة اخرجي إلى مغفرة من الله ورضوانٍ - إلى قوله - فإذا أخذها لم يدعوها في يده طرفة عينٍ حتى يأخذوها فيجعلوها فى ذلك الكفن وفي ذلك الحنوط -الى قوله - فيصعدون بها فلايمرون يعني بها على ملاءٍ من الملئكة إلا قالوا: ما هذا الروح الطيب؟ فيقولون: فلان بن فلان بأحسن أسمائه التى كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها إلى السمآء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماءٍ مقربوها إلى السماء التي تليها حتى ينتهي به إلى السماء السابعة فيقول الله عزوجل: اكتبوا كتاب عبدي في عليين و أعيدوه إلى الأرض - إلى قوله - فتعاد روحه في جسده فياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له: من ربك؟ فيقول: ربى الله فيقولان له: مادينك؟ فيقول: ديني الإسلام فيقولان: ماهذا الرجل الذى بعث فيكم؟ فيقول: هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له: وما علمك ؟ فيقول: قرات كتاب الله فأمنت به و صدقت فينادي منادٍ في السماء: أن صدق عبدي فافرشوه من الجنة وافتحواله باباً إلى الجنة قال: فياتيه من روحها وطيبها)) ❶

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب مومن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اس کے پاس سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے، پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: اے جان پاک! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا

---

❶ مسند أحمد، اول مسند الكوفيين، حديث البراء بن عازب، رقم الحديث: [١٨٥٣٤]

مندی کی طرف چل! پھر جب اس کو لے لیتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اس کو کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے اور اس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اس کو لے کر (اوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے) فرشتوں کی جس جماعت پر گزر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں: یہ پاک روح کون ہے؟ یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اس کا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے، پھر آسمان دنیا تک اس کو پہنچاتے ہیں اور اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے، حق تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں رکھ دو اور اس کو (سوال و جواب کے لیے) زمین کی طرف لے جاؤ سو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے (مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی، بلکہ اس عالم کے مناسب جس کی حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی) پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر کہتے ہیں: یہ شخص کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنے والا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے صحیح صحیح جواب دیا، اس کے لیے جنت کا فرش کر دو اور اس کو جنت کی پوشاک پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو، سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے (اس کے بعد اسی حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا جو بالکل اس کی ضد ہے)۔

فائدہ: اس کے بعد یہ واقعات ہوں گے:

- صور پھونکا جاوے گا۔
- سب مردے زندہ ہوں گے۔
- میدان حشر کی بڑی بڑی ہولناکیاں ہوں گی۔
- حساب کتاب ہوگا۔
- اعمال تولے جائیں گے، کسی کا حق رہ گیا ہوگا تو اس کی نیکیاں دلائی جائیں گی۔

- خوش قسمتوں کو حوض کوثر کا پانی ملے گا۔
- پل صراط پر چلنا ہوگا۔
- بعضے گناہوں کی سزا کے لیے جہنم میں عذاب ہوگا۔
- ایمان والوں کی شفاعت ہوگی۔
- جنتی جنت میں جائیں گے، وہاں حق تعالیٰ کا دیدار ہوگا، ان سب واقعات کی تفصیل اکثر مسلمانوں کے کانوں میں بار بار پڑی ہے، اور جس نے نہ سنا ہو یا پھر معلوم کرنا چاہے، شاہ رفیع الدین صاحب کا قیامت نامہ اردو پڑھ لے، ان سب باتوں کو سوچا کرے، اگر سوچنے کا زیادہ وقت نہ ملے تو سوتے ہی وقت ذرا اچھی طرح سوچ لیا کرے۔ یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔

رُوح بست ودوم ... ﴿۲۲﴾

گناہوں سے بچنا

گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سزا بھی نہ ہوتی تب بھی یہ سوچ کر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو جاتی ہے، اگر دنیا میں کوئی اپنے ساتھ احسان کرتا ہو اس کو ناراض کرنے کی ہمت نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بندے کے ساتھ بے شمار ہیں، اس کے ناراض کرنے کی کیسے ہمت ہوتی ہے؟ اور اب تو سزا کا بھی ڈر ہے، خواہ دنیا میں بھی سزا ہو جائے یا صرف آخرت میں، چنانچہ دنیا میں ایک سزا یہ بھی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے کہ اس شخص کو دنیا سے رغبت اور آخرت سے وحشت ہو جاتی ہے اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جس سے دل کی مضبوطی اور دین کی پختگی جاتی رہتی ہے جیسا روح بست و یکم کے شروع مضمون سے بھی یہ صاف سمجھا جاتا ہے، تو اس حالت میں تو گناہ کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیے خواہ دل کے گناہ ہوں، خواہ ہاتھ پاؤں کے، خواہ زبان کے، پھر خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں، خواہ بندوں کے ہوں اور یہ سزا تو سب گناہوں میں مشترک ہے، اور بعض بعض گناہوں میں خاص خاص سزائیں بھی آئی ہیں اور ان سب باتوں کے متعلق حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

① عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن العبد إذا أخطأ خطيئة نكتت في قلبه نكتة سوداء فإذا هو نزع واستغفر وتاب سقل قلبه وإن عاد زيد فيها حتى تعلو قلبه وهو الران الذي ذكر الله ﴿كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون﴾ ❶

---

❶ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ويل للمطففين، رقم الحديث: [۳۳۳۴]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، رقم الحديث: [۴۲۴۴]: مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبي هريرة، رقم الحديث: [۷۹۵۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ہو جاتا ہے، پھر اگر توبہ واستغفار کر لیا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے، سو یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے: ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

② عن معاذ رضی اللہ عنہ مرفوعاً ((و إياك والمعصية فإن بالمعصية حل سخط الله)) ❶

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے کو گناہ سے بچاؤ، کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔

③ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ألا أدلكم على دائكم ودوائكم ألا أن داءكم الذنوب ودواءكم الاستغفار)) ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوانہ بتلا دوں؟ سن لو تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔

④ عن أنس رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إن للقلوب صدأ كصدا النحاس وجلاءها الاستغفار)) ❸

---

❶ مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، رقم الحديث: [٢٢٠٧٥]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، معالجة كل ذنب بالتوبة، رقم الحديث: [٦٧٤٦]

❸ شعب الإيمان للبيهقي، محبة الله عزوجل، فصل في إدامة ذكر الله عزوجل، رقم الحديث: [٦٣٠]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے (یعنی گناہوں سے) اور اس کی صفائی استغفار ہے۔

⑤ عن ثوبان رضی اللہ عنہ رفعه ((إن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه)) ❶

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب، جس کو وہ اختیار کرتا ہے۔

فائدہ: ظاہر میں بھی محروم ہو جانا تو کبھی ہوتا ہے، اور رزق کی برکت سے محروم ہو جانا ہمیشہ ہوتا ہے۔

⑥ عن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہما قال: أقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ((يا معشر المهاجرين! خمسٌ إذا ابتليتم بهن وأعوذ بالله أن تدركوهن: لم يظهر الفاحشة في قوم قط حتى يعلنوا بها إلا فشافيهم الطاعون و الأوجاع التي لم تكن مضت في أسلافهم الذين مضوا ولم ينقصوا المكيال والميزان إلا أخذوا بالسنين وشدة المؤنة وجور السلطان عليهم ولم يمنعوا زكوٰة أمولهم إلا منعوا القطر من السماء ولولا البهائم لم يمطروا ولم ينقضوا عهد الله وعهد رسوله إلا سلط الله عليهم عدوا من غيرهم فأخذوا بعض ما في أيديهم)) ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: پانچ چیزیں ہیں، میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ، جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی

---

❶ مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتهليل والتسبيح والذكر، رقم الحديث: [۱۸۱۴]: مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث ثوبان، رقم الحديث: [۲۲۳۸]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، رقم الحديث: [۴۰۱۹]

الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوگی، ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوگی جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں، اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کرے تو قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوگی، اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جائے گا اس سے بارانِ رحمت، اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو بارش نہ ہوتی، اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے، پس بہ جبر لے لیں گے وہ اس کے اموال کو۔

⑦ عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: ((ماظهر الغلول في قومٍ إلا ألقى الله في قلوبهم الرعب - إلى قوله - ولا حكم قومٌ بغيرِ حقٍ إلا فشافيهم الدم ولا خترقومٌ بالعهد إلا سلط عليهم العدو)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگی اس پر دشمن مسلط کردیا گیا۔

⑧ عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يوشك الأمم أن تداعي عيلكم كما تداعي الأكلة إلى قصعتها)) فقال قائلٌ: ومن قلةٍ نحن يومئذٍ؟ قال: ((بل أنتم يومئذٍ كثيرٌ ولكنكم غثاءٌ كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم وليقذفن في قلوبكم الوهن)) قال قائلٌ: يا رسول الله! وما الوهن؟ قال: ((حب الدنيا وكراهية الموت)) ❷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب زمانہ آرہا ہے کہ (کفار کی) تمام جماعتیں تمہارے مقابلے میں ایک دوسرے کو بلائیں گی،

---

❶ مؤطا لمالک، کتاب الجهاد، باب ماجاء في الغلول، رقم الحديث: [١٦٧٠]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، رقم الحديث: [٤٢٩٩]: شعب الإيمان للبيهقي، الزهد وقصر الأمل، رقم الحديث: [٩٨٨٧]

جیسے کھانے والے اپنے دستر خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا: اور ہم اس روز (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑا (اور ناکارہ) ہو گے، جیسے رو میں کوڑا آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا، ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ: یہ کمزوری کیا چیز ہے؟ (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

⑨ عن عمار بن ياسر رضي الله عنه وحذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الله عزوجل إذا أراد بالعباد نقمة أمات الأطفال وأعقم ارحام النساء)) ❶

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے، بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔

⑩ عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن الله تعالىٰ يقول أنا الله لا إله إلا أنا مالك الملك وملك الملوك قلوب الملوك في يدي وأن العباد إذا أطاعوني حولت قلوب ملوكهم عليهم بالرحمة والرافة وأن العباد إذا عصوني حولت قلوبهم بالسخط والنقمة فساموهم سوء العذاب)) ❷

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں، میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں،

---

❶ العقوبات، لأبي الدنيا، أسباب العقوبات والواعها، اذا اراد بالعباد نقمه امات الأطفال الخ، رقم الحديث: [٢٦]

❷ المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم من اسمه مقدام، رقم الحديث: [٨٩٦٢]

میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، اور پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔

⑪ حضرت وہب رحمہ اللہ نے کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ: جب میری اطاعت کی جاتی ہے، میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی، غضب ناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے ❶۔

فائدہ: یہ مطلب نہیں کہ سات پشت پر لعنت ہوتی ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک ہونے سے جو اولاد کو برکت ملتی ہے وہ نہ ملے گی۔

⑫ عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من أراد سخط الله ورضا الناس عاد حامده من الناس ذاماً)) ❷

حضرت وکیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب بندہ اللہ کی بے حکمی کرتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والا خود ہجو کرنے لگتا ہے۔

فائدہ: ان حدیثوں میں زیادہ تر مطلق گناہ کی خرابیاں مذکور ہیں، اب بعض بعض گناہوں کی خاص خاص خرابیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

⑬ عن جابر رضي الله عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهده وقال: ((هم سواءٌ)) ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے (یعنی لینے والے پر) اور اس کے کھلانے والے پر (یعنی دینے والے پر)

---

❶ لم أجد هذا

❷ الزهد الكبير للبيهقي، فصل آخر في قصر الأمل والمبادرة بالعمل قبل بلوغ الأجل، رقم الحديث: [٨٨٧]

❸ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب لعن اكل الربا ومؤكله، رقم الحديث: [١٥٩٨]

اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں)۔

⑭ عن أبي موسى رضي الله عنه مرفوعاً ((إن أعظم الذنوب عند الله أن يلقاه بها عبد بعد الكبائر التي نهى الله عنها أن يموت رجلٌ وعليه دينٌ لايدع له قضاء)) ❶

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کبائر کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مر جائے اور اس پر دین (یعنی کسی کا حق مالی) ہو اور اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑ جائے۔

⑮ عن أبي حرة الرقاشي رضي الله عنه عن عمه مرفوعاً ((ألا، لا تظلموا، ألا، لايحل مال امرءٍ مسلم إلابطيب نفسٍ منه)) ❷

حضرت ابی حرہ رقاشی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! ظلم مت کرنا، سنو! کسی کا مال حلال نہیں بدون اس کی خوشدلی کے۔

فائدہ: اس میں جیسے کھلم کھلا کسی کا حق چھین لینا یا مار لینا آ گیا، جیسے کسی کا قرض یا میراث کا حصہ وغیرہ دبا لینا، ایسے ہی جو چندہ دباؤ سے یا شرم ولحاظ سے لیا جاتا ہے وہ بھی آ گیا۔

⑯ عن سالم رضي الله عنه عن أبيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أخذ شبرًا من الأرض ظلماً فإنه يطوقه يوم القيمة من

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب البيوع، باب في التشديد في الدين، رقم الحديث: [۳۳۴۲] : مسند احمد، اول مسند الكوفيين، حديث أبي موسى الأشعرى، رقم الحديث: [۱۹۴۹۵]

❷ سنن دارقطني، كتاب البيوع، رقم الحديث: [۲۸۸۱] : شعب الإيمان للبيهقي، باب في قبض اليد عن الأموال المحرمة، رقم الحديث: [۵۱۰۵]: مشكوٰة المصابيح، كتاب البيوع، باب الغصب والعاريه، الفصل الثاني، رقم الحديث: [۲۹۴۶]

سبع أرضين)) ❶

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (کسی کی) زمین سے بدون حق کے ذرا سی بھی لے لے (احمد کی ایک حدیث میں ایک بالشت آیا ہے) اس کو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسایا جائے گا۔

⑰ عن عبدالله بن عمرٍ وقال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے: اور (لعنت فرمائی ہے) اس شخص پر جو ان دونوں کے بیچ میں (معاملہ ٹھہرانے والا) ہو۔

فائدہ: البتہ جہاں بدون رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے، وہاں دینا جائز ہے، مگر لینا وہاں بھی حرام ہے۔

⑱ عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم "نهى عن الخمر والميسر" ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور

---

❶ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ماجاء في سبع أرضين، رقم الحديث: [٣١٩٨]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب في كراهية الرشوة، رقم الحديث: [٣٥٨٠]: سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، باب التغليظ في الحيف والرشوة، رقم الحديث: [٢٣١٣]: جامع الترمذي، أبواب الأحكام، باب ماجاء في الراشي والمرتشي في الحكم، رقم الحديث: [١٣٣٧]: مستدرك حاكم، كتاب الأحكام، رقم الحديث: [٧٠٦٦]: شعب الإيمان للبيهقي، باب في قبض اليد عن الأموال، رقم الحديث: [٥١١٤]

❸ سنن أبي داؤد، كتاب الاشربة، باب النهي عن المسكر، رقم الحديث: [٣٦٨٥]

جوئے سے منع فرمایا............الخ۔

فائدہ: شراب میں سب نشے کی چیزیں آ گئیں، اور جوئے میں بیمہ ولاٹری وغیرہ سب آ گئیں۔

⑲ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكرٍ ومفترٍ" ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی سب چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائیں (یعنی عقل میں فتور لائیں) یا جو حواس میں فتور لائیں۔

فائدہ: اس میں افیون بھی آ گئی اور بعضے حقے بھی آ گئے جن سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بیکار ہو جائیں۔

⑳ عن أبي أمامة رضي الله عنه مرفوعاً ((وأمرني أن أمحق المزامير والكنارات يعني البرابط و المعازف)) ❷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے باجوں کے مٹانے کا، جو ہاتھ سے بجائے جائیں اور جو منہ سے بجائے جائیں......الخ۔

㉑ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((العينان زناهما النظر الأذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل زناها الخطا والقلب يهوي ويتمنى)) ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے، اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الأشربة، باب النهي عن المسكر، رقم الحديث: [٣٦٨٦]

❷ مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث أبي أمامة الباهلي، رقم الحديث: [٢٢٢١٨]

❸ صحيح مسلم، كتاب القدر، باب قدر على ابن ادم خطه من الزنا وغيره، رقم الحديث: [٢٦٥٧]

سننا ہے، اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے، اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا (ہاتھ وغیرہ) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھا کر جانا ہے، اور قلب (کا زنا یہ ہے کہ وہ) خواہش اور تمنا کرتا ہے............ الخ۔

فائدہ: اور لڑکوں کے ساتھ ایسی باتیں یا ایسے کام کرنا، اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے اور اس حدیث کے ساتھ اس سے پہلی حدیث کو ملا کر دیکھنا چاہیے کہ ناچ رنگ میں کتنے گناہ جمع ہیں۔

(22) عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين و قتل النفس واليمين الغموس)) (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

(23) عن أنس وشهادة الزور بدل اليمين الغموس (2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں بجائے اس کے جھوٹی گواہی دینا ہے۔

(24) عن أبي هريرة رضي الله عنه وأكل مال اليتيم وتولي يوم الزحف وقذف المؤمنات الغافلات (3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) یہ چیزیں بھی ہیں: یتیم کا

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الإيمان والنذور، باب اليمين الغموس، رقم الحديث: [٦٦٧٥]

(2) صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر، رقم الحديث: [٥٩٧٧]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، رقم الحديث: [٨٨]

(3) صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب رمي المحصنات، رقم الحديث: [٦٨٥٧] : صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، رقم الحديث: [٢٧٢]

مال کھانا اور (جنگجو کافر کی) جنگ کے وقت (جب شرع کے موافق جنگ ہو) بھاگ جانا اور پارسا ایمان والی بیبیوں کو، جن کو (ایسی بری باتوں کی) خبر بھی نہیں، تہمت لگانا۔

25 عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمنٌ ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمنٌ -إلى قوله- ولا ينتهب نهبةً يرفع الناس اليه فيها أبصارهم حين ينتهبها وهو مؤمنٌ)) [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) یہ چیزیں بھی ہیں: زنا کرنا، چوری کرنا، ڈکیتی کرنا۔

26 عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أربعٌ من كن فيه كان منافقًا خالصاً ومن كانت فيه خصلةٌ منهن كانت فيه خصلةٌ من النفاق حتى يدعها إذا اؤتمن خان وإذا حدث كذب وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر)) وفي رواية عن أبي هريرة رضي الله عنه ((وإذا وعد أخلف)) [2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار خصلتیں ہیں جس میں وہ چار ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے گا، (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اس کو امانت دی جائے (خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو) وہ خیانت کرے، اور جب بات کہے جھوٹ بولے، اور جب عہد کرے اس کو توڑ ڈالے، اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دینے لگے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ: جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

27 عن صفوان بن عسال رضي الله عنه مرفوعاً ((ولا تمشوا ببريء إلى

---

[1] صحيح البخاري، كتاب المظالم والغصب، باب النهي بغير إذن صاحبه، رقم الحديث: [٢٤٧٥]: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان: [٥٧]

[2] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب علامة المنافق فجر، رقم الحديث: [٣٤]

ذي سلطان ليقتله ولا تسحروا))❶

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی حکم ارشاد فرمائے، ان میں یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ تا کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو.........الخ۔

اور ان گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں: حقارت سے کسی پر ہنسنا⊙ کسی پر طعن کرنا⊙ برے لقب سے پکارنا⊙ بدگمانی کرنا⊙ کسی کا عیب تلاش کرنا⊙ بلاوجہ برا بھلا کہنا⊙ چغلی کھانا⊙ دو رویہ ہونا یعنی اس کے منہ پر ایسا، اس کے منہ پر ویسا⊙ تہمت لگانا⊙ دھوکا دینا⊙ عار دلانا⊙ کسی کے نقصان پر خوش ہونا⊙ تکبر و فخر کرنا⊙ ظلم کرنا ⊙ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا⊙ کسی کے مال کا نقصان کرنا ⊙ کسی کی آبرو پر صدمہ پہنچانا⊙ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا⊙ بڑوں کی عزت نہ کرنا⊙ بھوکوں اور ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا⊙ کسی دنیوی رنج سے بولنا چھوڑ دینا ⊙ جاندار کی تصویر بنانا، زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا⊙ ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا۔ ان کے متعلق آیتیں اور حدیثیں روح نہم و نوزدہم میں گزر چکی ہیں۔ داڑھی منڈانا یا کٹانا، کافروں یا فاسقوں کا سا لباس پہننا، عورتوں کے لیے مردانہ وضع بنانا، جیسے مردانہ جوتا پہننا، ان کا بیان ان شاء اللہ روح بست و پنجم میں آئے گا۔ اور بہت سے گناہ ہیں، یہ چند نمونے کے طور پر لکھ دیے ہیں، سب سے بچنا چاہیے، اور جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتا رہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چنانچہ:

㉘ عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((التائب من الذنب كمن لا ذنب له))❷

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الاستئذان والآداب، باب ماجاء في قبلة اليد والرجل، رقم الحديث: [٢٧٣٣] : سنن النسائي، كتاب تحريم الدم، باب السحر، رقم الحديث: [٤٠٧٨]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، معالجة كل ذنب بالتوبة، رقم الحديث: [٦٧٩٩]: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: [٤٢٥٠]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔

البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے۔

چنانچہ:

㉙ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من كانت له مظلمةٌ لأخيه من عرضه أو شيٍ فليتحلله منه اليوم قبل أن لا يكون دينارٌ ولا درهمٌ)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ذمے اس کے بھائی (مسلمان) کا کوئی حق ہو، آبرو کا یا اور کسی چیز کا، اس کو آج ہی معاف کرالینا چاہیے، اس سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔ مراد قیامت کا دن ہے۔ بقیہ:

㉚ عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((إن كان له عملٌ صالحٌ أخذ منه بقدر مظلمته وإن لم تكن له حسناتٌ أخذ من سيئاتِ صاحبه فحمل عليه)) ❷

اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوا تو بقدر اس کے حق کے اس سے لے لیا جائے گا (اور صاحب حق کو دے دیا جائے گا) اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو دوسرے کے گناہ لے کر اس پر لاد دیئے جائیں گے۔

یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لی ہیں، اور بعض حدیث جو دوسری کتاب کی ہے وہاں عین لکھ دیا ہے۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المظالم والغصب، باب من كانت له مظلمة عندالرجل فحللها له هل يبين مظلمه، رقم الحديث: [٢٤٤٩]

❷ صحيح البخاري، باب من كانت له مظلمة عندالرجل فحللهاله هل يبين مظلمة، رقم الحديث: [٢٤٤٩]

روح بست وسوم ... (۲۳)

صبر کرنا اور شکر کرنا

انسان کو جو حالتیں پیش آتی ہیں خواہ اختیاری ہوں، خواہ غیر اختیاری وہ دو طرح کی ہوتی ہیں، یا تو طبیعت کے موافق ہوتی ہیں، ایسی حالت کو دل سے خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھنا اور اس پر خوش ہونا اور اپنی حیثیت سے اس کو زیادہ سمجھنا، اور زبان سے خدا تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس نعمت کا گناہوں میں استعمال نہ کرنا یہ "شکر" ہے۔ اور یا وہ حالتیں طبیعت کے موافق نہیں ہوتیں بلکہ نفس کو ان سے گرانی اور ناگواری ہوتی ہے، ایسی حالت کو یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں میری کوئی مصلحت رکھی ہے، اور شکایت نہ کرنا، اور اگر وہ کوئی حکم ہے تو اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اگر وہ کوئی مصیبت ہے تو مضبوطی سے اس کی سہار کرنا اور پریشان نہ ہونا یہ صبر ہے، اور چونکہ صبر زیادہ مشکل ہے اس لیے اس کا بیان شکر سے پہلے بھی کرتا ہوں اور زیادہ بھی کرتا ہوں، اول اس کے کثرت سے پیش آنے والے موقع بطور مثال کے بتلاتا ہوں پھر اس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں، وہ مثالیں یہ ہیں: مثلاً نفس دین کے کاموں سے گھبراتا ہے اور بھاگتا ہے، یا گناہ کے کاموں کا تقاضا کرتا ہے، خواہ نماز روزے سے جی چراتا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنے سے، یا کسی کا حق دینے سے ہچکچاتا ہے، ایسے وقت میں ہمت کر کے دین کے کام کو بجا لاوے اور گناہ سے رُکے، اگرچہ دونوں جگہ کسی قدر تکلیف ہی ہو، کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف سے زیادہ آرام اور مزہ دیکھے گا۔ اور مثلاً اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی، خواہ فقر و فاقے کی، خواہ بیماری کی، خواہ کسی کے مرنے کی، خواہ کسی دشمن کے ستانے کی، خواہ مال کے نقصان ہو جانے کی، ایسے وقت میں مصیبت کی مصلحتوں کو یاد کرے اور سب سے بڑی مصلحت ثواب ہے جس کا مصیبت پر وعدہ کیا گیا ہے اور اس مصیبت کا بلا ضرورت

اظہار نہ کرے اور دل میں ہر وقت اس کی سوچ بچار نہ کرے، اس سے ایک خاص سکون پیدا ہو جاتا ہے، البتہ اگر اس مصیبت کی کوئی تدبیر ہو جیسے حلال مال کا حاصل کرنا یا بیماری کا علاج کرنا یا کسی صاحب قدرت سے مدد لینا، یا شریعت سے تحقیق کر کے بدلہ لے لینا، یا دعا کرنا، اس کا کچھ مضائقہ نہیں، اور مثلاً دین کے کام میں کوئی ظالم روک ٹوک کرے یا دین کو ذلیل کرے، وہاں جان کو جان نہ سمجھے مگر قانون عقلی اور قانون شرعی کے خلاف نہ کرے، یہ صبر کی ضروری مثالیں ہیں، آگے آیتیں اور حدیثیں ہیں۔

آیت ①: ﴿اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور (اگر تم کو حب مال و جاہ کے غلبے سے ایمان لانا دشوار ہو تو) تم مدد لو صبر اور نماز سے۔

فائدہ: یہاں صبر کی صورت شہواتِ خلافِ شرع کا ترک کرنا ہے۔

آیت ②: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے (جو دشمنوں کے ہجوم یا حوادث کے نزول سے پیش آوے) اور کسی قدر فقر و فاقہ سے اور کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے (مثلاً مویشی مر گئے یا کوئی آدمی مر گیا یا بیمار ہو گیا یا پھل اور کھیتی کی پیداوار تلف ہو گئی) اور آپ (ان موقعوں میں) صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیجیے.........الخ۔

آیت ③: ﴿فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ❸

(پہلی امتوں کے مخلصین کے باب میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو نہ ہمت ہاری انہوں نے ان مصائب کی وجہ سے جو ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں اور نہ ان (کے

❶ البقرۃ: [۱۵۳]

❷ البقرۃ: [۱۵۵]

❸ آل عمران: [۱۴۶]

قلب یا بدن) کا زور گھٹا، اور نہ وہ (دشمن کے سامنے) دبے (کہ ان سے عاجزی اور خوشامد کی باتیں کرنے لگے ہوں) اور اللہ تعالیٰ کو ایسے صابرین (یعنی مستقل مزاجوں سے) محبت ہے (جو دین کے کام میں ایسے ثابت رہیں)۔

آیت④: ﴿وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور جو لوگ (احکام دین پر) صابر (ثابت قدم) رہیں ہم ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر ان کو ضرور دیں گے۔

آیت⑤: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الی قوله وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ الی قوله أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ ❷

اللہ تعالیٰ نے (ایک طویل آیت میں دوسرے اعمال کے ساتھ یہ بھی) فرمایا: اور صبر کرنے والے مرد، اور صبر کرنے والی عورتیں (پھر اخیر میں فرمایا) ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

فائدہ: اس میں سب قسمیں صبر کی آ گئیں، صبر طاعات پر، صبر معاصی سے اور صبر مصائب پر۔

⑥ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ألا أدلكم على ما يمحوا الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟)) قالوا: بلىٰ يا رسول الله! قال: ((إسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا إلى المساجد وإنتظار الصلوٰة بعد الصلاة)) ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے، لوگوں

---

❶ النحل: [٩٦]

❷ الأحزاب: [٣٥]

❸ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، رقم الحديث: [٢٥١]: جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب في اسباغ الوضوء، رقم الحديث: [٥١]

نے عرض کیا: ضرور بتائیے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کامل کرنا، ناگواری کی حالت میں (کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل ہوتا ہے مگر پھر ہمت کرتا ہے) اور بہت سے قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا......الخ۔

فائدہ: ایسے وقت میں وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

⑦ عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: أوصاني خليلي أن: ((لا تشرك بالله شيئًا وإن قطعت أو حرقت)) ❶

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ مجھ کو میرے دلی محبوب ﷺ نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا، اگرچہ تیری بوٹیاں کاٹ دی جائیں اور تجھ کو (آگ میں) جلا دیا جائے......الخ۔

فائدہ: ایسے وقت ایمان پر قائم رہنا صبر کی ایک مثال ہے اور کسی ظالم کی زبردستی کے وقت ایسی بات یا ایسا کام جو شرع کے خلاف ہے وہ معاف ہے وہ کفر وشرک میں داخل نہیں، کیونکہ دل تو ایمان سے بھرا ہے۔

⑧ عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أبا موسى رضي الله عنه على سرية في البحر فبينما هم كذلك قد رفعوا الشراع في ليلة مظلمة إذا هاتف فوقهم يهتف بأهل السفينة قفوا أخبركم بقضاء قضاه الله على نفسه فقال: أخبرنا إن كنت مخبراً قال: إن الله تبارك وتعالىٰ قضى على نفسه إنه من أعطش نفسه له في يوم صائف سقاه الله يوم العطش)) ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر پر سردار بنا کر دریا (کے سفر) میں بھیجا، ان لوگوں نے اسی حالت میں اندھیری رات میں کشتی کا بادبان کھول رکھا تھا (اور کشتی چل رہی تھی) اچانک ان کے

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، رقم الحديث: [٤٠٣٤]

❷ مسند البزار، مسند ابن عباس، رقم الحديث: [٤٩٧٤]

اوپر سے کسی پکارنے والے نے پکارا: اے کشتی والو ٹھہرو! میں تم کو خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی خبر دیتا ہوں جو اس نے اپنی ذات پر مقرر کر رکھا ہے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: اگر تم کو خبر دینا ہے تو ہم کو خبر دو! اس پکارنے والے نے کہا کہ: اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات مقرر کر لی ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں روزہ رکھ کر اپنے کو پیاسا رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو پیاس کے دن (یعنی قیامت میں جب پیاس کی شدت ہوگی) سیراب فرمادے گا۔

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

⑨ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((والذی يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاقٌ له أجران)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو، اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو، اس کو دو ثواب ملیں گے۔

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے، اور یہ پوری حدیث روح سوم (نمبر ۳) میں گزر چکی ہے۔

⑩ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل)) ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ اس طرح ہمیشہ نبھانے میں ضرور کسی نہ کسی وقت نفس کو دشواری

---

❶ صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، باب تفسير سورة عبس، رقم الحديث: [٤٩٣٧]: صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل الماهر بالقرآن والذی يتتعتع منه، رقم الحديث: [٧٩٨]

❷ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، رقم الحديث: [٦٤٦٤]: صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، رقم الحديث: [٧٨٣]

ہوتی ہے، اس لیے یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

⑪ عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((حفت الجنة بالمكاره حفت النار بالشهوات)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ گھری ہوئی ہے (حرام) خواہشوں کے ساتھ اور جنت گھری ہوئی ہے ناگوار چیزوں کے ساتھ۔

فائدہ: جو عبادتیں نفس پر دشوار ہیں اور جن گناہوں سے بچنا دشوار ہے اس میں سب آ گئے۔

⑫ عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:((ما يصيب المسلم من نصبٍ ولا وصبٍ ولا همٍ ولا حزن ولا أذى ولا غمٍ حتى الشوكة يشاكها إلا كفر الله بها من خطاياه)) ❷

حضرت ابوہریرہ و ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی مصیبت یا کوئی مرض یا کوئی فکر یا کوئی رنج یا کوئی تکلیف یا کوئی غم نہیں پہنچتا، یہاں تک کہ کانٹا جو چبھ جائے مگر اللہ ان چیزوں سے ان کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

⑬ عن عائشة رضي الله عنها قالت: أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ليس من أحدٍ يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرًا محتسباً يعلم أنه لايصيبه إلا ماكتبه الله له إلا كان له مثل أجر شهيد)) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، رقم الحديث: [۲۸۲۲]

❷ صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب ماجاء في كفارة المرض، رقم الحديث:[۵۶۴۱]: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أوحزن اونحو ذلک حتى الشوكة يشاكها، رقم الحديث:[۲۵۷۳]

❸ صحيح البخاري، كتاب الطب، باب أجر الصابر في الطاعون، رقم الحديث: [۵۷۳۴]: مشكوٰة المصابيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الفصل الأول، رقم الحديث: [۱۵۴۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا شخص نہیں جو طاعون واقع ہونے کے وقت اپنی بستی میں صبر کیے ہوئے، ثواب کی نیت کیے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، مگر ایسے شخص کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری) اگرچہ مرے نہیں، اور مرنے میں اور بڑے درجے کی شہادت ہے۔

فائدہ: لیکن گھر بدلنا، یا محلہ بدلنا، یا اسی بستی کے جنگل میں چلا جانا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ بیماروں اور مُردوں کے حقوق ادا کرتا رہے۔

⑭ عن أنس رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((قال الله سبحانه وتعالى: إذا ابتليت عبدي بحبيبتيه ثم صبر عوضته منها الجنة)) يريد عينيه۔ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندوں کو اس کی دو پیاری چیزوں (کی مصیبت) میں مبتلا کر دوں (اس سے مراد دو آنکھیں ہیں، جیسا راوی نے یہی تفسیر اسی حدیث میں کی ہے، یعنی اس کی آنکھیں جاتی رہیں) پھر وہ صبر کرے، میں ان دونوں کے عوض میں اس کو جنت دوں گا۔

⑮ عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((يقول الله مالعبدي المومن عندي جزاءٌ إذا قبضت صفيه من أهل الدنيا ثم أحتسبه إلا الجنة)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے مومن بندے کے لیے جبکہ میں دنیا میں رہنے والوں میں سے اس کے کسی پیارے کی جان لے لوں، پھر وہ اس کو ثواب سمجھے (اور صبر کرے تو ایسے شخص کے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المرضىٰ، باب فضل من ذهب بصره، رقم الحديث: [٥٦٥٣]

❷ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله، رقم الحديث: [٦٤٢٤]

لیے) میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدل نہیں۔

فائدہ: خواہ پیارا اولاد ہو یا بیوی ہو یا شوہر ہو یا اور کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو۔

⑯ عن أبي موسى رضي الله عنه الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا مات ولد العبد قال الله تعالىٰ للملئكة قبضتم ولد عبدي فيقولون: نعم! فيقول: قبضتم ثمرة فواده فيقولون: نعم! فيقول: ما ذا قال عبدي؟ فيقولون: حمدك واسترجع فيقول الله: ابنوا لعبدي بيتاً وسموه بيت الحمد)) ❶

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ مر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی جان لے لی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں! پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں! پھر فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: آپ کی حمد (وثناء) کی اور "إنا لله وإنا إليه راجعون" کہا، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

⑰ عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((ثلثةٌ يحبهم الله ويضحك إليهم ويستبشرهم الذي إذا انكشف فئةٌ قاتل وراء ها بنفسه لله عزوجل فإما أن يقتل و إما أن ينصره الله ويكفيه فيقول انظروا إلى عبدي هذا كيف صبر لي بنفسه)) ❷

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور ان کی طرف متوجہ ہو کر ہنستا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور ان کی حالت پر خوش ہوتا ہے (ان تین میں) ایک وہ

---

❶ مسند أحمد، أول مسند الكوفيين، حديث أبي موسى الأشعري، رقم الحديث: [١٩٧٢٥]: جامع الترمذي، أبواب الجنائز، باب فضل المصيبة إذا احتسب، رقم الحديث: [١٠٢١]

❷ المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث: [٨١٧]

(بھی) ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے جان دینے کو تیار ہو گیا (جہاں اس کی شرطیں پائی جائیں) پھر خواہ جان جاتی رہی اور خواہ اللہ تعالیٰ نے اس کو غالب کر دیا اور اس کی طرف سے کافی ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو میرے لیے کس طرح اپنی جان کو صابر بنا دیا۔

یہ صبر کا بیان ہو چکا، اب کچھ شکر کا بیان کرتا ہوں، اور یہ شکر جس طرح خود اپنی ذات میں بھی ایک عبادت ہے، اسی طرح اس میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت یعنی صبر آسان ہو جاتا ہے، عقلی طور سے بھی اور طبعی طور سے بھی، عقلی طور سے تو اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سوچنے کی اور ان پر خوش ہونے کی (جو کہ شکر میں لازم ہے) عادت پختہ ہو جائے گی تو مصیبت وغیرہ کے وقت بھی یہ سوچے گا کہ جس ذات پاک کے اتنے احسانات ہوتے رہتے ہیں اگر اس کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پیش آ گئی اور وہ بھی ہماری مصلحت اور ثواب کے لیے (جیسا اوپر حدیثوں سے معلوم ہوا) تو اس کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیے، جیسا دنیا میں اپنے محسنوں کی سختیاں خوشی سے گوارا کر لی جاتی ہیں خاص کر جب بعد میں انعام بھی ملتا ہو اور طبعی طور پر اس طرح کی نعمتوں کے سوچنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہو جائے گی اور جس سے محبت ہوتی ہے اس کی سختی ناگوار نہیں ہوتی جیسا دنیا میں عاشق کو اپنے معشوق کی سختیوں میں خاص لطف آتا ہے۔ آگے اس شکر کے متعلق آیتیں اور حدیثیں آتی ہیں۔

(۱۸) ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مجھ کو یاد کرو میں تم کو (رحمت سے) یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو!

(۱۹) ﴿وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم بہت جلد جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو۔

(۲۰) ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ ❸

---

❶ البقرة: [۱۵۲]

❷ آل عمران: [۱۴۵]

❸ إبراهيم: [۷]

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اگر تم (میری نعمتوں کا) شکر کرو گے میں تم کو زیادہ نعمت دوں گا (خواہ دنیا میں بھی یا آخرت میں تو ضرور) اور اگر تم ناشکری کرو گے تو (یہ سمجھ رکھو کہ) میرا عذاب بڑا سخت ہے (ناشکری میں اس کا احتمال ہے)۔

(21) عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((أربع من أعطيهن فقد أعطي خير الدنيا والآخرة قلباً شاكراً ولساناً ذاكرًا وبدنًا على البلاء صابراً وزوجةً لاتبغيه خوناً في نفسها ولا ماله)) ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں مل گئیں، دل شکر کرنے والا اور زبان ذکر کرنے والی اور بدن جو بلا پر صابر اور بی بی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اس سے خیانت کرنا نہیں چاہتی۔

خلاصہ: کوئی وقت خالی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی حالت نہ ہوتی ہو، خواہ طبیعت کے موافق خواہ طبیعت کے مخالف، اول حالت پر شکر کا حکم ہے، دوسری حالت میں صبر کا حکم ہے، تو صبر و شکر ہر وقت کے کام ہوئے۔ مسلمانو! اس کو نہ بھولنا، پھر دیکھنا ہر وقت کیسی لذت و راحت میں رہو گے۔

یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لی گئی ہیں اور جو دوسری کتاب سے لی ہیں اس پر لفظ عین لکھ دیا ہے۔

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من اسمه محمد، رقم الحديث: [٧٢١٢]: شعب الإيمان للبيهقي، تعديد نعم الله وما يجب من شكرها، رقم الحديث: [٤١١٥]

رُوح بست و چہارم ... (۲۴)

مشورہ، اتفاق، صفائی معاملہ و حسن معاشرت

مشورہ کے قابل کاموں میں دیانت دار خیر خواہوں سے مشورہ لینا اور آپس میں محبت اور ہمدردی اور اتفاق رکھنا اور معاملات یعنی لین دین وغیرہ میں اور معاشرت یعنی میل جول میں اس کا خیال رکھنا کہ میرے ہاتھ سے کسی کو نقصان یا میری بات سے کسی کو دھوکہ نہ ہو اور اس کا نام صفائی معاملہ ہے، اور اس کا خیال رکھنا کہ میرے برتاؤ سے کسی کو ظاہری تکلیف یا باطنی تنگی یا پریشانی یا گرانی نہ ہو، اور اس کا نام حسن معاشرت ہے، یہ تین چیزیں ہوئیں ،مشورہ، اتفاق، صفائی، معاملہ وحسن معاشرت اور یہ تینوں چیزیں مستقل طور پر بھی مقصود ہیں (یعنی ان کا الگ الگ بھی حکم ہے) جیسا آگے آنے والی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوگا اور ایک کا دوسرے سے خاص تعلق بھی ہے، مثلاً مشورہ پر اسی وقت بھروسہ ہو سکتا ہے جب مشورہ والوں میں باہم محبت و اتفاق ہو، اور محبت و اتفاق اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب ایک کو دوسرے سے کوئی نقصان یا تکلیف ظاہری یا باطنی نہ پہنچی ہو، اسی طرح دوسری طرف سے لو کہ کسی کو تکلیف یا نقصان سے بچانے کا خیال پورے طور سے تب ہی ہو سکتا ہے جب اس سے محبت و ہمدردی ہو اور اتفاق و محبت کو پوری ترقی اس سے ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے مشورے میں شریک رکھے، اس خاص تعلق کی وجہ سے ان تینوں چیزوں کو مثل ایک ہی چیز کے قرار دے کر سب کا ساتھ ہی ذکر کیا جاتا ہے، اب ترتیب سے ایک ایک کا بیان کرتا ہوں۔

مشورہ:

اس میں دنیا کا بھی فائدہ ہے کہ اس سے کاموں میں غلطی کم ہوتی ہے۔

① عن سهل بن سعد رضي الله عنه الساعدي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((الأناة من الله والعجلة من الشيطان))❶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اطمینان کے ساتھ کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: اور ظاہر ہے کہ مشورے میں جلد بازی کا انسداد ہے اور یہ ان ہی امور میں ہے جن میں دیر کی گنجائش ہے اور دین کا بھی فائدہ ہے کہ شریعت میں اس کی فضیلت آئی ہے، چنانچہ:

② ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: (اے پیغمبر!) ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجیے، پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ ایک (جانب) رائے پختہ کر لیں (خواہ وہ ان کے مشورے کے موافق ہو یا مخالف ہو) سو خدا تعالیٰ پر اعتماد (کر کے اسی کام کو کر ڈالا) کیجیے! بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

فائدہ: خاص باتوں سے مراد وہ امور ہیں جن میں وحی نازل نہ ہوئی ہو، اور مہتم بالشان بھی ہوں، یعنی معمولی نہ ہوں، کیونکہ وحی کے بعد اس کی گنجائش نہیں، اور معمولی کاموں میں مشورہ منقول نہیں، جیسے دو وقت کا کھانا وغیرہ۔

③ ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾❸

فرمایا اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر (یعنی ثواب اور برکت نہیں ہوتی، ہاں! مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ (خیر) خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی، یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں (اور اس تعلیم و ترغیب کی تکمیل و انتظام کے

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، رقم الحديث: [٢٠١٢]

❷ آل عمران: [١٥٩]

❸ النساء: [١١٤]

لیے تدبیریں اور مشورہ کرتے ہیں ان کی سرگوشی میں البتہ خیر یعنی ثواب و برکت ہے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اوقات مشورہ خفیہ ہی مصلحت ہے۔

④ ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور ان (مومنین) کا ہر کام (جو قابل مشورہ ہو جس کا بیان اوپر آ چکا) آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں۔

فائدہ: مشورے پر مؤمنین کی مدح فرمانا، مشورے کی مدح کی صاف دلیل ہے۔

⑤ عن أنسٍ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور حين بلغه إقبال أبي سفيان ❷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (واقعۂ بدر میں جانے کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) مشورہ فرمایا...... الخ۔

⑥ عن ميمون بن مهران رضي الله عنه قال: كان أبو بكرٍ إذا ورد عليه الخصم نظر في كتاب الله - إلى قوله- فإن أعياه أن يجد فيه سنةً من رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع رؤوس الناس وخيارهم فاستشارهم فإذا اجتمع رأيهم على أمرٍ قضى به ❸

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (کسی مقدمے میں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرآن و حدیث میں حکم نہ ملتا تو) بڑے لوگوں کو اور نیک لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے، جب ان کی رائے متفق ہو جاتی تو اس کے موافق فیصلہ فرماتے۔

فائدہ: رائے کا متفق ہونا عمل کی شرط نہیں (لعزمه علىٰ قتال مانعي الزكوٰة مع إختلاف الجماعة)

کیونکہ باوجود جماعت صحابہ کے اختلاف کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے جنگ کا ارادہ فرمایا۔

---

❶ الشورى: [۳۸]

❷ صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة بدر، رقم الحديث: [۱۷۷۹]

❸ سنن الدارمي، المقدمة، الفتيا و مافيه من الشدة، رقم الحديث: [۱۶۳]

⑦ وكان القراء أصحاب مشورة عمرؓ كهولاً كانوا أو شباناً ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اہل مشورہ علماء ہوتے تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا جوان ہوں۔

فائدہ: اخیر کی تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا مشورہ لینے کا۔

⑧ عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إذا استشار أحدكم أخاه فليشر عليه)) ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اس کو مشورہ دینا چاہیے۔

اب مشورے کے کچھ آداب ذکر کیے جاتے ہیں:

⑨ عن كعب بن مالك رضي الله عنه ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوةً إلا ورى بغيرها ❸

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی معرکے کا ارادہ فرماتے تو (اکثر) کسی دوسرے واقعہ کا پردہ فرماتے ...... الخ۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس مشورے کا ظاہر کرنا مضر ہو، اس کو ظاہر نہ کرنا چاہیے۔

⑩ عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((المجالس بالأمانة إلا ثلاثة مجالس)) ❹

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلسیں امانت

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: [٧٢٨٦]

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب المستشار مؤتمن، رقم الحديث: [٣٧٤٧]

❸ صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من أراد غزوة فورى بغيرها ومن أحب الخروج يوم الخميس، رقم الحديث: [٢٩٤٧]

❹ سنن أبي داؤد، باب في نقل الحديث: رقم الحديث: [٤٨٦٩]

کے ساتھ ہیں، یعنی کسی مجلس میں کسی معاملے کے متعلق کچھ باتیں ہوں، ان کو باہر ذکر نہ کرنا چاہیے (اس میں مشورے کی مجلس بھی آ گئی) مگر تین مجلسیں ......الخ۔

(۱۱) عن علي فأخرجته من عقاصها فأتينا به النبي صلى الله عليه وسلم فإذا فيه من حاطب بن أبي بلتعة رضي الله عنه إلى أناس من المشركين بمكة يخبرهم ببعض أمر النبي صلى الله عليه وسلم -إلى قوله - ونزلت فيه: ﴿يايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء تلقون اليهم بالمودة﴾ ❶

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے بدنیتی سے نہیں بلکہ غلط فہمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا ہی راز کفار مکہ کو پہنچا دیا تھا، اس پر سورۃ الممتحنہ کی شروع کی آیتوں میں تنبیہ کی گئی ہے۔ (عین در منثور از کتب حدیث) بلکہ جس معاملے کا بھی تعلق عام مسلمانوں سے ہو، اگرچہ اس کے ظاہر کرنے میں کوئی نقصان بھی معلوم نہ ہوتا تب بھی بجز ان لوگوں کے جو عقل اور شرع کے موافق اس معاملے کو ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں عام لوگوں پر اس کا اظہار نہ کرنا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے نقصان کی طرف اس شخص کی نگاہ نہ پہنچی ہو، چنانچہ۔

(۱۲) ﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور جب ان لوگوں کو کسی امر (جدید) کی خبر پہنچتی ہے خواہ (وہ امر موجب) امن ہو یا (موجب) خوف، تو اس (خبر) کو (فوراً) مشہور کر دیتے ہیں (اس میں ایسے اخبار اور ایسے جلسے بھی آ گئے، حالانکہ کبھی وہ غلط ہوتی ہے، کبھی اس کا

---

❶ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الممتحنة، رقم الحديث: [۳۳۰۵] : صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الجاسوس إذا كان مسلماً، رقم الحديث: [۳۰۰۷] : صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أهل بدر، رقم الحديث: [۲۴۹۴]

❷ النساء: [۸۳]

مشہور کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے) اور اگر (بجائے خود مشہور کرنے کے) یہ لوگ اس (خبر) کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے) کے اوپر اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں (یعنی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم، ان کی رائے) کے اوپر حوالہ رکھتے (اور خود کچھ دخل نہ دیتے) تو اس کو وہ حضرات پہچان لیتے جو ان میں تحقیق کر لیا کرتے ہیں (پھر جیسا یہ حضرات عمل درآمد کرتے ویسا ہی ان خبر اڑانے والوں کو کرنا چاہیے تھا)۔

فائدہ: اور اس آیت سے اکثر اخباروں کا خلاف حدود ہونا معلوم ہو گیا، البتہ جو اخبار حدود کے اندر ہوں، ان کا مفید ہونا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یعنی:

⑬ عن ابن لأبي هالةؓ ويتفقد أصحابه ويسئل الناس عما في الناس ❶

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے حالات کی تلاش رکھتے تھے اور (خاص) لوگوں سے پوچھتے رہتے کہ (عام) لوگوں میں کیا واقعات (ہو رہے) ہیں؟

اتفاق:

⑭ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ ❷

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلے کو (یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو) اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور باہم نا اتفاقی مت کرو......الخ۔

⑮ ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ﴾ ❸

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور ان (مسلمانوں) کے دلوں میں اتفاق پیدا کر دیا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي، جماع أبواب ماخص به رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب لم يكن له إذا سمع المنكر ترك النكير، رقم الحديث: [۱۳۲۸۵]

❷ آل عمران: [۱۰۳]

❸ الانفال: [۶۳]

فائدہ: احسان کے موقع پر ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اتفاق بڑی نعمت ہے۔

⑯ ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور (تمام امور میں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (کا لحاظ) کیا کرو (کہ کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو) اور آپس میں نزاع مت کرو ورنہ (باہمی نا اتفاقی سے) کم ہمت ہو جاؤ گے (کیونکہ قوتیں منتشر ہو جائیں گی، ایک کو دوسرے پر وثوق نہ ہوگا اور اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہے؟) اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (مراد اس سے بدرعبی ہے، کیونکہ دوسروں کو اس سے نا اتفاقی کی اطلاع ہونے سے یہ امر لازمی ہے)۔

فائدہ: اس میں نا اتفاقی کی برائی اور اصل چیز اللہ و رسول کی اطاعت یعنی دین کا ہونا مذکور ہے۔

⑰ عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصدقة والصلوٰة؟)) قال: قلنا: بلى! قال: ((إصلاح ذات البين وفساد ذات البين الحالقة)) ❷

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو (اپنے بعض آثار کے اعتبار سے) روزہ اور صدقہ (زکوٰۃ) اور ہر نماز کے درجے سے بھی افضل ہے، لوگوں نے عرض کیا: ضرور خبر دیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے، اور آپس کا بگاڑ (دین) کو مونڈ دینے والی چیز ہے۔

اور جن باتوں سے اتفاق پیدا ہوتا ہے یا اتفاق قائم رہتا ہے، یعنی آپس کے حقوق کا خیال رکھنا، اور جن سے نا اتفاقی ہوتی ہے، یعنی آپس کے حقوق میں کوتاہی کرنا، ان کا بیان روحِ نہم میں ہو چکا ہے۔

---

❶ الأنفال: [٤٦]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في إصلاح ذات البين، رقم الحديث: [٤٩١٩]؛ جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم الباب ٥٦، رقم الحديث: [٢٥٠٩]

صفائی معاملہ و حسن معاشرت:

جن لوگوں کو دین کا تھوڑا سا بھی خیال ہے وہ پہلی بات کا یعنی صفائی معاملہ کا تو کچھ خیال کرتے بھی ہیں، اور اس کو دین کی بات سمجھتے ہیں، اور مسائل نہ جاننے سے کچھ کوتاہی ہو جائے تو اور بات ہے۔ اس کا آسان علاج یہ ہے کہ میرا رسالہ ''صفائی معاملات'' اور پانچواں حصہ ''بہشتی زیور'' کا دیکھ لیں یا سن لیں یا جو معاملہ پیش آیا کرے اس کا حکم کسی عالم سے پوچھ لیا کریں، اور اگر خود کوئی خیال نہیں کرتا تو دوسرا شخص جس کا حق ہے وہ تقاضا کر کے اس کے کان کھول دیتا ہے اس لیے اس جگہ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن دوسری چیز یعنی حسن معاشرت کا بہت سے دین دار لوگ بھی خیال نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض دنیا کا ایک انتظام ہے، اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، اس لیے اس کی کچھ پروا نہیں کرتے، اس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں:

۱۸ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے ایمان والو! تم اپنے (خاص رہنے کے) گھروں کے سوا (جن میں کسی دوسرے کے ہونے کا احتمال ہی نہیں، جیسے اپنا خاص کمرہ) دوسرے گھروں میں (جن میں دوسرے لوگ رہتے ہوں خواہ مرد، خواہ عورتیں، خواہ محرم، خواہ غیر محرم) داخل مت ہو، جب تک کہ (ان سے) اجازت حاصل نہ کر لو۔ (آگے فرمایا:) اور اگر (اجازت لینے کے وقت) تم سے یہ کہہ دیا جائے کہ (اس وقت) لوٹ جاؤ، تو تم لوٹ آیا کرو! (اور یہی لوٹ آنے کا بخاری و مسلم کی حدیث میں حکم ہے، جب تین بار پوچھنے پر اجازت نہ ملے)۔

فائدہ: یہ مسئلہ اجازت چاہنے کا زنانہ اور مردانہ سب گھروں کے لیے ہے، اور اس میں تین حکمتیں ہیں، ایک یہ کہ گھر والے کے کسی ناجائز موقع پر نظر نہ پڑ جائے دوسرے

---

❶ النور: [۲۷، ۲۸]

یہ کہ کسی ایسی حالت کی خبر نہ ہو جائے جس کی خبر ہونا اس کو نا گوار ہے، تیسرے یہ کہ بعض اوقات دل پر گرانی ہوتی ہے خواہ آرام میں خلل پڑنے سے، خواہ کسی کام میں حرج ہونے سے، خواہ ملنے ہی کو جی نہیں چاہتا۔

(۱۹) ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا﴾ ❶

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (یعنی صدر مجلس کہہ دے) کہ مجلس میں جگہ کھول دو (جس میں آنے والے کو بھی جگہ مل جائے، تو تم جگہ کھول دیا کرو، اور آنے والے کو جگہ دے دیا کرو)، اللہ تعالیٰ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا، اور جب (کسی ضرورت سے) یہ کہا جائے کہ (مجلس سے) اٹھ کھڑے ہو، تو اٹھ کھڑے ہوا کرو، (خواہ خلوت کی ضرورت سے اٹھائے اور خواہ دوسری جگہ بیٹھنے کے لیے اٹھا دے)۔

(۲۰) عن عائشة رضي الله عنها لما كانت ليلتي اللتي كان النبي صلى الله عليه وسلم فيها عندي -إلى قولها- فاضطجع فلم يلبث إلا ريثما ظن أن قد رقدت فأخذ رداءه رويداً وانتعل رويداً و فتح الباب فخرج ثم أجافه رويداً -إلى قوله- صلى الله عليه وسلم ((وظننت أن قد رقدت فكرهت أن أوقظك وخشيت أن تستوحشي)) ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باری کی رات میں (اول) بستر پر لیٹ گئے، پھر اتنا ہی توقف فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھا کہ میں سو گئی، سو اپنی چادر آہستہ سے لی اور نعل مبارک آہستہ سے پہنے اور دروازہ آہستہ سے کھولا اور بقیع میں تشریف لے گئے اور (واپسی پر اس کی وجہ میں یہ) فرمایا کہ: میں یہ سمجھا کہ تم سو گئیں، اور میں نے تمہارا جگانا پسند نہیں کیا اور مجھ کو اندیشہ ہوا (کہ تم جاگ کر) اکیلی گھبراؤ گی .... الخ۔

---

❶ المجادلة: [۱۱]

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب مايقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، رقم الحديث: [۹۷۴]

فائدہ: حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے سب کام اس لیے آہستہ کیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف نہ ہو، خواہ جاگنے کی بھی، خواہ صرف گھبرانے کی۔

(21) عن المقداد رضی اللہ عنہ قال: أقبلت أنا وصاحبان لي - إلى قوله - فيجيء من الليل فيسلم تسليماً لا يوقظ نائماً ويسمع اليقظان❶

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ ہم تین آدمی رسول اللہ ﷺ کے مہمان تھے اور آپ ہی کے یہاں مقیم تھے، بعد عشاء آکر لیٹ جاتے، حضور اکرم ﷺ دیر میں تشریف لاتے تو چونکہ مہمانوں کے سونے جاگنے دونوں کا احتمال ہوتا تھا، اس لیے سلام تو فرماتے کہ شاید جاگتے ہوں، مگر ایسا آہستہ فرماتے کہ اگر جاگتے ہوں تو سن لیں اور اگر سوتے ہوں تو آنکھ نہ کھلے۔

حسن معاشرت کا مضمون اس جگہ مختصر لکھ دیا، اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے رسالہ ''آداب المعاشرت'' اور دسواں حصہ (بہشتی زیور) کا شروع سے ہنر اور پیشوں کے بیان تک ضرور دیکھ لیں یا سن لیں، اور یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لی گئی ہیں، مگر جو دوسری کتابوں سے لی ہیں، ان میں لفظ عین لکھ دیا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، رقم الحديث: [٢٠٥٥]

رُوح بست و پنجم ... ﴿۲۵﴾

امتیازِ قومی

(یعنی اپنا لباس، اپنی وضع، اپنی بول چال، اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذاہب والوں سے الگ رکھنا) دوسری قوموں کی وضع و عادات بلاضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے، پھر ان میں بعضی چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گی جیسے داڑھی منڈانا، یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پانجامہ یا جانگیا پہننا کہ ہر حال میں ناجائز ہے اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گزر کر کفر ہو جائے گا۔ اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے، جیسے انگرکھا، یا اچکن پہننا، مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا، جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا، یا گرگابی پہننا، یا دھوتی باندھنا، یا عورتوں کو لہنگا پہننا، پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوٹ پتلون وغیرہ، یا قومی وضع کی طرح ان کی عام عادت ہے، جیسے میز کرسی پر، چھری کانٹے سے کھانا، ان کے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا، کہیں کم، کہیں زیادہ، اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا، جیسے صلیب لٹکا لینا، یا سر پر چوٹی رکھ لینا، یا جنیو باندھ لینا، یا ماتھے پہ قشقہ لگانا، یا جے پکارنا وغیرہ۔ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں، نہ مذہبی وضع ہیں، گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں، جیسے دیا سلائی، یا گھڑی، یا

کوئی حلال دوا، یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعضے نئے آلات جیسے ٹیلی گراف یا ٹیلی فون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو، ان کا برتنا جائز ہے، نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ، مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں، ان کی وضع اختیار کرنا بھی جرم ہے، گو کافروں کی وضع سے کم سہی، بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا گناہ ہے، پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا، اور اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا، اس سے یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے، کیونکہ مرد کے لیے زنانہ وضع بنانے کو ہر شخص عقل سے بھی بُرا سمجھتا ہے، حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو، یا صالح و فاسق کا فرق ہو، وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے؟ اب کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں:

آیت ①: ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ [1]

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور شیطان نے یوں کہا کہ میں ان کو (اور بھی) تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے (جیسے داڑھی منڈانا، بدن گودنا وغیرہ)۔

فائدہ: بعضی تبدیلی تو صورت بگاڑنا ہے اور حرام ہے، جیسی اوپر مثالیں لکھی گئیں اور بعضی تبدیلی صورت کا سنوارنا ہے اور واجب ہے جیسے لبیں ترشوانا، بغل اور زیر ناف کے بال لینا۔ اور بعضی تبدیلی جائز ہے جیسے مرد کو سر کے بال منڈا دینا یا کٹا دینا، یا مٹھی سے زیادہ داڑھی کٹا دینا اور اس کا فیصلہ شریعت سے ہوتا ہے، نہ کہ رواج سے کیونکہ اول تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں، دوسرے ہر جگہ کا رواج مختلف ہے، پھر وہ ہر زمانے میں بدلتا بھی رہتا ہے۔

آیت ②: ﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [2]

---

[1] النساء: [۱۱۹]

[2] ھود: [۱۱۳]

فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ظالموں (نافرمانوں) کی طرف (باعتبار دوستی یا شرکت اعمال واحوال کے) مت جھکو، کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جائے ...... الخ۔

فائدہ: یہ یقینی بات ہے کہ اپنی وضع اور طریقہ چھوڑ کر دوسرے کی وضع اور طریقہ خوشی سے تب ہی اختیار کرتا ہے جب اس کی طرف دل جھکے، اور نافرمانوں کی طرف جھکنے پر دوزخ کی وعید فرمائی ہے، اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسی وضع اور طریقہ اختیار کرنا گناہ ہے۔

③ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ثوبين معصفرين فقال: ((إن هذه من ثياب الكفار فلا تلبسهما)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے دیکھے، فرمایا: یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، ان کو مت پہنو۔

فائدہ: ایسا کپڑا مرد کے لیے خود بھی حرام ہے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وجہ یہ بھی فرمائی، معلوم ہوا کہ اس وجہ میں بھی اثر ہے، بس یہ وجہ جہاں بھی پائی جائے گی یہی حکم ہوگا۔

④ قال ركانة رضي الله عنه: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس)) ❷

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹوپیوں کے اوپر عماموں کا ہونا فرق ہے ہمارے اور مشرکین کے درمیان۔

فائدہ: مرقاۃ میں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عمامہ ہم ٹوپیوں کے اوپر باندھتے ہیں اور

---

❶ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، رقم الحديث: [٥٤٣٤]

❷ جامع الترمذي، أبواب اللباس، باب العمائم على القلانس، رقم الحديث: [١٧٨٤]

مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں۔ ❶

⑤ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعًا ((من تشبه بقوم فهو منهم)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی شباہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔

فائدہ: یعنی اگر کفار فساق کی وضع بنائے گا، وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔

⑥ عن أبي ريحانة قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشرٍ -إلى قوله- وأن يجعل الرجل في أسفل ثيابه حريرًا مثل الأعاجم أو يجعل على منكبيه حريراً مثل الأعاجم ❸۔

ابی ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا (ان میں یہ بھی ہے یعنی) اور اس سے بھی کہ کوئی شخص اپنے کپڑوں کے نیچے حریر لگائے مثل عجمیوں کے یا اپنے شانوں پر حریر لگائے مثل عجمیوں کے..... الخ۔

فائدہ: اس میں بھی وہی تقریر ہے جو نمبر ۳ میں گزری۔

⑦ عن ابن عباس قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساءِ والمتشبهات من النساءِ بالرجال ❹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی شباہت بناتے ہیں، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی

---

❶ مرقاة المفاتيح، شرح مشكاة المصابيح، كتاب اللباس، رقم الحديث: [۴۳۴۰]

❷ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: [۵۱۱۴] : سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، رقم الحديث: [۴۰۳۳]

❸ سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب من كرهه، رقم الحديث: [۴۰۴۹] : سنن النسائي، كتاب الزينة، النتف، رقم الحديث: [۵۰۹۱]

❹ صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، رقم الحديث: [۵۸۸۵]

شباہت بناتی ہیں۔

⑧ عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً ((لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل))❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع کا لباس پہنے۔

⑨ عن ابن أبي مليكة قال: قيل لعائشة رضي الله عنها: إن امرأة تلبس النعل قالت: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجلة من النساء❷

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

فائدہ: آج کل عورتوں میں اس کا بہت رواج ہو گیا ہے، اور بعضی تو انگریزی جوتا پہنتی ہیں، جس سے دوگناہ ہوتے ہیں، ایک مردوں کی وضع کا، دوسرا غیر قوم کی وضع کا۔

⑩ عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة))❸

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ بال میں بال ملانے والی کو اور ملوانے والی کو (جس سے غرض دھوکا دینا ہو کہ دیکھنے والوں کو لمبے معلوم ہوں) اور گودنے والی کو اور گدوانے والی کو۔

فائدہ: مردوں کا بھی یہی حکم ہے۔

⑪ عن الحجاج بن حسان رضي الله عنه قال: دخلنا على أنس بن مالك رضي الله عنه

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب لباس النساء، رقم الحديث: [٤٠٩٨]

❷ سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب لباس النساء، رقم الحديث: [٤٠٩٩]

❸ صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب الوصل في الشعر، رقم الحديث: [٥٩٣٣]: صحيح مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة ......الخ، رقم الحديث: [٢١٢٤]

فحدثتني أختي المغيرة قالت: وأنت يومئذٍ غلامٌ ولك قرنان أو قصتان فمسح رأسك وبرك عليك وقال: ((احلقوا هذين أو قصوهما فإن هذا زي اليهود)) ❶

حضرت حجاج بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے (حجاج اس وقت بچے تھے، کہتے ہیں کہ) میری بہن مغیرہ نے مجھ سے قصہ بیان کیا کہ تم اس وقت بچے تھے اور تمہارے (سر پر) بالوں کے دو چٹلے یا گچھے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی، اور فرمایا: ان کو منڈوا دو یا کاٹ دو، کیونکہ یہ وضع یہود کی ہے۔

⑫ عن عامر بن سعد رضی اللہ عنہ عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ((نظفوا أفنيتكم ولا تشبهوا اليهود)) ❷

عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاف رکھو اپنے مکانوں کے سامنے کے میدانوں کو اور یہود کے مشابہ مت بنو (وہ میلے کچیلے ہوتے تھے)۔

فائدہ: جب گھر سے باہر کے میدانوں کو میلا رکھنا یہود کی مشابہت کے سبب ناجائز ہے تو خود اپنے بدن کے لباس میں مشابہت کیسے جائز ہوگی؟

⑬ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم المغرب قال: وتقول الأعراب هي العشاء وقال: لاتغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم العشاء فإنها في كتاب الله العشاء فإنها تعتم بحلاب إبل)) ❸

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الترجل، باب ماجاء في الرخصة، رقم الحديث: [۴۱۹۷]

❷ جامع الترمذي، أبواب الأدب، باب ماجاء في النظافة، رقم الحديث: [۲۷۹۹]

❸ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من كره ان يقال للمغرب، العشاء: رقم الحديث: [۵۶۳]: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها، رقم الحديث: [۶۴۴]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (جاہل) دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آ جائیں، اور (یہ) دیہاتی اس کو عشاء کہتے تھے (یعنی تم اس کو عشاء مت کہو مغرب کہو)۔ اور یہ بھی فرمایا کہ: (جاہل) دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے (اور وہ اس کو عتمہ کہتے تھے) اس لیے کہ عتمہ (یعنی اندھیرے) میں اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلا ضرورت ان لوگوں کی مشابہت نہ چاہیے جو دین سے واقف نہیں۔

⑭ عن علي رضي الله عنه قال: كانت بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوسٌ عربيةٌ فرأى رجلاً بيده قوسٌ فارسيةٌ قال: ((ماهذه القها وعليكم بهذه وأشباهها)) ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارس کی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو اور (عربی کمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ) اس کو لو، اور جو اس کے مشابہ ہے...... الخ۔

فائدہ: فارسی کمان کا بدل عربی کمان تھا، اس لیے اس کے استعمال سے منع فرمایا، معلوم ہوا کہ برتنے کی چیزوں میں بھی غیر قوم کی مشابہت سے بچنا چاہیے، جیسے کانسی، پیتل کے برتن، بعض جگہ غیر قوموں سے خصوصیت رکھتے ہیں۔

⑮ عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اقرأوا القران بلحون العرب وأصواتها وإياكم ولحون أهل العشق ولحون أهل الكتابين)) ❷

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب السلاح، رقم الحديث: [٢٨١٠]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، فصل في فضائل السور والآيات، فصل في ترك التعمق في القران، رقم الحديث: [٢٤٠٦]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو عرب کے لہجے اور آواز میں پڑھو (یعنی صحیح اور بلاتکلف) اور اپنے کو اہل عشق کے لہجے سے اور دونوں اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے لہجے سے بچاؤ............الخ۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ پڑھنے میں بھی غیر قوموں اور بے شرع لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہیے۔

⑯ عن رجلٍ من هذيلٍ قال: رأيت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما منزله في الحل ومسجده في الحرم قال: بينما أنا عنده رأى أم سعيد ابنة أبي جهلٍ متقلدة قوساً وهي تمشي مشية الرجل فقال عبدالله رضی اللہ عنہ: من هذه؟ فقلت: هذه ام سعيد بنت أبي جهلٍ! فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((ليس منا من تشبه بالرجال من النساء ولا من تشبه بالنساء من الرجال)) ❶

ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ام سعید دختر ابی جہل کو دیکھا کہ ایک کمان لٹکائے ہوئے تھی اور مردوں کی چال سے چل رہی تھی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ ام سعید دختر ابو جہل ہے، انہوں نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے ہیں: ایسا شخص ہم سے الگ ہے جو عورت ہو کر مردوں کی مشابہت کرے یا مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کرے۔

⑰ عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا وأكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذمة الله و ذمة رسوله فلا تخفروا الله في ذمته)) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہماری

---

❶ مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمرو، رقم الحديث: [٦٨٧٥]

❷ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب فضل استقبال القبلة، رقم الحديث: [٣٩١]

جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کیے ہوئے کو کھائے، وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی ذمہ داری ہے اور اس کے رسول (ﷺ) کی، سو تم لوگ اللہ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو، یعنی اس کے اسلامی حقوق ضائع مت کرو۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کی جن چیزوں کو مسلمانوں کے ساتھ خاص تعلق ہو، ان کا کھانا بھی نماز وغیرہ کی طرح علامت ہے اسلام کی، سو بعضے آدمی جو گائے کا گوشت بلا عذر کسی خاطر چھوڑ دیتے ہیں اس کا ناپسند ہونا، اس سے معلوم ہوا، (ویؤیدہ شان نزول قوله تعالىٰ: "يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كآفة") غرض ہر بات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہیے، دین کی باتوں میں بھی، اور دنیا کی باتوں میں بھی، چنانچہ:

(۱۸) عن عبدالله بن عمرٍ رضي الله عنهما مرفوعًا ((وتفترق أمتي على ثلث وسبعين ملةً كلهم في النار إلا ملةً واحدةً)) قالوا: من هي يا رسول الله؟ قال: ((ما أنا عليه وأصحابي)) [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب فرقے دوزخ میں جائیں گے بجز ایک ملت کے، لوگوں نے عرض کیا: اور وہ فرقہ کون سا ہے؟ (جو دوزخ سے نجات پائے گا) آپ ﷺ نے فرمایا: جس طریقے پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

فائدہ: طریقے سے مراد واجب طریقہ ہے، جس کے خلاف سے دوزخ کا ڈر ہے، اور آپ ﷺ نے اس طریقے میں کسی چیز کی تخصیص نہیں فرمائی تو اس میں دین کی باتیں بھی آ گئیں اور دنیا کی بھی، البتہ کسی چیز کا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہونا اور اس کا واجب ہونا کبھی قول سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی فعل سے، کبھی (نص یعنی) صاف عبارت سے، کبھی (اجتہاد اور) اشارے سے، جس کو صرف عالم لوگ سمجھ سکتے ہیں، عام لوگوں کو ان کی اتباع سے چارہ نہیں اور بدون ان کے اتباع کے غیر عالم لوگوں کا دین بچ نہیں سکتا۔

---

[1] جامع الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجاء في افتراق الأمة، رقم الحديث: [٢٦٤١]

شکرِ انعام:

⑲ عن عبدالله بن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((بلغوا عني ولو آية)) ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے پہنچاتے رہو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

⑳ عن أبي الدرداء رضي الله عنه مرفوعًا ((من حفظ على أمتي أربعين حديثًا في أمر دينها بعثه الله فقيهًا وكنت له يوم القيمة شافعًا وشهيدًا)) ❷

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دین کے احکام میں چالیس حدیثیں محفوظ کر کے میری امت پر پیش کر دے، اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ کر کے اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

الحمد للہ کہ ان حصوں میں نوے سے زائد آیتوں کی اور غیر مکرر و مرفوع تین سو چالیس سے زائد حدیثوں کی تبلیغ ہوگئی، اگر کوئی ان حصوں کو چھپوا کر تقسیم کرے، یہ ثواب اس کو بھی ملے گا۔ یہ سب حدیثیں مشکوۃ کی ہیں بجز اس کے جس میں عین لکھ دیا ہے۔
(اشرف علی عفی عنہ)

---

❶ صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ذكر عن بني اسرائيل، رقم الحديث: [٣٤٦١]

❷ شعب الإيمان للبيهقي، فصل في فضل العلم وشرف مقداره، رقم الحديث: [١٥٩٧]

التماس

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں برصغیر میں تجدید دین اور اصلاح امت کے حوالے سے آپ کی خدمات سدا یاد رکھی جائیں گی۔ زیر نظر کتاب ''حیوۃ المسلمین'' وہ کتاب ہے جسے حضرت نے بطور خاص ایسے لوگوں کے لیے ترتیب دیا ہے۔ جو اپنی باطنی اصلاح اور تمام اعمال تعلیمات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق سرانجام دینا چاہتے ہیں اور یہ کتاب ہمارے اکابرین و مشائخ کے ہاں درسا درسا پڑھانے کا معمول رہا ہے۔ اور حضرت نے خود بھی اس کتاب کو اپنی اخروی نجات کا ذریعہ فرمایا ہے۔

آپ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی جا رہی ہے اسے خود بھی پڑھیں اور اپنے اہل و عیال اور اعزا و اقربا، کو بھی پڑھائیں تاکہ ہماری زندگیاں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضیات کے مطابق ڈھل جائیں اور دین و دنیا کی کامیابی ہمیں نصیب ہو۔

مجھے میرے اہل خانہ اور والدین مرحومین کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ اللہ رب العزت سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھیں۔ آمین۔

والسلام

(مولانا) حافظ ارشد عبید

نائب مہتمم و ناظم اعلیٰ، جامعہ اشرفیہ، لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
rahatpublisher@gmail.com
ISBN 978-969-9202-05-6